



عت (10)
اشاخاص

ماہنامہ
القاسم

تعارف و تبصرۂ کتب نمبر یعنی

حقانی تبصرے

رشحات قلم

مولانا عبد القیوم حقانی

القاسم اکیڈمی جامعہ ابوھریرہ

برانچ پوسٹ آفس خالق آباد ضلع نوشہرہ

37

صحافت

اشاعت خاص (10)

ماہنامہ القاسم

تعارف و تبصرہ کتب نمبر یعنی

حقانی تبصرے

رشحات قلم

مولانا عبدالقیوم حقانی

2007

القاسم اکیڈمی جامعہ ابوھریرہ
برانچ پوسٹ آفس خالق آباد ضلع نوشہرہ

ماہنامہ القاسم کی دسویں خصوصی اشاعت

تعارف و تبصرۂ کتب نمبر یعنی

حقانی تبصرے

جلد 10/ ذی الحجہ، محرم الحرام ۱۴۲۸ھ/ جنوری، فروری 2007ء/ شمارہ 9، 10

فروغِ علم وادب، ذوقِ مطالعہ اور ترویجِ کتاب کی ایک ادنیٰ سی کوشش، قرآنیات، تفسیر و حدیث، فقہ واحکام، حِکَم ومصالح، سیرت، خاندانِ نبوت، تذکارِ صحابہؓ، تذکرہ و تاریخ، سوانح، درسی کتب، تعلیقات وشروحات، مضامین، مقالات ومکتوبات، مواعظ وخطبات، رسائل وجرائد، خصوصی اشاعتیں، ادبیات اور ردِّ فرقِ باطلہ اور دیگر اہم موضوعات پر 2006ء میں شائع ہونے والی 200 کتابوں پر تبصرہ وتعارف، تیرہ (۱۳) ابواب پر مشتمل

اپنی نوعیت کی پہلی عظیم علمی دستاویز، رسائل وجرائد اور اسلامی صحافت کی دنیا میں پہلی منفرد کاوش

بدل اشتراک

سالانہ	200 روپے
فی شمارہ	20 روپے
بذریعہ وی پی	230 روپے
بیرونی ممالک	35 امریکی ڈالر

بذریعہ ڈرافٹ/چیک

اکاؤنٹ نمبر 71-7946

حبیب بینک نوشہرہ کینٹ

رابطہ کیلئے

جامعہ ابوہریرہ، برانچ پوسٹ آفس خالق آباد، ضلع نوشہرہ، سرحد، پاکستان

فون نمبر (0923)630237 فیکس: 630094

نام کتاب ---------- تعارف وتبصرۂ کتب نمبر یعنی

حقانی تبصرے

تالیف -------- مولانا عبدالقیوم حقانی

83966

ضخامت -------- 315 صفحات

کمپوزنگ -------- جان محمد جان ...... رُکن القاسم اکیڈمی

تاریخ طباعت بارِ اوّل ----- ذی الحجہ ۱۴۲۷ھ/ جنوری 2007ء

ناشر -------- القاسم اکیڈمی' جامعہ ابوہریرہ

برانچ پوسٹ آفس' خالق آباد' نوشہرہ، سرحد، پاکستان

ملنے کے پتے

☆ صدیقی ٹرسٹ' صدیقی ہاؤس المنظر اپارٹمنٹس 458 گارڈن ایسٹ، نزد لسبیلہ چوک کراچی

☆ مولانا سید محمد حقانی ' مدرس جامعہ ابوہریرہ، خالق آباد، ضلع نوشہرہ

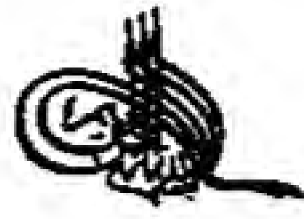
☆ مکتبہ رشیدیہ' جی ٹی روڈ اکوڑہ خٹک ضلع نوشہرہ

☆ کتب خانہ رشیدیہ ' مدینہ کلاتھ مارکیٹ ' راجہ بازار ' راولپنڈی

☆ مکتبہ سید احمد شہید ' ۱۰ الکریم مارکیٹ ' اردو بازار ' لاہور

☆ مولانا خلیل الرحمٰن راشدی صاحب' جامعہ ابوہریرہ' چنوں موم ضلع سیالکوٹ

اس کے علاوہ اکوڑہ خٹک اور پشاور کے ہر کتب خانہ میں یہ کتاب دستیاب ہے



فہرستِ ابواب

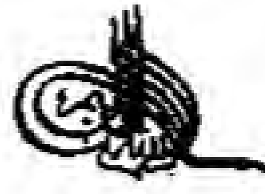
.................☆☆☆.................

ہم نے تو دل جلا کے سرِ راہ رکھ دیا
اب جس کے جی میں آئے وہی پائے روشنی

.................☆☆☆.................

میرے خلوص کا بدلہ بتاؤ کیا دو گے
تمہاری بزم میں آبِ حیات لایا ہوں

.................☆☆☆.................



فہرستِ کتب

باب : ۳ ...... عقائد اور تصوف وسلوک ۸۳

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆

باب :۴......سیرت، خاندانِ نبوت وتذکرۂ صحابہ کرامؓ ۱۱۹

باب :۵......تذکرہ وسوانح، تاریخ اور سفرنامے ۱۳۳

باب : ۶ ...... مضامین، مقالات اور مکتوبات ۱۶۳

باب : ۷ ...... مواعظ وخطبات ۱۷۷

☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆

باب : ۸ ...... درسی کتب ۱۹۷

باب : ۹ ...... رسائل و جرائد ۲۱۳

باب : ۱۰ ...... خصوصی اشاعتیں ۲۲۹

باب : ۱۱ ...... ادبیات ۲۵۱

باب : ۱۲ ...... ردِّ فرقِ باطلہ ۲۶۱

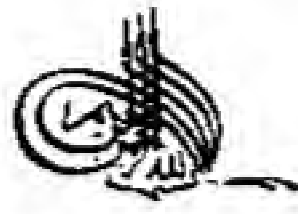
باب : ۱۳ ...... القاسم اکیڈمی کی بعض مطبوعات ۲۸۳

تبصرہ نگار : حافظ حبیب الرحمٰن نقشبندی

قلم کے اہداف

صفحۂ کاغذ پہ جب موتی لٹاتا ہے قلم
ندرتِ افکار کے جوہر دکھاتا ہے قلم
بندگانِ علم و فن کی خلوتوں کا آشنا
اُن کے فکر و فہم کی باتیں سناتا ہے قلم
یادگاروں کا محافظ تذکروں کا پاسباں
گمشدہ تاریخ کے اوراق لاتا ہے قلم
اہلِ دل، اہلِ سخن، اہلِ نظر، اہلِ دغا
ان کے خدوخال کا نقشہ جماتا ہے قلم
شاعروں کے والہانہ زمزموں کی آبرو
دانش و حکمت کی راہوں کو سجاتا ہے قلم
زندۂ جاوید ہو جاتے ہیں اس سے معرکے
حشر کے آثار قوموں میں اُٹھاتا ہے قلم
حافظ و خیام و سعدی، غالب و اقبال و میر
ماضی مرحوم میں ان سے ملاتا ہے قلم
کیسی کیسی منزلوں میں رہنما اس کے نقوش
کیسے کیسے معرکوں میں دندناتا ہے قلم
قطع کرنی پڑتی ہیں فکر و نظر کی وادیاں
تب کہیں شورش مرے قابو میں آتا ہے قلم

(شورش کاشمیری)



عرضِ مرتب

الحمد لحضرة الجلالة والصلواة والسلام علیٰ خاتم الرسالة۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۗ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ۔ (زمر:۹)

(آپ کہیے کہ کیا علم والے اور بے علم کہیں برابر بھی ہوتے ہیں)

مولانا عبدالماجد دریابادی تحریر فرماتے ہیں کہ :

''جو لوگ اپنی عقل وفہم کو کام ہی میں نہیں لانا چاہتے وہ ساری حکمتوں اور داناییوں کو سنی اَن سُنی کر دیتے ہیں''۔

الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۗ محاورۂ قرآن میں علم سے مرادِ علمِ حقائق سے ہوتی ہے اور بے علمی سے مراد اسی علم سے محرومی ہے۔ علم سے قرآن مجید نے کہیں بھی وہ چیزیں مراد نہیں لی ہیں جنہیں دنیا میں علوم وفنون کہا جاتا ہے۔ (تفسیر ماجدی)

سقراط ایک موقع پر کہتا ہے :

''اپنا وقت دوسروں کی تحریروں کے مطالعے اور افکار سے روشنی حاصل کرنے

سے اپنی لیاقت بڑھانے میں صَرف کرو، اس طرح تمہیں وہ چیزیں بہ آسانی حاصل ہو جائیں گی جن کے حصول کے لئے دوسروں کو محنتِ شاقہ اُٹھانا پڑی"۔

یہ جو اولیاء کی صحبت کو مولانا رومؒ نے صد سالہ طاعت بے ریا سے بہتر قرار دیا اور علماء کی محفل میں بیٹھنے کو زندگی کا حسن کہا گیا ہے، اس کا مطلب یہی ہے کہ وہ اپنے مشاہدات اور تجربات کے ذریعے اپنے ہم نشینوں کی محنت اور مشقت کو کم کر دیتے ہیں۔ یہ بالکل ایسے ہی ہے جس طرح ایک شخص انار کا بوٹا اُگاتا ہے، اسے پانی دیتا ہے، اس کی نگرانی کرتا ہے، اسے گرم و سرد موسم اور پرندوں کی دستبرد سے بچاتا ہے۔ جب پھل پک کر تیار ہو جاتا ہے تو اس کا رس نکال کر اپنے مہمان کو پیش کرتا ہے، گویا مہینوں اور برسوں کی محنت کا نچوڑ یہی رس تھا اور پینے والے نے صرف اتنی زحمت کی کہ لبوں پر رکھ کر حلق سے اتار دیا۔ یہی صورت مطالعہ کی ہوتی ہے، اہلِ فکر و دانش نے راتیں جاگ کر کوئی بات سوچی، خونِ جگر میں قلم ڈبو کر اسے سپردِ قرطاس کیا اور پڑھنے والے کو اپنے دنوں کے پیچ و تاب اور راتوں کے سوز و ساز کا خلاصہ پیش کر دیا اور ویسے بھی تاریخ بڑے لوگوں کے کاموں اور ان کی باتوں کے ریکارڈ کا نام ہے۔

بڑی باتیں کسی کو بڑا بناتی ہیں اور بڑے لوگوں کی باتیں بڑی کہلاتی ہیں۔ اربوں انسانوں میں سے شہرت، عظمت، منزلت اور انفرادیت ظاہر ہے، سینکڑوں ہزاروں کو بمشکل ملتی ہے ورنہ ہجومِ آدم میں کسی کا یاد رہنا تو کجا چہرہ پہچاننا بھی ناممکن ہوتا ہے۔

☆☆☆

جدید نفسیات دان اورسٹائن (ORURSTIEN) نے بڑی پتے کی بات کی ہے اس کا کہنا ہے:

"دینی شعور دراصل شعور کا بلند ترین جذبہ ہے اور اس سے بلند ترین آدمی بہرہ ور ہوتا ہے"۔

حضرت علیؓ اپنی ایک عربی رباعی میں فرماتے ہیں:

''علم سعید الفطرت لوگوں میں اپنا مقام پاتا ہے کم ظرف انسانوں میں بدنام ہو جاتا ہے جس طرح بارش کا قطرہ سیپی کے منہ میں پڑے تو موتی بنتا اور سانپ کے منہ میں جائے تو زہر ہو جاتا ہے''۔

''ایک من علم کے لئے دس من عقل چاہئے'' زبانِ زد خاص و عام ہے۔



ارباب علم و ذوق اور نوجوان طلبہ پوچھتے رہتے ہیں کہ اچھی تحریر کا فن اور خوبصورت تقریر کا ہنر کیسے ہاتھ آتا ہے؟ یہ وہ لوگ ہیں جنہیں تحریر اور تقریر کے شعبے سے دلچسپی ہوتی ہے' یہ دلچسپی بھی آج کے دور میں غنیمت ہے' ورنہ آج کے نوجوان کو کرکٹ اور پاپ میوزک سے فرصت کیوں؟ ان کا متعین سوال یہ ہوتا ہے کہ تحریر و تقریر میں حسن پیدا کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

اس سلسلے میں ہمیشہ یہی جواب رہا ہے کہ ''مطالعہ'' اور فقط ''مطالعہ''۔

مطالعہ کے بغیر لکھنے میں نکھار آتا ہے نہ بولنے میں سنوار' اگلا سوال یہ ہوتا ہے کہ کتنا؟ کس طرح کا؟ اور کتنی دیر مطالعہ کرنا چاہئے؟

ان تین سوالوں کے تین ہی جوابات ہیں: ''کتنا مطالعہ'' کے جواب میں عرض ہے کہ ''ذوقِ مطالعہ'' اصل بات ہے اگر یہ پیدا ہو جائے تو نہ دماغ تھکتا ہے اور نہ دل بھرتا ہے' اچھی کتاب سے لے کر کاغذ کی اس پڑیا تک جس میں آدمی مرچ لے کر آتا ہے سبھی ایک نظر دیکھنے کو جی چاہتا ہے' اگر ذوق نہ ہو تو کتاب سامنے بھی دھری ہو تو یا اباسی آنے لگتی ہے یا تھکن طاری ہو جاتی ہے یا سر بوجھل محسوس ہونے لگتا ہے جس طرح دیوار کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس سے بھی مشورہ کر لینا چاہئے، اسی طرح کاغذ کا ہر ٹکڑا ایک نظر کا ضرور مستحق ہوتا ہے' ذوقِ مطالعہ کی یہ قطعاً دلیل نہیں کہ آراستہ پیراستہ کمرہ ہو' چمکدار جلد کی کتابیں ہوں' چار رنگی طباعت ہو اور آرام دہ کرسی اور صاف شفاف میز ہو، جنہیں قدرت نے ذوقِ مطالعہ سے نوازا ہے وہ گلی میں لگے بلب کی روشنی میں بھی اس کی تسکین کر لیتے ہیں جنہیں مطالعہ سے وحشت ہو وہ ڈرائنگ روم کے قیمتی فانوس سے بھی کوئی استفادہ نہیں کر پاتے۔

اگلا سوال ہے کہ ''کس طرح کا مطالعہ کرنا چاہئے؟'' ۔اس کا جواب ہے :

''وسعتِ مطالعہ'' موضوع اور کتاب کے انتخاب کا مرحلہ بہت دیر بعد آتا ہے' پہلے ہر نئی نئی کتاب پڑھنی چاہئے ،اخباری مضامین سے لے کر ٹھوس تحقیقی مواد تک سبھی کا مطالعہ ناگزیر ہے ۔ ۔۔۔ت بعد یہ ذوق پیدا ہوتا ہے کہ کتاب دے کر یا سونگھ کر اس کا پورا متن سمجھ میں آ ۔۔ ۔ابتدائی مراحل میں رطب و یابس کی کوئی قید نہیں رکھنی چاہئے' مطالعہ میں وسعت آئے گی تو انتخاب کی نوبت آ سکے گی ،درجنوں کتابوں میں سے ایک آدھ کا مواد ذہن میں اُترے گا، ڈائننگ ٹیبل پر بہت سے کھانے سجے ہوں گے تو ایک دو پر دل آئے ،اگر کھانا ہی ایک ہو تو انتخاب کیسا؟

☆☆☆

تیسرا استفسار ہوتا ہے کہ کتنی دیر اور کب تک مطالعہ جاری رکھنا چاہئے؟ میں کہوں گا کہ عمر بھر! وہ شخص کبھی عالم نہیں ہوسکتا جو زندگی کے کسی مرحلے میں مطالعہ سے خود کو بے نیاز سمجھ لے۔

ایک سچا عالم بسترِ مرگ پر بھی کتاب سے مستغنی نہیں ہوتا، آکسیجن سے کہیں زیادہ مطالعہ اس کی زندگی کی ضمانت ہوتا ہے، ہلدی کی گانٹھ ملنے پر کوئی چاہے تو پنسار بننے کا دعویٰ کر سکتا ہے مگر درجن ڈیڑھ کتابیں پڑھ کر اور سال چھ مہینے مطالعہ کر لینے سے کوئی اچھا ادیب اور اچھا خطیب نہیں بن سکتا۔ امامِ غزالیؒ اڑتیس برس کی عمر میں جامعہ نظامیہ کے وائس چانسلر کے عہدے سے الگ ہو کر غور و فکر اور مطالعے کے لئے شہر سے نکل کھڑے ہوئے ، دس سال بعد واپس ہوئے پچپن (۵۵) سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی' درمیان کے سات سال میں ان کے قلم سے ''تہافت الفلاسفہ '' اور'' المنقذ من الضلال '' جیسی کتابیں نکلیں جنہوں نے فلاسفۂ یونان کا بھیجا ہلا دیا، گویا غزالیؒ جیسا شخص رئیس الجامعہ بننے کے بعد بھی مطالعے کا محتاج اور تلاشِ حق کا آرزومند رہا۔

میں اگر یہ دعویٰ کروں تو غلط نہیں ہوگا کہ کم از کم اردو لٹریچر میں خوبصورت لکھنے والے لوگ خواہ وہ نثر نگار ہوں یا شاعر، زیادہ تر وہ لوگ ہیں جنہیں مکتبی تعلیم تو واجبی سی نصیب ہوئی مگر

مطالعہ کے ذوق' وسعت اور تسلسل نے ان کے ذہن کو مالا مال، زبان کو پاکیزہ اور قلم کو شستہ اور رواں دواں بنا دیا۔

☆☆☆

مولانا ابوالکلام آزادؒ آخر کس دارالعلوم اور یونیورسٹی کے فارغ التحصیل تھے؟ مگر ان کا اسلوبِ نگارش بیسیوں اہلِ قلم کا آستانہ بنا جہاں وہ جھکتے رہے۔

مولانا حفظ الرحمٰن سیوہارویؒ کی نثر کیا ہے ایک شکر پارہ ہے جو منہ میں گھلتی جاتی ہے۔ خواجہ حسن نظامیؒ بھلا کہاں کے ڈگری ہولڈر تھے کہ علامہ اقبالؒ کو کہنا پڑا: ''مجھے اگر خواجہ حسن نظامیؒ جیسی نثر لکھنے پر قدرت حاصل ہوتی تو میں کبھی شاعری کو ذریعۂ اظہار نہ بناتا۔ یہی حال شورش کاشمیریؒ کا ہے، نہ سکول گئے، نہ مدرسہ دیکھا مگر ان کی شاعری ہو یا نثر کہنا پڑتا ہے

اُٹھے تو بجلی پناہ مانگے　　　گرے تو خانہ خراب کردے

احسان دانش مرحوم بھی عمر بھر مزدور ہی رہے' کبھی کانجی ہاؤس کے چوکیدار' کبھی مالی' کبھی ماشکی' مگر ان کی شعری ونثری کاوش اور خوبصورتی دیکھ کر بے اختیار منہ سے نکلتا ہے

ع　یہ اس کی دین ہے جسے پروردگار دے

مرحوم غالباً پرائمری پاس بھی نہیں تھے مگر شورش ان کی شاگردی پر عمر بھر نازاں رہے، اور اپنے کلام کی اصلاح لیتے رہے۔

☆☆☆

ہم دیکھتے ہیں کہ ہر دور میں ایک حرف یا نعرے اور یا منشور یا علم وادب کی وقیع تحریر نے' کسی ادیب وخطیب اور داعی کے رُشحاتِ فکر وقلم نے تہلکہ مچا کر استحصالی نظام کو درہم برہم کر دیا۔ ہر دور میں ہر جگہ مفکرین وادباء وشعراء ہی نے نئے معاشرے کی تشکیل کے لئے بنیادی فکر مہیا کی۔ خود اپنے ملک میں ایک اقبال نے فکر ونظر کے زاویے بدل کر رکھ دیے، حتیٰ کہ ایک نیا ملک وجود میں آ گیا۔ مولانا آزادؒ نے ''البلاغ'' و ''الہلال'' سے دلوں میں وہ آگ لگائی کہ ایوانہائے اقتدار لرز لرز گئے۔ مولانا محمد علی جوہر نے اپنی شعلہ نوائی اور قلم کے جوہر سے برطانوی اقتدار میں زلزلہ برپا کر دیا۔ مولانا ظفر علی خاں نے اپنی ساری ادبی صلاحتیں اور زندگی ۔۔۔

سال ملتِ اسلامیہ میں بیداری پیدا کرنے میں تمام کر دیئے۔ مولانا حسرت موہانی کا ثانی کہاں ہے، جو مشقِ سخن کے ساتھ چکی کی مشقت بھی کرتے تھے اور مزے لیتے تھے اور کسی نے صلے کی تمنا بھی نہیں کی۔

☆☆☆

ماہر القادری مرحوم جیسا زبان کی ثقاہت اور لطافت کا نمائندہ شخص بھی کوئی اندرون یا بیرونِ ملک جامعہ کا طالب علم نہیں رہا لیکن ذوقِ مطالعہ اور ممارستِ فکر نے ان کے قلم کو وہ جولانی بخشی کہ دقیق سے دقیق موضوعات ان کے ہاتھ میں پہنچ کر پانی بن جاتے تھے نرم اور سبک۔ کس کس کا نام لیا جائے؟ میں یہ نہیں کہہ رہا کہ سکول، کالج یا دار العلوم کی تعلیم ضروری نہیں بلکہ کہنا یہ ہے کہ اصل چیز ڈگری نہیں پاکیزہ فکری ہے۔

جو دوست یہ چاہتا ہے کہ اس کے قلم میں ذائقہ اور اس کی زبان میں رونق آ جائے اسے چاہئے کہ وہ زیادہ سے زیادہ مطالعہ کرے، دینیات، تاریخ، فلسفہ، ادب، سوانح، عمرانیات، سیاسیات، عصریات، جو کچھ میسر ہو اسے نعمت سمجھئے ایک وقت آئے گا اسے قدرت حق و باطل میں تمیز بھی عطا کر دے گی، جھوٹ سچ میں امتیاز کا ملکہ بھی پیدا ہو جائے گا، وہ ثقاہت اور ظرافت میں فرق بھی کر سکے گا اور معیاری اور بازاری لٹریچر میں حدِ فاصل بھی قائم کر سکے گا بلکہ یہ کہوں تو تعلّی نہ سمجھا جائے کہ وقت آنے پر کتاب پڑھنے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ کتاب کے لفظ و حرف خود بولنے لگ جائیں گے کہ ہم یہ ہیں اور ہمارا مفہوم یہ ہے۔ جس طرح عشق بعد میں مچلتا ہے اور مذاق عاشقی پہلے پیدا ہوتا ہے اسی طرح علم بعد میں آتا ہے ذوقِ علم پہلے اُبھرتا ہے۔

☆☆☆

آج ہمارے علماء، ہمارے سکالر، ہمارے ادیب، ہمارے دانشور اور ہمارے سوچنے والے ذہن کے سامنے دو رستے ہیں۔ ایک یہ کہ صحافت کے معرکہ ہائے حصولِ زر میں مادی مفادات کے حصول کی موجودہ صورتِ حال کو قبول کر کے اس میں دھنس کر فنا ہو جائے یا پھر اس صورتِ حال کو تبدیل کرنے کی سبیل پیدا کرے۔ اس وقت ہمیں اپنے معاشرے کی تاویل کرنے کی نہیں، بلکہ اسے تبدیل کرنے کی ضرورت ہے۔ اس معاشرے کو سامنے رکھ کر اپنی تحریروں سے

83966

شعور پیدا کرنے کی ضرورت ہے اور ادب کو بند اور مقفل کمرے سے نکال کر عوام تک پہنچانے اور ان کے مسائل کو سامنے لانے کی ضرورت ہے۔ قوموں کی زندگی میں ایسے مرحلے آتے ہیں جب ادیب اور دانشور کو، معیار کو تبدیل کرنے کا تاریخ ساز کام کرنا پڑتا ہے، یہ کوئی معمولی کام نہیں ہے۔ پہلے اپنے معاشرے کی موجودہ صورتحال کو سمجھئے، اس کا تجزیہ کیجئے، اس پر غور وفکر کیجئے اور پھر اسے تبدیل کرنے کے راستے تلاش کیجئے۔ اگر آپ نے اپنی تحریروں سے اس نئے شعور کو عام کر دیا تو تبدیلی کا راستہ صاف ہو جائے گا۔ ایسا ادب ''تخلیق'' کرنے سے کیا حاصل' جو بے معنی ہو، جو عصری آگہی سے عاری ہو اور جو صرف بھوسا ہو۔ آپ جو محسوس کر رہے ہیں، آپ جو اپنے چاروں طرف دیکھ رہے ہیں، تاریخی قوتیں جس سمت جا رہی ہیں، اسے آزادی کے ساتھ اپنی تصنیفات' شروحات' تحقیقات' وقیع تحریروں، اپنی کہانیوں، اپنی نظموں، اپنی شاعری اور اپنے ناولوں میں بیان کر دیجئے۔ اسی عمل سے معاشرے کا شعور بیدار ہوگا اور رفتہ رفتہ کارواں بنتا چلا جائے گا۔



ماہنامہ القاسم' علمی' دینی' تحقیقی' تاریخی' دعوتی اور ادبی پرچہ ہے۔ اسی مشن پر کام کر رہا ہے۔ الحمد للہ کہ اپنے اہداف میں کامیابی کی طرف گامزن ہے۔ پیش نظر نویں خصوصی اشاعت ''حقانی تبصرے'' فروغِ علم وادب کی جانب مزید پیش رفت ہے، سال بھر میں ہمہ جہتی موضوعات پر طبع ہونے والی جدید مطبوعات پر تعارف وتبصرے کا مقصد معاشرے میں علم ومطالعہ اور کتاب کی اہمیت کا اُجاگر کرنا ہے ......

اک مضمحل سی اپنی ہی آوازِ پا سہی
کوئی صدا تو دشت کی ویرانیوں میں ہے

تفسیر' حدیث' فقہ' تاریخ' ادب ...... الغرض کوئی بھی موضوع ایسا نہیں جس پر ادارے کو موصول ہونے والی کتاب کو متعارف نہ کرایا گیا ہو۔ ہمارے مصنفین ومحققین' علماء و ادباء' دانشوروں اور اربابِ علم وقلم اپنی اپنی کتابوں میں فکر وخیال کی تہذیب کرتے ہیں۔ اسے جلا

بخشتے ہیں، مسائل کے تخلیقی تجزیے کرتے ہیں، معاشرے کی نفسیاتی تحلیل کر کے اس کے علل و عوارض کا مداوا کرتے ہیں، قرآن کی تفسیر، حدیث کی تشریح، فقہ کی توضیح کرتے ہیں، اپنے روایات واقدار کے بحر کی غواصی کر کے عقل و خرد کے گوہر آبدار ڈھونڈ نکالتے ہیں اور ان کی روشنی میں معاملہ فہمی، نکتہ دانی اور حقیقت شناسی سے اپنے معاملات و مسائل کا حل تجویز کرتے ہیں......

کھلتے ہیں اندھیروں میں اُجالوں کے دریچے
آتی ہے سحر رات کی منزل سے گذر کر

ہمارے باذوق قارئین یقیناً ہماری اس طالبعلمانہ کاوش کو پسند کریں گے اور اپنے خدام کی بھرپور حوصلہ افزائی کریں گے۔ اگر قارئین نے بھرپور سرپرستی کی اور مطالعہ کا حلقہ احباب وسیع ہوا تو آئندہ دسمبر 2007ء کا شمارہ بھی ''القاسم'' کا ''حقانی تبصرے'' نمبر ہوگا۔ ان شاءاللہ ......

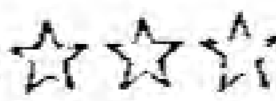
شگفتِ لالہ و گل پر نکھار آئے گا
کسے مجال کہ روکے بہار کے رستے

تاہم القاسم اپنے علمی، تاریخی اور ادبی سفر کی ابتداء کی طرح انتہاء بھی مدینے والے کے مشن کا غلام رہ کر کرے گا ......

علم و دانش، فلسفہ مل جائے گا سلطانِ رشک
آؤ چلتے ہیں مدینے کے خزانوں کی طرف



دسویں خصوصی اشاعت ''حقانی تبصرے'' کی تیاری میں القاسم اکیڈمی کے اراکین بالخصوص حافظ حبیب الرحمن نقشبندی اور عزیزم جان محمد جان کا بے حد ممنون اور شکرگزار ہوں کہ انہوں نے اشاعت و ترتیب، طباعت، کمپوزنگ، سیٹنگ ...... الغرض تمام مرحلوں میں اپنی بھرپور صلاحیتوں کے ساتھ کام کیا اور آج ہم سرخرو ہو رہے ہیں۔ واجرھم علی اللہ۔





باب : ۱

قرآنیات، تفسیر اور حدیث

البیان الفرید فی علومِ القرآن المجید (عربی)

حضرت مولانا غلام محمد صادق (ایم این اے)

حضرت مولانا غلام محمد صادق صاحب دار العلوم الاسلامیہ چارسدہ میں استاذ الحدیث ہیں، مادری زبان پشتو کی طرح فصیح عربی زبان میں ملکۂ کامل رکھتے ہیں۔ یہ کتاب اُن کے بیس (۲۰) سال کے تجربہ کی ایک ایسی کسوٹی ہے جن سے ان کے تبحر علمی کی شناخت ہوتی ہے۔ تقویٰ اور تدین قرآن کریم کو سمجھنے میں ممد و معاون ثابت ہوتا ہے، جس سے اللہ تعالیٰ بطورِ انعام ادراک وفہم کی اعلیٰ شان عنایت فرماتے ہیں۔ اس کتاب میں ہر جگہ اسی کے مظاہر ہیں جو عربی جاننے والے اصحابِ علم سے مخفی نہیں ہیں۔

فہرستِ مضامین کتاب کے آخر میں ہے جس میں تحقیق لفظ القرآن، اسماء کتاب اللہ، تعریف کتاب اللہ، وجہ تسمیۃ السورہ، ترتیب السور توقیفی، عدد سور القرآن، سور المکیۃ والمدنیہ، جمع القرآن، صفوۃ المقال فی الفرق بین جمع ابی بکر وجمع عثمان، حکم الترسیم العثمانی، علم الناسخ والمنسوخ قول المنسوخ، قول الشیخ جلال الدین سیوطیؒ وشاہ ولی اللہ ومحمد انور شاہ کشمیریؒ، الفرق بین التفسیر والتاویل اور اقسام التفسیر کے علاوہ سینکڑوں عنوانات کے تحت قرآنی علوم کو واضح اور نکھارا گیا ہے۔ خاصے کی چیز ہے اور کتب خانہ رشیدیہ چارسدہ سے دستیاب ہے۔ شعبۂ تصنیف وتالیف دار العلوم اسلامیہ چارسدہ نے عمدہ کاغذ، مضبوط جلد بندی کے ساتھ طبع کیا ہے۔ ۲۶۶ صفحات کی یہ کتاب اپنے موضوع پر جامع اور نافع ہے۔ دورۂ تفسیر پڑھانے اور پڑھنے والے اساتذہ وطلبہ کے لئے اس کا مطالعہ واستفادہ ضروری ہے کہ دسیوں کتابوں کے مطالعہ سے بے نیاز کر دیتی ہے۔ مولانا غلام محمد صادق ایک لائق مدرس بھی ہیں، فائق پارلیمنٹیرین بھی، سیاسی مشاغل اور مصروفیات کے باوصف تدریسی اور تصنیفی اہداف پر کام کرنا کرامت ہے۔

☆☆☆

دَ قرآن عجائب

حضرت مولانا امین الحق کستوئی مدظلہ

''دَ قرآن عجائب'' قران کے عجائب پر مشتمل پشتو زبان میں ایک گراں قدر اضافہ ہے' اقسامِ معجزہ' معجزے اور سحر میں فرق، کتاب اللہ و کلام اللہ کا فرق، قرآن مجید کا علمی وعددی اعجاز اور عجمی الفاظ و تحقیق کا بیان ہے۔

مؤلف مولانا امین الحق کستوئی نے واقعہ یہ ہے کہ علوم اور معارفِ قرآنی، حقائق اور دقائقِ علمی، تحقیقی مسائل اور ہمہ جہتی علوم وفنون کے خزانوں سے اس کتاب کو بھر دیا ہے۔ ہر موضوع نویدِ جاں فزا ہے۔ اپنے موضوع پر جامع کتاب ہے۔ ہر خبر مدلل ہے، ہر مسئلہ مفصل ہے، ہر تحقیق لاجواب ہے، مؤلف کتاب عاجزی، فقر، علم، تحقیق و تدقیق میں اپنے عظیم باپ کی خدمت صحبت، توجہ، عنایات، برکات کا وافر حصہ اپنے دامن میں لیے ہوئے ہیں۔ اس کا اندازہ اس کتاب کو پڑھنے کے بعد ہوگا۔

اس کا پیش لفظ احقر کاتب الحروف حقانی کو لکھنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ شیخ الحدیث مولانا نصیب خان کے تبرکات کا مرغزار ہے، مولانا محمد قاسم نقشبندی صاحب کے تاثرات کا شہکار ہے۔ دس ابواب پر منقسم یہ کتاب گنج گراں مایہ ہے۔ پہلے باب میں لبید بن ربیعہ، ولید بن مغیرہ، عتبہ بن ربیعہ، شیخ عبد العزیز دباغ، حضرت علیؓ اور امامِ غزالیؒ کے اقوال زریں سے قرآن کے معجزہ ہونے پر دلائل رقم کیے گئے ہیں۔

دوسرے باب میں بسم اللہ الرحمن الرحیم کے معارف ہیں۔ مفرد ذکرِ اسم ذات ''اللہ'' ''اللہ'' کو ثابت کیا گیا ہے۔ اور واضح کیا گیا ہے کہ جسمِ دنیا کی روح اللہ اللہ ہے جب ذکر اللہ دنیا کے ہر حصہ سے ختم ہو جائے گا تو جسمِ دنیا بھی مرجائے گا اور قیامت قائم ہو جائے گی۔ اس سلسلے میں قائم ہونے والے اشکالات کے مکمل جوابات بدلائل رقم کیے گئے ہیں۔

تیسرے باب میں کتاب اللہ کی بحث ہے، کتاب اللہ کی تعریف، فائدے، امتیاز احناف، کتاب اللہ اور کلام اللہ میں فرق، اکابر کے ارشادات، اصطلاحِ محدثین، شرائطِ معجزات، ارہاصات، معجزہ اور کرامت اور استدراج واہانت، ہر اصطلاح کی کلیوں کو کھول کر گلابوں کی خوشبو پورے باب میں بکھیری گئی ہے۔ چوتھے باب میں وحی اور اس کی اقسام سے بحث کی گئی ہے۔ الہامِ فطری، حکمِ تکوینی، الہامِ روحانی، وحیِ منامی، نفث فی الروع، تمثل ملک جیسے دقیق مسائل کو لطیف وحسین وآسان پیرائے میں اذہان وقلوب میں اُتارنے کی کامیاب کوشش کی گئی ہے۔ پانچویں باب میں قرآن کے علمی اعجاز پر کلام کیا گیا ہے۔ چھٹے باب میں قرآن مجید میں عجمی الفاظ پر بحث کی گئی ہے اور یہ سیرِ حاصل بحث ہے۔

ساتویں باب میں عددی اعجاز پر کلام کیا گیا ہے۔ آٹھویں باب میں قرآنی اصطلاحات اور معلومات سے بحث ہے۔ اور گیارہ سوالات کے جوابات دے کر اس باب کو ختم کیا گیا ہے۔ دسویں باب میں یہ معلومات فراہم کی گئی ہیں کہ کونسے کلمات قرآن کی سورتوں میں کتنی بار آئے ہیں۔ غرض یہ کہ قرآن مجید کا انسائیکلو پیڈیا ہے اور وہ بھی صرف 278 صفحات میں یہ مؤلف کا کارنامہ کہیئے یا کرامت' اس کا فیصلہ قارئین پر چھوڑتے ہیں، اگرچہ یہ گراں قدر کتاب پشتو زبان میں اس کے ادب کو چار چاند لگا رہی ہے لیکن ہماری رائے یہ ہے کہ اس کتاب کو اردو زبان کے قالب میں ڈھال کر اردو دان طبقہ کی تشنگی کو بجھانے کا سامان فراہم کیا جائے اور عند اللہ ماجور ہوا جائے۔

کتاب کے حصول کے لئے القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہ برانچ پوسٹ آفس خالق آباد نوشہرہ سے رجوع کریں۔ قیمت ۱۲۰ روپے ہے۔

☆☆☆

قرآن اور عائشہ صدیقہؓ

مؤلف : مولانا محمد ندیم قاسمی

زیرِ تبصرہ کتاب حبیبۂ حبیبِ خدا' صدیقۂ کائنات اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی

اللہ عنہا کے بارے میں نازل ہونے والی آیات کی مختصر مگر جامع تشریح وتفسیر پر مشتمل ہے۔اس میں شانِ نزول کے ضمن میں پسِ منظر کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے اور غیر ضروری مباحث سے اجتناب برتا گیا ہے۔کتاب کے آخر میں سیدہؓ کی چند ایسی خصوصیات رقم کی گئی ہیں جو آپ کے علاوہ کسی اور اہلیہ محترمہؓ کو حاصل نہیں ہوئیں۔

مستند احادیث کا حوالہ بھی واقعات کے ساتھ درج کر دیا گیا ہے۔اس کے علاوہ تیمّم کا معنی، طریقہ اور شانِ نزول بھی بیان کیا گیا ہے۔واقعہ افک کو تفصیل کے ساتھ، صدیقہ کائنات کی تفضیل کے ساتھ، منافقین کے فتنے کی مدلل تحلیل کے ساتھ، کچھ اس طرح سے مبرہن کیا گیا ہے کہ پڑھنے والے کے دل میں اُم المؤمنین کی عظمت اور بڑھ جاتی ہے۔صرف 25 روپے کی حقیر قیمت تو ہاتھ سے جائیگی لیکن اس کے بدل میں جو قیمتی موتی ہاتھ میں آئیں گے، ان کی قیمت میدانِ محشر میں لگے گی۔

کتابت کی غلطی تو اکثر کتب میں ہو جاتی ہے مگر اس میں کم ہے، مثلاً صفحہ نمبر ۶ پر پیش کے بعد ''نظر'' آئندہ ایڈیشن میں پیشِ نظر ہے۔منقبت سیدہ عائشہؓ بہت مزہ دے رہی ہے۔ ''تیری اگر سحر'' کو ''اگر تیری سحر'' کر دیں تو مصرعہ میں روانی آجائے۔صفحہ ۲۷ پر ''لیکن دو تین (منافقین جن کی) مسلمان بھی'' قوسین میں دیے ہوئے جملہ کو بدل کریوں کر دیا جائے ''لیکن دو تین مسلمان بھی اس پروپیگنڈے میں شریک ہوئے'' اور یہ ایک سقم ہے جس کا دور کیا جانا اگلے ایڈیشن میں ضروری ہے۔

مجموعی طور پر بہترین ۳۲ صفحات کا یہ رسالہ ۲۵ روپے میں مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار لاہور، اردو بازار گوجرانوالہ کتب خانہ سید احمد شہید کچہری روڈ پسرور سے دستیاب ہے۔

☆☆☆

دراسات فی معرب القرآن الکریم

جمع ودراسۃ وتحقیق : سجاد بن الحجابی

قرآن مجید اللہ کی آخری کتاب ہے۔اس کے نزول کے ساتھ دیگر کتب ربانیہ وصحف

سماویہ پر خطِ تنسیخ کھینچ دی گئی۔حقائق ودقائق، عجائب وغرائب کا خزینہ ہے۔آج تک لاکھوں نہیں بلکہ کروڑں علماء نے اس کتابِ مقدس کی خدمت میں لیل ونہار کو گزارا لیکن آج تک کوئی بھی یہ دعویٰ نہیں کرسکا کہ میں نے قرآنِ مقدس کی خدمت کا حق ادا کردیا۔

یہ کتاب ایسی مقدس ہے کہ ''لا تنقضی عجائبه و لاتنتهی غرائبه'' قرآن سے وابستہ علوم میں سے ایک اہم علم'' علم المعرب فی القرآن الکریم'' ہے جس کا تعلق الفاظ ومفرداتِ قرآن کے ساتھ ہے۔

اس علم پر دیگر علومِ قرآنیہ کے بہ نسبت کوئی خاصا تصنیفی کام نہیں کیا گیا تھا۔صرف علامہ جلال الدین سیوطیؒ کی ایک تصنیف تھی ......

''و اوّل من الّف فی هذ العلم هو الامام السیوطیؒ''۔

(امامِ سیوطیؒ پہلے وہ شخص ہیں جنہوں نے ''علم المعرب فی القرآن'' پر تالیف کی ہے)

امام سیوطیؒ نے اپنی کتاب میں ۱۲۵ کلماتِ معربہ فی القرآن سے بحث کی تھی۔اس علم پر بھی کی ایک تحقیقی اور تفصیلی کتاب کی ضرورت تھی تو محترم فاضل نوجوان سجاد بن الحجابی فاضل جامعہ فاروقیہ کراچی نے اپنے اساتذہ کی زیرسرپرستی اس عظیم کام کو سرانجام دیا۔اللہ تعالیٰ جزائے خیرعطا فرمائیں۔

پیش نظر کتاب اپنے موضوع پر ایک منفرد اور قیمتی کتاب ہے۔کتاب کی افادیت' اہمیت' مقام ومرتبہ کی وضاحت کیلئے ابتدائی اوراق میں اکابروشیوخ کی شہادت کافی ہے۔

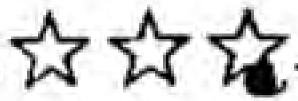
کتاب کے دیگر ابحاث کے ساتھ بالخصوص بحث ''المعرب هل هو موجود فی القرآن ام لا'' اور ''اسماء الانبیاء المعربه'' کو علم وفضل کے حلقوں میں بہت پذیرائی حاصل ہوئی ہے۔کتاب اہل علم کے لئے گراں قدر اور قابلِ قدر' وقیع علمی تحفہ ہے۔۲۴۳ صفحات' عمدہ طباعت اور مضبوط جلد کی یہ کتاب بیت العلم ٹرسٹ ST-9E بلاک 8 گلشن اقبال کراچی سے دستیاب ہے۔

☆☆☆

عنبر الیم فی تفسیر عَمَّ

حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی مدظلہٗ

''عنبر الیم فی تفسیر عمّ'' قرآن پاک کے ایک جز پارہ عمّ کی ایک جامع' بے مثال' مدلل اور دریکتا تفسیر ہے' جس میں شانِ نزول' مختصر تفسیر' حلِ تراکیب' حلِ مفردات پر مشتمل یہ مجموعہ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب کی ذہانت، لیاقت، شرافت، علمی استعداد اور ملکۂ تفہیم پر دال ہے اور یہ اپنی مثال آپ تفسیر ہے۔ اللہ تعالیٰ مصنف اور شائع کنندہ کی اس عظیم سعی کو قبول فرماوے۔ ۴۲۳ صفحات کی یہ ضخیم اور بڑی سائز دیدہ زیب اور مضبوط جلد' دارالعلوم حاصل پور شہر بہاولپور سے طلب کی جاسکتی ہے۔



قرآنی وضو

حضرت مولانا سید احمد شاہ بخاریؒ

وضو نماز کی بنیاد ہے اگر وضو ٹھیک طریقِ اسلام کے مطابق نہیں ہوگا تو نماز نہیں ہوگی اور نماز نہیں ہوگی تو نجات نہیں ہوگی۔ اس کی تفصیل آپ کو مندرجہ بالا کتاب ''قرآنی وضو'' میں تفصیل کے ساتھ ملے گی۔ مصنف نہ صرف امام العصر ہیں بلکہ محققِ دوراں بھی ہیں اور ان کی علمیت اس کتاب سے ظاہر ہے جس میں قرآنی دلائل کا انبار لگا کر کتاب کو گرانبار بنا کر رکھ دیا ہے اور فرقہ ضالہ کے تمام وساوس وہمیات اور اعتراضات کا مدلل جواب دے کر ان کو تا بہ روزِ محشر ساکت و جامد کر کے رکھ دیا ہے، اُمت پر بڑا احسان کیا ہے۔ تحریر ایسی ہے کہ پڑھنے میں کوئی دشواری نہیں ہوتی۔ اللہ کریم مصنف کو اجرِ عظیم سے نوازے۔ حضرت مولانا سید محمد قاسم شاہ بخاری

کے اپنے عظیم والد کے علوم و معارف کے امین و شارح اور ان کے صحیح جانشین ہے۔ شکریے کے مستحق ہیں کہ حضرت والد گرامی کے قلمی افادات کو بار بار منظرِ عام پر لا رہے ہیں۔

۵۱ صفحات کی یہ کتاب صرف ۳۰ روپے میں سید محمد قاسم شاہ بخاری مہتمم امامِ پاکستان اکیڈمی جامع مسجد ثانی اٹنین بشیر کالونی سرگودھا کے نام خط لکھ کر طلب کی جا سکتی ہے۔

☆☆☆

حدیث

دقائق السنن (جلد اوّل)

شیخ الحدیث مولانا ڈاکٹر عبدالستار مروت

کسر نفسی کی شان رکھنے والے فردِ جلیل کے قلم سے، یہ گوہر افشاں کتاب دقائق السنن شرح جامع السنن للامام الترمذیؒ ہمارے سامنے ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ شرح علمی اور اسلامی دنیا کے لئے قابلِ قدر علمی خزانہ ہے۔ اس میں اعراب کے ساتھ اصل عربی عبارت کا فقدان نہیں ہے، ترجمہ موجود ہے، تخریجِ احادیث میں تشنگی مفقود ہے۔ رواۃِ جامع ترمذی کے حالات سے عدم سکوت ہے، راجح مذہب کی نشاندہی کی گئی ہے۔ فہرستِ مضامین کتاب کے آخر میں دی گئی ہے۔ یہ کتاب ترمذی شریف کے جملہ شروح، تقاریر اور حواشی کا انسائیکلو پیڈیا ہے شستہ، شگفتہ اردو زبان میں یہ مبسوط شرح ایک بیش بہا عظیم الشان وقیع علمی کارنامہ ہے۔ اس میں طالبانِ حدیث کو مختلف کتب و شروح میں موجود نکات یکجا ملیں گے۔ منفرد عالمانہ اور محققانہ انداز میں اس شرح کو ترتیب دیا گیا ہے۔ طرزِ بیان فقیہانہ ہے، مشکل الفاظ کی تشریح بھی اس میں ہے۔ شیخ الحدیث مولانا عبدالستار پٹھان ہیں اور ان کی مادری زبان خالص پشتو ہے مگر بایں ہمہ اردو میں شرح لکھنے میں کامیاب ہو گئے ہیں، پٹھان ہو اور اردو میں پشتو جھلک کا فقدان ہو بظاہر ممکن نہیں مگر موصوف کی

تحریر منجھے ہوئے اردودان کی وقیع تحریر معلوم ہوتی ہے۔

انہی خصوصیات کی بناپر یہ شرح ایک ممتاز حیثیت کی حامل ہے۔یہ کتاب مستند شروحِ احادیث کا جامع خلاصہ اورگلدستۂ تدقیقاتِ ائمہ احادیث ہوکر دقائق السنن کے نام پر مہر تصدیق ثبت کرتی ہے۔اس پُرکیف تالیف مین عالی مضامین اورانیق تحقیقات شامل ہیں۔یہ کتاب فقہ حنفی کے علوم ومعارف کا خلاصہ اورعطر ہے۔دقائق السنن روایتی درایتی فقہی اورتاریخی مباحث میں اہم ترین مرجع قرار پائے گا۔

شیخ الحدیث حضرت مولاناڈاکٹرسید شیرعلی شاہ المدنی اس کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔عربی میں اس کی تعریف کرنے والے مولانا محمد حسن جان ہیں،عدیم الفرصتی کے باوجود مفتی سیف اللہ حقانی کہتے ہیں کہ ڈاکٹر صاحب ہمدردِ طالبان ہیں،اس کی تصدیق میں فاضلِ دارالعلوم دیوبند مولاناڈاکٹرعبدالدیان ہیں،اس کے فقیہانہ انداز کے مداح خود مفتی غلام الرحمٰن ہیں۔

اس کی مدح کے مولانا شیخ الحدیث مفتی سید قمر صاحب مدظلہ بھی ایک ترجمان ہیں،اس کی عرق ریزی کے ایک ترجمان استاذالحدیث مولاناعبدالرحمٰن ہیں،اس کومنظوم خراجِ تحسین پیش کرنے میں پیش پیش حافظ حبیب الرحمٰن ہیں۔مجھ حقیر وفقیر طالب علم پر موصوف کا حسنِ اعتماد یہ رہا کہ اوّل سے آخرتک تمام مراحل میں مشورہ لیتے رہے۔شروع میں مجھے اس پر کچھ لکھنے کا حکم فرمایا۔خلاصہ یہ کہ یہ ضخیم کتاب حافظ تسکین اللہ مکتبہ صفدریہ حسن گڑھی پشاور سے طلب کی جاسکتی ہے۔

☆☆☆

چہل حدیث

مولانا فضل اللہ صاحب شامزئی

حضرت علی کرم اللہ وجہہ اورحضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو میری اُمت (میں سے کسی کو) چالیس حدیثیں دین کے کام کی یاد کرا دیگا، اس کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن عالم کی شکل میں اُٹھائے گا اور میں اس کی شفاعت کرنے ولا اور اس پر گواہ ہوں گا''۔

اس حدیث کی بنا پر علماءِ اُمت نے اُمت کے لئے اس عبادت کو ہر دور میں بحسن و خوبی انجام دیا۔ ہر دور میں اربعین کے نام سے چالیس حدیثوں کا مجموعہ لکھا گیا۔ بعض کتب صرف ایک ہی مسئلے پر ہیں، جیسا کہ فضیلتِ جہاد، نماز، یا صرف جمعۃ المبارک پر۔

زیر نظر کتاب صرف جمعۃ المبارک کی خصوصیات پر لکھی گئی ہے اور اس کا نام اربعین کے بجائے چہل حدیث رکھا گیا ہے۔ اس کتاب کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں احادیث درج کرنے کے بعد متعلقہ مسائل کا بھی احصاء کیا گیا ہے۔ اس لحاظ سے اس کی افادیت اور مسلّم ہو جاتی ہے۔ البتہ چونکہ اس کتاب کو افادۂ عام کے لئے لکھا گیا ہے۔ اس لئے ضروری تھا کہ عوام کے لئے عربی عبارات پر اعراب دے دیے جاتے، تاکہ اگر کوئی حفظ کرنا چاہتا تو اس کے لئے آسانی ہو جاتی۔ اُمید ہے کہ آئندہ ایڈیشن میں اس طرف توجہ مبذول ہوگی اور ساتھ ہی ساتھ کاغذ کی عمدگی کی جانب بھی توجہ مبذول کی جائے گی۔ کتابت کی اغلاط کم ہیں۔ البتہ صفحہ نمبر ۴۱ پر اوّل وات کو اوّل وقت میں تبدیل کر دیا جائے تو عوام مرہونِ احسان رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو مقبول بنائے۔ یہ کتاب مکتبہ قمر المعارف ھنگرو ڈھیری، مینگورہ، سیدو شریف کے علاوہ مکتبہ جامعہ فریدیہ ای سیون اسلام آباد سے بھی منگوائی جاسکتی ہے۔ ضخامت ۱۱۱ صفحات ہیں' قیمت درج نہیں۔

☆☆☆

رسول اللہ ﷺ کی نظر میں دنیا کی حقیقت

حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب

حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم کا نہ تو نام کسی تعارف کا محتاج ہے

اور نہ کام۔ زیر نظر کتاب میں دنیا کی حقیقت کو آپ نے اور ناشر نے رسولِ مقبول ﷺ کے فرمودات کے آئینے میں، اپنے ذاتی کلام سے بھی زیادہ خوشنما اور دیدہ زیب مجلد کتابی صورت میں پیش کیا ہے۔ جس میں بیان کیا گیا ہے کہ دنیا خوش رنگ ہے لیکن اس کی یہ خوش رنگی حقیقت میں بہت عارضی ہے۔ دنیا جی لگانے کی جگہ نہیں ہے، اگرچہ اس کی حقیقت تو مرنے کے بعد معلوم ہوگی، مگر اس کتاب میں فرامینِ سرورِ کائنات ﷺ کے ذریعے دنیا کی حقیقت کو بروقت کھولا گیا ہے۔ تاکہ جوانی کو بڑھاپا آنے سے پہلے، فرصت کو مشاغل میں منہمک ہونے سے پہلے، صحت کو بیمار ہونے سے پہلے، زندگی کو موت سے پہلے، خوشحالی کو افلاس سے پہلے غنیمت سمجھ کر اپنا ہر سانس، ہر پَل، ہر لمحہ اللہ اور اس کے رسول کی خوشنودی والے کاموں میں صرف کیا جائے اور اگر دنیا کی حقیقت دنیا ہی میں نہ کھلے تو سراسر نقصان ہے۔ بلکہ خسر الدنیا و الآخرۃ کا مصداق بن کر ہمیشہ کی تکالیف کو اپنے نام رجسٹرڈ کرانا ہے۔ ایسے افراد پر کلامِ نرم و نازک بے اثر ہوتا ہے۔

زیر تبصرہ کتاب موتیوں کی مالا ہے، جو خوبصورت خُور (جلد) کے گلے میں 380 صفحات میں پروئے ہوئے موتیوں پر مشتمل ہے۔ ورق گردانی کیجئے ہر ورق میں جہانِ دیگر ہے، ہر جہان میں دل کو نرم و گداز کرنے والی حدیثیں، دائیں بائیں، اوپر کے مسحور کن ماحول میں اپنا اثر دکھلا رہی ہیں۔ دائیں بائیں اللہ و رسول ﷺ کے نام خوبصورت خطاطی میں اور اوپر تصاویر رنگا رنگ، مسجد نبوی کا انگ انگ، بکھیرتی نظر آتی ہیں۔ ایسے ماحول میں درود شریف کے تحفے بھی ہیں، جن کے بھیجنے کا اِدھر ثواب وصول کیجئے، اُدھر نظر میں حدیث کو رکھئے، اب اثر انگیزی کو ملاحظہ کیجئے، محسوس ہوگا دنیا کی حقیقت کھل چکی ہے، پردہ ہٹ چکا ہے اور بیٹھے دنیا میں ہیں پہنچے ہوئے جنت میں ہیں، صفحہ ایک ہے، مزے کئی ایک ہیں اور وہ بھی حقیقی مزے۔ اس جنتِ عدن کے دس ابواب ہیں۔ پہلا باب کھلتے ہی دل کی قساوت نرمی میں تبدیل ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ اس باب کے آخر تک پہنچتے پہنچتے قاری کا دِل دنیا کی نیرنگی کی بے ثباتی سے اُچاٹ ہو کر فقیرانہ زندگی کا مشتاق ہو جاتا ہے، اور دوسرے باب کو کھولتا ہے تو اسے اسوۂ رسول ﷺ کی صورت میں فقراء اور حضور کی معاشرت کے ستارے جھلملاتے نظر آتے ہیں۔ تیسرے باب کو کھولتا ہے تو حرص و آز

کا بیان پڑھنے کو ملتا ہے۔ چوتھے باب میں اللہ کی اطاعت کا بیان ہے۔ پانچویں میں توکل اور صبر و ریا اور سمعہ رونے ڈرنے کے علاوہ لوگوں کی حالتوں میں تغیر وتبدل کا بیان ہے اور آخری باب میں ڈرانے اور نصیحت کرنے کا بیان ہے۔

چونکہ فہرست میں صفحات نمبر درج نہیں ہیں، اس لئے کتاب کو شروع سے شروع کر کے نمبروار پڑھنا ہوگا۔ یہ آپ کی مرضی پر نہیں بلکہ مؤلف عارف باللہ کی مرضی کے مطابق پڑھی جائے گی اور جب آپ نے اپنی مرضی کو مؤلف کی مرضی میں گم کر دیا تو نہ صرف دنیا کی حقیقت کھل جائے گی بلکہ ہر حدیث میں ایک جہانِ دیگر نظر آئے گا۔

یہ کتاب ایسی مجلد کتاب ہے کہ صدیوں تک محفوظ رہے۔ ناشر کے ذوقِ جمال وکمال کی آئینہ دار ہے۔ ٹائٹل انتہائی دیدہ زیب ہے جس میں گنبد خضریٰ کے پس منظر کا نقشہ ہے۔ آرائش وتزئین میں اپنی مثال آپ ہے۔ ہر ورق پر سنہری کام ہوا ہے۔ کتاب بند ہو تو یوں لگتا ہے جیسے سونے کی بہت بڑی ڈلی کو تراش کر مضبوط گتے کے اندر پیک کیا گیا ہے۔ اس کتاب کو مزید محفوظ رکھنے کے لئے ایک مضبوط گتے کا کور بنایا گیا ہے۔ اس لحاظ سے کتاب کو قیمتی ہونا چاہئے تھا ضخامت بھی کافی ہے' سائز بھی بڑا ہے اور کاغذ تو ہے ہی لاجواب' مگر حیرت ہے کہ اس میں کوئی قیمت درج نہیں۔ اس لئے پہلی فرصت میں انجمن احیاء السنہ فقیر آباد باغبانپورہ لاہور سے رجوع کریں۔



الازھار علیٰ کتاب الآثار (جلد اوّل و دوم)

حضرت مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن صاحب مدظلہٗ

پیش نظر کتاب ''الازھار'' الامام الربانی محمد بن الحسن شیبانی کی شہرۂ آفاق تصنیف کتاب الآثار کی دلنشین اور جامع اردو شرح ہے، جس میں بامحاورہ ترجمہ حضرت علامہ ڈاکٹر محمد

حبیب اللہ مختارؒ کی کتاب المختار شرح کتاب الآ ثار سے لیا گیا ہے۔ جس سے شرح کی افادیت، اہمیت اور قدر و قیمت اور بڑھ گئی ہے۔

شرح کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ طالب علم جس کو سمجھ کر دورانِ درسِ حدیث پائی جانے والی تشنگی کو بجھا سکے۔ یہ شرح ایسی ہو کہ مزید شرح کی شرح سے طالب علم مستغنی ہو جائے۔ پیش نظر شرح اسی مقصد کو پورا کرتی ہوئی نظر آتی ہے۔

اس شرح میں فاضل مؤلف نے مبسوط مباحث، مدلل، محقق سیر حاصل درسی مباحث کا احاطہ کیا ہے اور قابلِ اعتماد مصادر، مستند مآخذ کے حوالہ سے اہم اختلافی مسائل پر ایسا مفصل، منصفانہ، محققانہ کلام کیا ہے کہ جو تمام اہلِ السنّت خصوصاً حنفیت سے وابستہ طلباء علومِ شرعیہ کے لئے ذخیرۂ دلائل و مسائل ہے۔ یہ کتاب وفاق المدارس العربیہ کے نصاب میں درجہ عالیہ سالِ دوم کے طلباء کے لئے مقرر کی گئی ہے۔ بعض مقامات اس میں مشکل تھے، اس لئے اس ضرورت کو مفتی صاحب نے پورا کر کے طلباء پر احسانِ عظیم کیا ہے۔

علم ایک بڑا نفع ہے جس کو چھوڑنا خسارہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بدتر وہ عالم ہوگا جو اپنے علمِ دینی واخروی سے فائدہ حاصل نہ کرے۔ (دارمی مشکوٰۃ)

اس علم کی مثال جس سے فائدہ حاصل نہ ہو اس خزانہ جیسی ہے جس سے فی سبیل اللہ خرچ نہ کیا جائے۔ (احمد دارمی)

جس کے آثار کتاب الآ ثار کے الازھار سے ظاہر ہو رہے ہیں۔ اللہ مزید ترقی دے، اور شائقینِ علم کو اس کی طرف متوجہ کرے، جو حضرات متوجہ ہوں بغیر مزید کسی تعارف کے اس کو لینے کی فکر کریں۔

اس کتاب کا افتتاحیہ مولانا حبیب اللہ مختارؒ سے ہے۔ مفید تجاویز حضرت مولانا حسین قاسم صاحب رقمطراز فرماتے ہیں۔ پیش لفظ مولانا مفتی غلام الرحمٰن صاحب کے گوہر قلم کا ترجمان ہے۔ حرفِ آغاز مفتی نظام الدین شامزئیؒ کے رُشحاتِ قلم کا مرہونِ منت ہے۔ کلماتِ خیر میں شیخ

الحدیث مولانا سعید الرحمٰن صاحب الخطیب احادیثِ نبویہ کی روشنی میں علم وعمل پر تیار فرماتے ہیں
۔تقریظ حضرت مولانا حافظ فضل الرحیم صاحب لکھتے ہیں ۔مقدمہ میں فاضل مؤلف اقسامِ علوم ،
علمِ حدیث کی تعریف یعنی اقسام ،موضوع ،غرض وغایت ، آداب وفضلیت ،مراتب وشرف علمِ
حدیث کیا ہے؟ مطالعہ کا شوق، وحی کی تعریف...... غرضیکہ یہ مقدمہ ۲۸۱ صفحے تک مرقوم ہوتا چلا
جاتا ہے۔ یہ مقدمہ بھی ایک کتاب کی صورت اختیار کر گیا ہے۔اس کے بعد باب الوضوء، نماز ،
پانی، مسح ،تیمّم وغیرہ تمام ضروری اور لازمی عبادات پر کلام کیا گیا ہے۔اوّل جلد ۵۵۳ صفحات اور
دوسری جلد ۴۸۸ صفحات پر مشتمل ہے جلد اوّل باب الصلوٰۃ فی الطاق پر ختم ہوتی ہے۔

جبکہ دوسری جلد باب تسلیم الامام سے شروع ہو کر باب الرّجل یجعل مالہٗ للمساکین پر ختم ہوتی ہے۔ایک گراں مایہ کتاب ہے، جس کے آثار کتاب الآ ثار سے ازھار ہو رہے ہیں۔شائقینِ علم متوجہ ہوں۔ پتہ نوٹ کر لیجئے :

دار التصنیف دار العلوم سعیدیہ اوگی ضلع مانسہرہ۔

☆☆☆

حدیثِ کلابِ حوأب کا تاریخی تحقیقی اور علمی محاکمہ

مولانا محمد طاہر الہاشمی مدظلہٗ

ایک نہایت تحقیقی کتاب پیش نظر ہے۔ایک علمی محاکمہ ہے، علمی بحث ہے، جس میں تاریخی دلائل چل رہے ہیں اور بحث آج سے نہیں صدیوں سے چل رہی ہے ۔ مسئلہ صرف روایات کے صحیح یا ضعیف ہونے کا ہے، ورنہ سیدہ عائشہؓ صدیقہ کائنات کا مقام قرآن نے متعین کر دیا، جس میں تبدیلی، تحریف، ناممکن ہے۔ راسخین فی العلم ، محققین ، محدثین کرام، جرح وتعدیل کے امام ہی کسی روایت کو صحیح یا ضعیف کہہ سکتے ہیں اور یہ بحث محمود ہے۔ بشرطیکہ بحث ہو اور جہاں

جدال ہو وہاں بحث ممکن نہیں رہتی۔

زیر نظر کتاب بحث پر مبنی ہے جدال پر نہیں، اس کو پڑھنے کے بعد مؤلف کے علمی مقام کا بھی صحیح اندازہ ہوتا ہے اور یہ علمی مقام بھی غیر مشہور ہونے کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ جو مشہور ہو گیا وہ مصروف ہو گیا اور جو مصروف ہو گیا اس سے کسی کتاب کا جواب تو کیا کسی بات کا جواب بھی مشکل ہو جاتا ہے اور یہ مؤلفِ کتاب ہذا کی خوش قسمتی ہے کہ وہ زیادہ مشہور نہیں ہیں جس کی وجہ سے سارا وقت روایات کے جرح و تعدیل میں اور کتاب لکھنے میں صرف ہوتا ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ جو مشہور ہو گئے ہیں انہوں نے کوئی کتاب نہیں لکھی، کتابیں لکھی ہیں تو مشہور ہوئے ہیں اور یہ طبقہ مصنفین کا ہے اور جو مدرسہ کے مفتی ہیں تاریخ کے بجائے فقہ میں راسخ ہوئے، ان کو فتاویٰ دینے سے فرصت ملے تو کسی کتاب کا جواب الجواب لکھیں اور جو محدث ہیں وہ ترسیلِ علمِ حدیث میں اس قدر مگن ہیں کہ اب فرصت ملے بھی تو اپنی ایک نئی تصنیف کیوں نہ میدانِ علم و ادب میں لے آئیں۔ چار و ناچار وہ یہی کریں گے کہ اپنے کسی شاگرد کو یہ جواب کا کام سونپ دیں گے اور شاگرد ظاہر ہے استاد کے مؤقف کی ہی طرف داری کرے گا۔

زیر نظر کتاب ایسے ہی شاگرد کی کتاب کا جواب الجواب ہے اور نہایت تفصیل سے ہے پڑھنے کی چیز ہے جس کلام سے سیدہ عائشہ صدیقہؓ کے مقام کا تحفظ ہوتا ہو اسے پڑھنا ہی چاہئے۔

یہ کتاب صاحبِ مستدرک امامِ حاکمؒ کا جو علمی محاکمہ امام ذہبیؒ امام ابن حجرؒ نے کیا ہے اس کو بھی مبرہن کرتی ہے اور حدیثِ کلاب حوأب کا بھی تاریخی جائزہ لیتی ہے اور حدیث کلاب حوأب کا اصل مصداق ام زمل سلمیٰ کو قرار دیتی ہے۔ فرصت میں اس کتاب کا مطالعہ قاری کو تاریخی روایات کی جرح و تعدیل کے فن سے آشنا کرے گا اور ساتھ ہی ساتھ حقیقت تک رسائی ہوگی۔

قیمت ۲۵۰ روپے، صفحات اس کے ۶۰۸ ہیں۔ ملنے کا پتہ قاضی چمن پیر الہاشمی اکیڈمی مرکزی جامع مسجد سیدنا معاویہ چوک حویلیاں ہزارہ۔

☆☆☆



باب : ۲

فقہ و مسائل

اور حِکَم

القول الراجح

حضرت مولانا مفتی غلام قادر نعمانی حقانی

حضرت مولانا مفتی غلام قادر نعمانی حقانی' جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے فاضل اور اپنی مادرِ علمی کی آغوش ہی میں اور اسی کے سایۂ رحمت تلے مدرس بھی ہیں اور مفتی بھی۔ دارالافتاء کے مسئول ہونے کے ساتھ ساتھ شعبہ تخصص فی الفقہ کے رئیس بھی ہیں۔ جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے اکابر ومشائخ' اساتذہ کرام بالخصوص استاذی واستاذ العلماء حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہٗ کی توجہ وعنایت' اصاغر نوازی وعلم پروری' تشجیع وہمت افزائی کے پیش نظر موصوف عنفوان شباب ہی سے تدریس کے ساتھ ساتھ علمی، تحقیقی اور قلمی میدان میں اُترے تو ایسا کام کرڈالا جسے اس سے قبل صدیوں میں بھی نہ کیا جاسکا۔

القول الراجح ایک عظیم' علمی' فقہی کاوش اور تحقیقی شہکار ہے۔ درسِ نظامی کی معروف و مقبول متداول کتاب ''ہدایہ'' ایک معرکۃ الآراء درسی کتاب ہے۔ علامہ انور شاہ کشمیریؒ فرمایا کرتے :

''میں ایسے شخص کو مفتی تسلیم نہیں کرتا جس نے کم سے کم تیس سال تک ہدایہ نہ پڑھایا ہو''۔

حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ فرماتے ہیں :

''دریا کی ظاہری سطح پر تیرنے سے موتی ہاتھ میں نہیں آتے، موتی اس کے ہاتھ لگتے ہیں جو دریا کی گہرائی تک غوطہ لگانے کی قدرت رکھتا ہے۔ ایسے ہی راسخین فی العلم میں سے شیخ مرغینانیؒ بھی ہیں، جنھوں نے شرائعِ اسلام یعنی احکامِ شرعیہ کی تحقیق وتدقیق اور علم کی گہرائی میں اپنی نظیر رکھتی۔ ہر مسئلہ پر ائمہ اربعہ کے اقوال اور ہر قول کی ایک ایک دلیلِ نقلی اور ایک ایک دلیلِ عقلی بیان

کی، پھر آخر میں امام ابوحنیفہؒ کی ہر دلیلِ نقلی اور ایک دلیلِ عقلی بیان کرنے کے بعد ائمہ مجتہدین رحمہم اللہ کی ہر دلیلِ نقلی اور دلیلِ عقلی کا جواب دیا۔ اس طرح بسا اوقات تین اماموں کی چھ دلیلیں اور ان کے چھ جواب مل کر بارہ ہو جاتے ہیں۔ اور دو دلیلیں امام ابوحنیفہؒ کی اور ایک وجہِ ترجیح سب مل کر پندرہ دلائل کا ذخیرہ چند سطروں میں سامنے آجاتا ہے اور قاری پر حیرت و استعجاب کا عالم طاری ہو جاتا ہے''۔

تاہم ہدایہ پڑھتے اور پڑھاتے وقت احناف کے مسائلِ اختلافیہ میں ترجیح الراجح ایک معرکے کا کام تھا اور اُمت کے ذمہ قرض بالخصوص علماءِ احناف پر اس کی ادائیگی فرض تھی۔

مولانا مفتی غلام قادر ''ترجیح الراجح بالراویة فی مسائل الھدایہ'' کے علمی و تحقیقی میدان میں ایسے اُترے کہ ''القول الراجح'' کی اپنی استعداد و صلاحیت اور تحقیق کے مطابق تعیین کر دی ہے۔ موصوف اولاً اصلِ مسئلہ ذکر کرتے ہیں پھر اختلافِ ائمہ وفقہاء کا ذکر کے فیصلہ کن بات راجح اور مفتیٰ بہ قول نقل کر دیتے ہیں۔ ماخذ اور مراجع میں موصوف نے بتیس (۳۲) کتب سے بھرپور استفادہ کیا ہے۔

اربابِ فضل و کمال، فقہاء مدرسین اور اساتذۂ فقہ کے لئے تحقیق و تدقیق کا ایک عمدہ موضوع اور میدان مہیا کر دیا ہے۔ مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد فرید صاحب، شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر سید شیر علی شاہ صاحب، شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد حسن جان المدنی کی تقریظات و تصدیقات سے کتاب کی اہمیت و ثقاہت دوبالا ہو گئی ہے۔

جبکہ جامعہ دارالعلوم حقانیہ کی نسبت بذاتِ خود ایک عظیم نسبت ہے۔ جلد اوّل ۵۳۱ صفحات جلد دوم ۳۶۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ ہدیہ دونوں جلدوں کا ۴۰۰ روپے ہے۔ جلدیں بھی خوبصورت، ڈائی دار ریگزین، اُبھرے ہوئے نام اور عمدہ ترین طباعت۔ مولانا مفتی غلام قادر نعمانی حقانی دارالافتاء جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ضلع نوشہرہ خط لکھ کر طلب کر سکتے ہیں۔

☆☆☆

ترجمہ وحواشی ہدایہ (جلد اوّل)

ترجمہ وحواشی : ڈاکٹر محمد میاں صدیقی

کتاب وسنت کی گہرائی تک پہنچنے کا نام فقہ ہے۔قرآنِ کریم کی رو سے راسخین فی العلم سے مراد وہ علماء ہیں جو کتاب وسنت کی گہرائی تک پہنچے ہوں۔امامِ ربانی شیخ علاء الدین مرغینانیؒ صاحبِ ہدایہ ان میں سے ایک ہیں، لیکن گذشتہ آٹھ صدیوں سے آسمانِ فقہ کے اُفق پر چھائے ہوئے ہیں، بالیقین ہدایہ احکامِ شرعیہ کی تحقیق وتدقیق اور علم کی گہرائی میں روئے زمین پر اپنی نظیر نہیں رکھتی۔ ہر مسئلہ پر ائمۂ اربعہ کے اقوال اور ہر قول کی ایک ایک نقلی دلیل اور ایک ایک عقلی دلیل بیان فرمائی، پھر اخیر میں امامِ اعظمؒ کے مسلک کی ایک دلیلِ نقلی وعقلی بیان فرما کر تمام ائمۂ مجتہدین کی ہر دلیلِ نقلی وعقلی کا جواب ذکر فرمایا۔ سچ فرمایا مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ نے کہ تمام کتبِ سماویہ میں جو درجہ قرآن کو حاصل ہے اسی طرح تمام کتبِ فقہ میں وہی درجہ ہدایہ کا ہے۔

اس لئے ہدایہ جو بنیادی طور پر عربی میں ہے، اس کے اردو، فارسی اور انگریزی میں تراجم کیے گئے۔اردو تراجم میں جناب پروفیسر غازی احمد (من الظلمات الی النور کے مصنف) نے عمدہ اور عام فہم ترجمہ کیا ہے۔مولانا محمد حنیف گنگوہی نے ترجمہ اور شرح لکھی ہے، جو غایۃ السعایہ کے نام سے دیوبند سے شائع ہوئی۔مولانا جمیل احمد صاحب مدرس دارالعلوم دیوبند نے بھی اشرف الہدایہ کے نام سے ترجمہ اور شرح لکھی ہے۔درسی انداز کی یہ شرح بہت مقبول ہوئی۔

پیشِ نظر ترجمہ، حواشی اور تعلیقات جو پہلی جلد ہے، جس میں کتاب الطہارات سے کتاب الزکواۃ تک کے مسائل بیان ہوئے ہیں۔ خالص عام تعلیم یافتہ لوگوں اور قانون سے وابستہ حضرات کے لئے نہایت عام فہم اردو زبان میں پیش کی جارہی ہے۔اندازِ تحریر سلیس ہے۔ یہ عظیم کاوش جناب حضرت مولانا محمد مالک کاندھلویؒ اور ان کے برادر جناب ڈاکٹر محمد میاں صدیقی صاحب نے انجام دے کر اردو دان طبقے پر احسان فرمایا ہے۔مولانا محمد مالک کاندھلویؒ

تمام عمر درس و تدریس میں مصروف رہے اور ڈاکٹر محمد میاں صدیقی ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی یونیورسٹی سے وابستہ رہے ہیں۔ بہت سی کتب کے مصنف بھی ہیں، اور دونوں صاحبزادگان ہیں مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ کے جنہوں نے اس کتاب پر تقریظ لکھی ہے۔

ہدایہ کا یہ ترجمہ شریعہ اکیڈمی کے اہتمام سے شائع ہوا ہے۔ جس میں پونے تین سو صفحات پر مقدمہ بھی پہلی جلد میں شامل ہے جس سے اردو دان طبقہ کے لئے ہدایہ کو سمجھنے کی سہولت ہوگی۔ اس کا پیش لفظ ڈاکٹر محمد یوسف فاروقی ڈائریکٹر جنرل شریعہ اکیڈمی کی قلم سے ہے۔ مقدمہ ڈاکٹر محمد میاں صدیقی کے قلم کا مرہونِ منت ہے، جس میں ہدایہ کا مکمل تعارف' فقہ کی تعریف' فقہ حنفی کے خصائص و امتیازات' فقہاءِ احناف اور رجالِ ہدایہ کا مختصر تعارف ہے اور فقہی اصطلاحات کی توضیح و تشریح پر مبنی ایک طویل اشاریہ بھی موجود ہے۔ مقدمہ کی ایک جھلک ملاحظہ فرمایئے:

"ہدایہ کی ایک نمایاں خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس میں فرد کی زندگی کا بھی احاطہ ہے اور جماعت کی زندگی کا بھی۔ ایک فرد کو بحیثیتِ مسلمان جتنے مسائل سے واسطہ پڑتا ہے، ان سب کی تفصیل اس میں موجود ہے۔ مثلاً عبادات، نکاح، طلاق، خلع، دیگر معاشرتی مسائل، خرید و فروخت، حوالہ کفالہ، رہن، شفعہ وغیرہ اور اجتماعی مسائل میں حدود، تعزیرات، دیت، قصاص، جہاد، عدالتی نظام، سیاسی و انتظامی اُمور، مضاربت اور مشارکت وغیرہ جیسے بنیادی مسائل کی پوری تفصیل بیان کی گئی ہے"۔

غرض کہ اردو دان طبقہ کے لئے ہدایہ کی جلد اوّل کی جان اس کے مقدمہ میں ہے، جو ڈاکٹر محمد میاں صدیقی کے قلم کا شاہکار ہے۔ اسی سے کتاب الطہارات تا کتاب الزکوۃ کا نہ صرف سمجھنا آسان ہوگا بلکہ جلد دوم تک رسائی بھی آسان ہو جائے گی۔

بڑی سائز کے ۶۵۲ صفحات پر مشتمل جلد اوّل عمدہ کاغذ' خوبصورت کمپوزنگ' مضبوط جلد بندی اور جاذبِ نظر ٹائٹل اور مضبوط آرٹ پیپر کے کور پر مشتمل شریعہ اکیڈمی' بین الاقوامی

اسلامی یونیورسٹی، فیصل مسجد اسلام آباد سے دستیاب ہے۔

☆☆☆

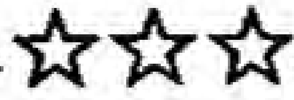
اسلامی بینکاری اور غَرَر

تالیف : ڈاکٹر مولانا اعجاز احمد صمدانی ...... باہتمام : اشرف برادران

مولانا اعجاز احمد صمدانی صاحب جامعہ دارالعلوم کراچی کے استاذ اور دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی کے رفیق و معاون ہیں۔ زیرِ نظر کتاب ایک طویل تحقیقی مقالہ کی تلخیص ہے مگر جامع ہے۔ زبان بے حد سلیس ہے، اس میں غرر کی تعریف، شرعی حکم، مالی معاملات میں اس کی اہمیت، اس کی مختلف صورتوں کے بارے میں ائمہ اربعہ کے مذاہب اور ان کے دلائل اور آج کل کی معاشی زندگی میں اس کے اثرات پر مبسوط بحث کی گئی ہے۔

اپنے موضوع پر اردو زبان میں یہ ایک منفرد تحریر ہے۔ انتساب ان تمام مسلمانوں کے نام کیا گیا ہے جو اپنے مالی معاملات کو شریعت کے سانچے میں ڈھالنے کا عزم رکھتے ہیں۔ بالخصوص اسلامی مدارس کے طلباء اور طلباءِ ہدایہ آخرین اور تخصص فی الافتاء کے طلباء کے لئے یہ کتاب مفید ہے۔ اسی طرح جو حضرات اسلامی بینکنگ سے وابستہ ہیں، ان کے لئے بھی اس میں راہنمائی موجود ہے۔ حرفِ آغاز سے ہی مشکلات کو حل کرتے چلے جاتے ہیں، سمجھانے کا انداز تدریسی ہے۔ مثالوں کے ذریعے سے بات قاری کے ذہن میں اُتار دیتے ہیں۔ غرر کی لغوی و اصطلاحی تعریفات، معدوم کی بیع، غیر مملوک کی بیع، غیر مقبوض کی بیع، دَین کی بیع، ملنے والی تنخواہ یا انعام کی بیع' جہالت عقد میں' جہالت فارورڈ سیل، فیوچر سیل، بیع الخیارات، اخیار الطلب، اخیار الدفع، اخیار المرکب، یہ تو چند عنوان ہیں جو ہم نے یہاں رقم کر دیے ہیں، ورنہ بیسیوں عنوانات سے اس کتاب میں نہایت واضح اور غیر مبہم بحث کر کے غرر کے مسئلے سے گذر کر گئے ہیں۔ اصل مقالہ کتنا تحقیقی ہوگا، اس کا اندازہ اس (۱۱۱) صفحے کے مختصر خلاصے سے بخوبی ہو سکے گا۔ ادارہ

اسلامیات کراچی سے دستیاب ہے۔



برطانیہ میں رویت ہلال کا مسئلہ

مصنف : جناب حافظ محمد اقبال رنگونی صاحب

(مدیر ماہنامہ الہلال مانچسٹر، برطانیہ)

غلطی واضح ہو جانے کے بعد رجوع کرنا غلطی نہیں ہے بلکہ غلطی پر جم جانا بہت بڑی غلطی ہے جبکہ ہم اپنی شب و روز کی دعاؤں میں اللہ کریم سے دست بہ دعا ہوتے ہیں، اللھم ثبتنا علی صراط مستقیم۔ دیارِ غیر میں جا کر اختلافات کی پٹاریاں کھولنا کوئی انصاف نہیں۔ رویتِ ہلال ہر ملک کے لئے اس کی اپنی ہے۔ سعودی رویتِ ہلال کی خامیاں سامنے آنے کے بعد اپنے رمضان اور اپنی عیدیں خراب کرنا کسی صحیح الفہم کو زیبا نہیں۔ اس انتشار کو ختم کرنے کے لئے حضرت مولانا حافظ محمد اقبال رنگونی مدظلہٗ نے نہایت مدلّل انداز میں یہ کتاب لکھی ہے۔ یہ چونکہ انتشار کو ختم کرنے کی ایک اچھی کاوش ہے، اس لئے برطانیہ کے اور ہر ملک کے افراد کو اس کا ضرور مطالعہ کرنا چاہئے۔ سعودیہ کا نظام رویتِ ہلال شرعی تقاضوں کو بروئے کار لانے کے بجائے نیو مون کے ۳۲ سالہ کیلنڈر پر ہے اسلئے ہر مسلمان کو چاہیے کہ اس رسالے سے استفادہ کرے، ہماری نظر میں رنگونی صاحب نے کوئی دلیل ایسی نہیں چھوڑی جس سے تشنگی محسوس کی جائے، البتہ پیاسا کنویں کے پاس آ کر ڈول کھینچنے کے طریقہ سے ناواقفیت کی بنا پر اگر پانی سے محروم رہے تو یہ اس کی اپنی غلطی ہے۔ یہ کتاب جلد از جلد منگوائی جائے تاکہ اصل مسئلے سے آگہی کے ساتھ ساتھ اپنے رمضان اور عیدین کے دائمی ثواب کو محفوظ کر لیا جائے۔ ۶۴ صفحات کی یہ کتاب حضرت مولانا شیخ محمد حسن صاحب خلیفہ امیر الہند مولانا سید اسعد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے پتہ **NO 110 Wednenbury Road Walsll (England)** پر خط لکھ کر منگوائی جا سکتی ہے

اور حکیم الامت اکیڈمی مانچسٹر P.O.Box No.36 Manchester M16 7AN UK سے بھی دستیاب ہے۔

☆☆☆

خدمتِ خلق ورفاہِ عامہ کی اہمیت

پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی

خدمتِ خلق کی اہمیت صدیوں سے مسلّم ہے۔ اس سے پہلو تہی نظامِ ظلم و جور کو جنم دینا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام سے پہلے کے معاشرے ظلم و بربریت کی داستان تھے۔ اسلام جو دینِ رحمت بھی ہے اور خدمت بھی اس میں دعوت الی اللہ، تعلیم و تعلّم، عبادات کے بعد خدمت ہی خدمت کے ابواب ہیں بلکہ دعوت الی اللہ بھی دینی خدمت ہے، تعلیم و تعلّم بھی، کیونکہ اسلام دین و دنیا دونوں کی فلاح چاہتا ہے۔ اس لحاظ سے پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی کی یہ تصنیف ''خدمت خلق ورفاہِ عامہ کی اہمیت'' خود ایک بہت بڑی خدمت ہے۔ اس میں بہت سی ایسی باتیں سامنے لائی گئی ہیں جو شاید اب تک آپ کی نظر سے نہ گذری ہوں۔ ڈاکٹر صاحب نے تحقیق و مطالعہ کا حق ادا کر دیا ہے۔ چاہیے کہ جہاں نماز روزہ حج زکوٰۃ پر مشتمل کتب آپ کے پاس ہوں، وہاں اس کتاب کا بھی آپ کے پاس ہونا کارِ حاصل ہوگا لا حاصل نہیں۔ بہترین مجلد یہ کتاب ۳۰۴ دامانِ قرطاس پر پھیلی ہوئی ہے۔ سیرتِ طیبہ کی روشنی میں آگے بڑھتی ہے۔ ہفتے کے سات دنوں کی مناسبت سے اس کے سات ابواب بنائے گئے ہیں۔ دقیق النظری سے مطالعہ کیا جائے تو ہر باب کے مطالعہ کے لئے ایک دن کافی ہے۔ تا کہ کتاب حرزِ جان بنے۔

پہلا باب تعریف و تعارف کا ہے۔ دوسرا باب خدمت خلق و رفاہِ عامہ، قرآن و حدیث، سیرت اور تعاملِ اُمتِ مسلمہ کی روشنی میں رقم کیا گیا ہے۔ تیسرا باب خودداری اور خود انحصاری کا ہے جس میں مخدوم بننے کی ممانعت بھی شامل ہے۔ چوتھا باب خدمات کے اداروں

کے قیام واستحکام کا حامل ہے۔ پانچواں باب خدمات برائے مصیبت زدگان پر مشتمل ہے۔ چھٹا باب خدمت خلق کے متنوع پہلوؤں کو اپنے دامن میں لیے ہوئے ہے، جس میں اہل وعیال کی خدمت سے لے کر غیر مسلموں تک کی خدمت کے مظاہر ہیں۔ ساتویں باب میں خدمت خلق کے فوائد کچھ اس طرح سے لکھے گئے ہیں کہ انسان خدمتِ خلق کے ذریعے صفاتِ الٰہیہ سے متصف تخلقوا باخلاق اللہ کا مظہر ہو جاتا ہے اور دنیوی واُخروی فلاح سے ہمکنار ہو جاتا ہے۔

یہ کتاب اپنی افادیت کے حوالے سے صدیوں تک پڑھی جانے والی کتاب ہے۔ بایں وجہ کتاب کے صفحہ نمبر۳ پر مرقوم حمدِ باری تعالیٰ کے آخری شعر کے پہلے مصرعہ ''ہے چارہ بھی تو اور کارساز بھی تو'' کو ''ہے کارساز بھی تو اور چارہ گر بھی تو ہے'' سے مبدّل کر کے پڑھا جائے۔ آئندہ ایڈیشن میں اس غلطی کا سدّباب ہو جائے گا۔ درخواستی کتب خانہ گردمندر، مکتبہ جامعہ بنوریہ، سائٹ کراچی کے علاوہ خط وکتابت کے لئے آفس ۱۶۲۹ اسیکٹر 8/L اورنگی ٹاؤن کراچی سے رابطہ کیا جاسکتا ہے۔

☆☆☆

مَعَالِمُ الرِّیادَۃِ فِیْ مآلِمِ الرَّمادَۃِ

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا قائدانہ کردار

مولانا قاری روح اللہ المدنی، سابق وزیر مذہبی اُمور سرحد

جناب حضرت قاری روح اللہ مدنی اب کسی تعارف کے محتاج نہیں رہے۔ خطابت کے جوہر تو ان میں موجود تھے ہی صوبہ سرحد کی مذہبی اُمور کی وزارت بھی نبھالی۔ اب جب تصنیف وتالیف کی طرف آئے ہیں تو اس میدان میں بھی سبقت لے جانے پر گامزن نظر آتے ہیں۔ سبقت سے میری مراد یہ ہے کہ خداوند تعالیٰ جس پر کرم فرما ہو جائے تو حادثہ ہونے سے پہلے اس

کی زبان اور قلم سے ایسے کلمات نکلوا دیتے ہیں جس کا آنے والے حادثات و آفات و بلّیات سے گہرا تعلق ہوتا ہے۔ مثلاً جب قاری صاحب رَمادَہ کی تالیف پر آمادہ ہوئے، اس وقت پاکستان میں زلزلے کے آثار بالکل نہیں تھے حتیٰ کہ کتاب چھپ گئی اور اربابِ اقتدار کے علاوہ اہل علم و دانش تک پہنچ بھی گئی۔ تب زلزلہ آیا تو زلزلہ کے بعد کے حالات اور رمادہ کے بعد کے حالات انتظامات سے تعلق رکھتے تھے اور انہی انتظامات کی تفصیلات جناب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قائدانہ کردار کی روشنی میں محترم قاری صاحب تمام اہل حل وعقد تک پہنچا چکے تھے۔ یہی سبقت ہے اور یہی تبصرہ ہے۔ کتاب ایسی نہیں ہے کہ اسے سرسری نظر سے پڑھنے کے بعد رکھ دیا جائے بلکہ رمادہ کے بعد جو انتظامات سیدنا عمرؓ نے کیے اسے یاد کیا جائے اور برتا جائے۔

رمادہ کے بعد بدنظمی نہیں ہوئی، زلزلہ کے بعد بدنظمی اپنی انتہا کو پہنچی۔ رَمادہ کے بعد خلیفہ کا طرزِ عمل آنے والی صدیوں کے لئے مثال بن گیا۔ زلزلہ کے بعد ہونے والی افراتفری کے عمل سے زلزلہ لازوال بن گیا۔ اب تک آ رہا ہے۔ ہمارے خیال میں کتاب کے مزید ایڈیشن بھی جتنی جلدی ممکن ہو چھپ جانے چاہئیں۔

اگلے ایڈیشن کے چھپنے سے پہلے کتابت پر نظر ثانی کر لی جائے۔ مثلاً صفحہ ۳ پر ''نمایا'' کو ''نمایاں'' کر دیا جائے، رجالِ کا کو ''را'' دیدی جائے۔ صفحہ ۶۳ پر ایک عدد ''واپس'' کو واپس (حذف) کر دیا جائے۔ صفحہ ۶۷ پر ''درکنار'' کو ٹھیک کر دیا جائے۔ آخر میں آپ ہی کی عبارت میں معمولی ترمیم کرنا چاہتا ہوں کہ ''زلزلة ولا ابا حفص لها'' زلزلہ تو ہے لیکن کوئی ابوحفص نہیں ہے۔

نہایت تحقیق، تدقیق، تعمیق سے لکھی جانے والی اس کتاب پر حضرت مولانا قاری روح اللہ مدنی مبارکباد کے مستحق ہیں اور حوالے دینے میں تو نہایت جاں فشانی سے کام لیا گیا ہے اب ہم حوالے دینے کے ضمن میں آپ ہی کا حوالہ دیا کریں گے۔

پتہ : دارالقرآن الکریم الخیر روڈ، پشاور کینٹ

☆☆☆

گستاخ رسول اور مرتد کی شرعی سزا

مؤلفہ: مفتی عبدالشکور ترمذی نور اللہ مرقدہٗ ...... باہتمام: حافظ محمد بلال اشرف

یہ مختصر سا مقالہ ہے جو مشہور مرتد گستاخِ رسول سلمان رشدی ملعون کے فتنۂ ارتداد کے وقت بانی جامعہ حقانیہ ساہیوال وصدر مجلس صیانۃ المسلمین حضرت مولانا مفتی عبدالشکور ترمذیؒ کے تحقیقی قلم سے منظرِ عام پر آیا اور اپنے دلائل فقہی، فتنۂ ارتداد کے انسداد، ایمان و اسلام کی تعریف کفر کی اقسام، ارتداد کی اقسام بارگاہِ خداوندی و بارگاہِ رسالت میں گستاخی کا موجب کفر ہونا، مرتد کی شرعی سزا، قرآن کا فیصلہ، خلفائے راشدین ائمۂ اربعہ اور قتلِ مرتد، قتل مرتد پر علماءِ اُمت کا اجماع، مرتد کو بغیر مہلت قتل کر دینے کا حکم اور استفتاء کے نمبروار جوابات کے تحت سیر حاصل گفتگو کی گئی ہے جس کو اسی دور میں ہی بہت زیادہ مقبولیت ہوئی۔

ڈنمارک کے مغضوبین کے سر اُٹھانے کے بعد ضرورت محسوس کی جا رہی تھی کہ اس رسالۂ نافعہ کی اشاعت کا پھر سے اہتمام کیا جائے۔ مبارکباد کے مستحق ہیں حافظ محمد بلال اشرف اور برادرِ مکرم مولانا عبدالقدوس ترمذی کہ یہ شرف ان کے حصے میں آیا اور جو اس کی تقسیم کا عمل جاری رکھے ہوئے ہیں۔ چالیس صفحات کا یہ جامع رسالہ دفترِ مجلسِ صیانۃ المسلمین لاہور، جامعہ حقانیہ ساہیوال، ادارہ اشرف الامداد لاہور، مکتبہ عارفی جامعہ اسلامیہ امدادیہ گلشن امداد ستیانہ روڈ فیصل آباد کے علاوہ مدرسہ مدنیۃ العلوم سرگودھا سے بھی دستیاب ہے۔

☆☆☆

اسلامی ذبیحہ

مولانا مفتی اقبال حسین صاحب

مفتی اقبال حسین صابری کی اسلامی ذبیحہ پر ایک بہترین علمی کاوش ہے جس میں ذبیحہ

سے متعلق حلال وحرام کے بیشتر مسائل باحوالہ درج کئے گئے ہیں۔ان مسائل کو مسلم شریف، بہشتی زیور، کفایت المفتی، آپ کے مسائل اوران کا حل، بدائع الصنائع، امداد الفتاویٰ، بخاری شریف، ابن عابدین، عمدۃ القاری کے حوالہ جات واقتباسات سے مبرہن کیا گیا ہے۔۴۰ صفحات پر مشتمل یہ کتاب صرف ۲۱ روپے میں فراہم کی گئی ہے۔اس کو مرتب کرنے والے خود مفتی ہیں۔اس لحاظ سے اس کے مستند ہونے میں کلام نہیں ہے۔ کتب خانہ رشیدیہ راجہ بازار راولپنڈی کے علاوہ مکتبہ صفدریہ نزد چوہڑ چوک راولپنڈی سے بھی صرف اکیس (۲۱) روپے میں دستیاب ہے۔

☆☆☆

احکام السَّفر

مولانا مفتی محمد طاہر مسعود

مسلمان کی زندگی دو حالتوں سے خالی نہیں ہوتی یا وہ سفر میں ہوگا یا حضر میں ہوگا۔ اسلام ایک مکمل دین ہے جس کے حضر کے الگ احکام ہیں اور سفر کے الگ۔ مسلمان نام ہے ہر حال میں اللہ جل شانہٗ کے احکامات کو ماننے والے کا۔

زیرِ تبصرہ کتاب میں سفر کے احکامات ہیں، جس میں مسافروں کو پیش آنے والے تمام مسائل وآداب کو باحوالہ ذکر کیا گیا ہے۔ لکھنے والے خود ایک مستند عالم دین بھی ہیں اور مفتی بھی ہیں۔ مفتی محمد طاہر مسعود صاحب استاذ الحدیث بھی ہیں اور جامعہ مفتاح العلوم سرگودھا کے مہتمم بھی ہیں۔ مزید یہ کتاب علماء ومشائخ کی تصدیقات سے بھی مزین ہے۔ جو مسائل اس میں اُٹھائے گئے ہیں، ان پر فقہ حنفی کی روشنی میں سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ یہ کتاب عوام الناس کے لئے راہنمائے سفر کا کام دیگی تو اہلِ علم وفتویٰ کیلئے معلومات اور تحقیقی حوالوں کا ایک مفید مجموعہ ہے۔ جو ان شاء اللہ علماء وطلباء کے لئے نہایت کارآمد ثابت ہوگا اور کتاب کے بارے میں یہی رائے حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب کی ہے۔

اس کتاب میں سفر کا معنی، تعریف، مسافت، وقت، بحری سفر، خشکی کا سفر، وطنِ اصلی کی تعریف، متعلقہ مسائل، عارضی اقامت، نیت کے معانی، سفرِ دعوت و تبلیغ جماعتوں کے مقیم اور مسافر ہونے کی صورتیں، تیمم کے مسائل، موزوں کے مسائل، قصرِ صلوٰۃ کے احکام و مسائل، سفرِ حج کے احکامات، مقیم اور مسافر کی امامت کے مسائل، سفر میں جمعہ کے مسائل، رمضان کے دوران سفر، عورت کے لئے سفر، محرم یا خاوند کے بغیر سفر، مقاماتِ مقدسہ کی زیارت کے لئے سفر، ہجرت کے مسائل، غرض کہ کونسا سفر ہے جس کے مسائل اس کتاب میں موجود نہ ہوں اور کونسا مسافر ہے جس کو اس کتاب سے راہنمائی نہ ملے۔

یہ اتنی جامع کتاب ہے کہ ہر مسافر کو راہنمائی حاصل کرنے کے لئے اس تک پہنچنا چاہئے۔ ادارۃ العلوم جامعہ مفتاح العلوم چوک سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا سے دستیاب ہے۔ ۳۲۰ صفحات پر مشتمل ایک عظیم فقہی سوغات۔

☆☆☆

خواتین کا فقہی انسائیکلوپیڈیا

مرتب : مولانا محمد عبدالمعبود

یہ ایک ضخیم کتاب ہے جس میں عقائد، عبادات، نکاح، طلاق اور روزمرہ پیش آنے والے خواتین کے مسائل کو مستند علمی دلائل سے مبرہن کیا گیا ہے، جس کے مرتب مولانا محمد عبدالمعبود صاحب ایک مستند عالم دین ہیں، لوگ ان کی ترتیب شدہ کتب کو بڑے ذوق وشوق پڑھتے ہیں، علمی دنیا میں بڑا مقام رکھتے ہیں۔ موصوف اپنی شہرۂ آفاق تصانیف بالخصوص تاریخ مکۃ المکرمہ اور تاریخ مدینۃ المنورہ کی وجہ سے پورے عالم میں محبت کی نظر سے پڑھے جا رہے ہیں ''شاہِ کونین ﷺ کی شہزادیاں'' بھی موصوف کا عظیم تاریخی شاہکار ہے جسے حال ہی میں القاسم

اکیڈمی نے عمدہ زیورِ طباعت سے آراستہ کر کے شائع کیا ہے۔

اس کتاب کا نام ''خواتین کا فقہی انسائیکلو پیڈیا'' کیوں رکھا گیا، اس لئے کہ اس میں ایمانیات (توحید)، عقائد وافکار، نبوت ورسالت، بدعات ورسومات، علم ودانش، عظمتِ قرآن، کتاب الطہارات، نجاست کا بیان، برتن کی طہارت، پانی کے احکام، جھوٹے کے احکام، استنجاء کا بیان، وضو کا بیان، وضو کے مسائل، معذور کی تعریف، نواقضِ وضو، مسح کا بیان، تیمم کا بیان، غسل کے احکام ومسائل، موجباتِ غسل، ناپاکی میں ذکرواذکار، حیض کا بیان، استحاضہ کی تعریف، نفاس کے احکام، سیلانِ رحم، اسقاطِ حمل کے احکام، کتاب الصلوٰۃ، اذان کا بیان، مرد اور عورت کی نماز میں فرق، سنن مؤکدہ وسنن غیر مؤکدہ، باب الامامت، نمازِ وتر، نمازِ تراویح، بیمار کی نماز، مسافر کی نماز، نمازِ جمعہ، نمازِ عیدین، قضا نمازیں، نفل نمازیں، کتاب الجنائز، عورت کے کفن کی تفصیل، نامحرم عورت کے جنازہ کو کندھا دینا، نابالغ بچی کی دعا، زیارت القبور، ایصالِ ثواب، کتاب الزکوٰۃ، کتاب الصوم، افطار اذان پر یا اعلان پر، خواتین کے مخصوص مسائل، اعتکاف کا بیان، کتاب الحج، عورت کا احرام، حالتِ احرام میں سر کا مسح، عمرہ کا بیان، رمی، طوافِ زیارت، بینک کے ذریعے قربانی کروانا، طواف وداع، حج بدل، مدینہ منوہ کی حاضری، کتاب النکاح، بذریعہ خط نکاح کا حکم، صحیح العقیدہ ہونا ضروری ہے۔

حقوق الزوجین، طلاق کے احکام ومسائل، طلاقِ رجعی، طلاقِ بائن، طلاق مغلظہ، طلاقِ معلق، حلالہ کی شرعی حیثیت، ٹیسٹ ٹیوب بے بی کی شرعی حیثیت، خاندانی منصوبہ بندی خطرات ونتائج، پرورشِ اولاد، قربانی کے مسائل، سبھی کچھ موجود ہے۔ اس کتاب میں زوجین کے علاوہ بچوں کی پرورش کے مسائل کا حل بھی موجود ہے لیکن زیادہ تر مسائل کا حل خواتین کے لئے ہے۔ اس کا نام اس لئے ''خواتین کا فقہی انسائیکلو پیڈیا'' رکھا گیا ہے۔ ۸۳۱ صفحات کی یہ ضخیم کتاب مکتبہ رحمانیہ اقرأ سینٹر غزنی اسٹریٹ اردو بازار لاہور سے منگوائی جاسکتی ہے۔



فلسفۂ نکاح ومسائلِ طلاق

افادات: حضرت خواجہ ابوالکلام صدیقی ...... مرتب: مفتی حبیب اللہ بلال آل محمود کوٹی

بعض کتب صرف مصنف کے نام سے چلتی ہیں اور بعض کتب کلام سے، لیکن کتاب ''فلسفۂ نکاح ومسائلِ طلاق'' خواجہ ابوالکلام سے چل رہی ہے، قلم کے حوالے سے آپ نہ مولانا ابوالکلام آزادؒ ہیں، نہ شبلیؒ ہیں، نہ رازیؒ ہیں، نہ غزالیؒ ہیں، نہ آپ کے کلام میں مقفیٰ و مسجع عبارتیں ہیں، جن کو سمجھنے کیلئے ڈکشنریاں تلاش کرنی پڑیں، نہ حوالوں کے لئے کتب کے انبار ساتھ رکھنے پڑیں، بلکہ آپ صرف اور صرف خواجہ ابوالکلام صدیقی ہیں۔ صدیقی ہونا آپ کی شناخت ہے، آواز میں یکسانیت ہے، انداز میں سکون کی کیفیت ہے، آپ کے دل پر علم وعرفان کی بارش ہوتی ہے جو زبان وتحریر کے ذریعے سے سامعین وقارئین کے دل ودماغ میں اُترتی چلی جاتی ہے۔

ہم نے اس کتاب کو تین نشستوں میں پڑھا اور تین طلاق کا مسئلہ ایسا سمجھا کہ اب ہم اسے بھولنے والے نہیں۔ اس میں ممتاز اسکالر ترجمانِ اہل سنت حضرت خواجہ ابوالکلام صدیقی فلسفۂ نکاح ومسائلِ طلاق بیان کرتے ہیں۔ اس کتاب کو پڑھنے کے بعد ممکن نہیں کہ تین طلاق دینے والے' اپنے مسئلہ کا حل کرانے تین کو ایک قرار دینے والوں کے پاس جائیں۔ اس کتاب میں نکاح وطلاق کے دس اہم مباحث قرآن وسنت کی روشنی میں بیان کیے گئے ہیں۔ نکاح کی حقیقت، نکاح کی افادیت، نکاح کی شروط، نکاح کا رُکن، نکاح کا طریقہ، متعہ کی حرمت، میاں بیوی کے حقوق وفرائض، طلاق کا صحیح طریقہ، تین طلاقیں، حلالہ کی شرعی حیثیت کو دلائل کے ذریعے سے، امثال کے ذریعے سے، نبی کریم ﷺ کے اقوال کے ذریعے سے، صحابہؓ خوش اعتدال کے ذریعے سے کچھ اس طرح سے دل ودماغ میں اُتارا گیا ہے کہ ایک مسلمان نکاح کو فریضہ، بیوی کو عفیفہ، طلاق کو کارِ دقیقہ سمجھنے پر خوش دلی سے، فکرِ آخرت سے، اللہ ورسول ﷺ کی محبت سے، دلائل کی آگہی سے، ایسا راضی ہوجاتا ہے کہ زندگی خوشیوں کا گہوارہ بن جاتی ہے اور

اوّل تو طلاق دینے کی نوبت ہی نہیں آتی اور اگر خدانخواستہ آ بھی جائے تو تین کو ایک سمجھنے والوں کے بجائے فلسفۂ نکاح ومسائلِ طلاق کی جانب رجوع کرتا ہے۔

فلسفۂ نکاح ومسائلِ طلاق کی جانب طلاق دیے بغیر بھی رجوع کیا جاسکتا ہے۔ کیوں اس کی تعداد ماہ بہ ماہ بڑھ رہی ہے، مارچ 2006ء میں 1100 تھی، اپریل 2006ء میں 2000 ہوگئی ہے۔ رجوع کرنے والے پتے نوٹ فرمالیں۔

قاری عبدالرحمٰن رحیمی، مدیر جامعہ نعمت الرحیم (گلی بالمقابل نیشنل بینک مین برانچ) چوک حسین آگاہی ملتان۔

☆☆☆

معیارِ نصاب سونا یا چاندی؟

مولانا مفتی مختار اللہ حقانی

حضرت مولانا مفتی مختار اللہ صاحب مادرِ علمی جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے مفتی ومدرس ہیں جدید مسائل اور زمانۂ حال کے تقاضوں سے واقف علمائے کرام میں ایک جانی پہچانی شخصیت ہیں۔ تدریسی شغل کے ساتھ ساتھ تصنیف وتالیف، تحقیق اور تحریر وقلم کا بھی ذوق رکھتے ہیں۔

زیرتبصرہ کتاب ان کی ایک علمی وتحقیقی کاوش اور عمدہ مضامین کا مجموعہ ہے۔ علم وتحقیق اور فقہ وفتاویٰ کے نئے گوشے سامنے آئے ہیں۔ اس سے قبل یہ مضامین قسطوار ماہنامہ الحق اور ماہنامہ القاسم میں بھی شائع ہوئے۔

بہرحال کتاب اپنے موضوع کے اعتبار سے بہترین کاوش ہے۔ موصوف کے اولین نقوش جب اس طرح تابندہ ہیں تو یقیناً مستقبل روشن ہے۔ ناشر مؤتمر المصنفین دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ضلع نوشہرہ۔

☆☆☆

الامامة فی الصلوٰۃ مسائلہا و احکامہا

مولانا محمد مسعود العزیزی الندوی

نماز میں امامت اور اس کے مسائل اور احکام سے متعلق پیشِ نظر کتاب عربی میں ہے جو علماء، طلباء اور عربی ادب سے شغف رکھنے والوں کے لئے نسخۂ کیمیا ہے۔ اس کے مؤلف محمد مسعود ندوی ایک جانی پہچانی اور علمی و ادبی شخصیت ہیں جو عربی ادب میں دستگاہ رکھتے ہیں، جن کی کتب عجم سے زیادہ عرب میں معروف ہیں۔ اس کتاب کے ''طبعۃ الاولیٰ'' میں رقمطراز ہیں، قراء، مدرسین، ائمۂ مساجد کی آسانی کے لئے یہ کتاب مسمّٰی بہ ''الامامۃ فی الصلواۃ مسائلھا واحکامھا'' بہ توفیقِ خداوندی یہ چند سطور مجتمع کئے جسے دار البحوث والنشر التابعہ لمرکز احیاء الفکر الاسلامی نے شائع کیا ہے تاکہ اس سے قراء، مدرسین اور ائمۂ مساجد استفادہ کریں۔ مسئولیتِ امامت سے عہدہ برآ ہوسکیں اور اصحابِ حمیتِ دینی اور ناشرینِ کتبِ اسلامی کو ہمت ہو کہ وہ اس کتاب کو مساجد، مکاتیبِ دینیہ، کلیاتِ تدریبیہ اور ائمہ تک پہنچانے کے لئے ساعی ہوں۔ اللہ جل شانہٗ ان کی مساعی کو دوام بخشے، افادہ عام بخشے اور جس نے اس کی اشاعت میں حصہ لیا ہے، انہیں اجر عطا فرمائے۔ اللہ سب کا حامی اور ناصر ہو۔

اس کتاب میں تقدیم السید ابی الحسن علی ندوی کے نابغۂ روزگار قلم سے ہے۔ تصدیر السید محمد رابع الحسنی الندوی کی ہے، جو خود ایک متبحر عالمِ دین ہیں۔ ترحیب ڈاکٹر عبداللہ عباس ندوی نے لکھی ہے۔ اللہ رحمت کرے فقہائے دین پر کہ جنہوں نے کوئی مسئلہ تشنہ نہیں چھوڑا، مگر امامت کے مسائل میں امام صلوٰۃ محتاج ہے کہ اس کو کسی مختصر اور جامع اور واحد کتاب سے روشناس کیا جائے تاکہ بڑی بڑی کتب سے مستغنی ہو جائے اور یہ کتاب اس مقصدِ عظیمہ کو پورا کرنے میں ممد و معاون ثابت ہوسکتی ہے۔ اس میں پہلا باب ''الامامۃ احکامھا و شروطھا'' بمعنیٰ امامت کے احکام و شروط کے بارے میں ہے، جس میں القدوہ، الاقتداء، امامۃ کبریٰ، شروطِ امامتِ کبریٰ، امامتِ صغریٰ، حکم امامت فی الصلوات الخمس ودلیلہ۔ بعض حکم

جماعت اور مصالح اورآداب کا بیان، جمعہ وجماعت، حفاظتِ دین بدعت سے، حکمِ امامتِ جمعہ، جنازہ اور نوافل۔ شرطِ اقتداء اور امامت، شرطِ امامتِ صحیحہ سے بحث کی گئی ہے۔ **طهارت الامام من الحدث والخبث**۔ دوسرے باب میں **حق التقدم في الامامة**، ترتیب اور استیجار کا بیان ہے۔ اس میں حقِ امامت اور **الاستيجار على الامامه** سے بحث ہے۔

تیسرے باب میں خصائلِ امام سے بحث کی گئی ہے۔ **مقام الامام والمحراب**، **سكتة قبل القراة وبعدها** اور اثناء صلواۃ امام کیا کرے؟ تمام مباحث اس میں آ گئے ہیں۔ چوتھے باب میں امامت کس کی صحیح ہے' سے بحث ہے۔ اعرابی، اُمّی، ولدزنا، فاسق جیسا کہ امامِ مالکؒ فرماتے ہیں: **لا تجوز الصلوٰة خلف الفاسق**، کیونکہ امامت کا دارومدار امانت پر ہے اور فاسق خائن ہے۔ پانچواں باب اقتدا کا ہے مخالف مذہب والے کی اقتداء کیسے ہو، ایک مسجد میں کئی جماعتوں کا مسئلہ بھی مرقوم ہے۔ مسبوق کا سبق بھی اس میں موجود ہے۔ یہ باب **اقتداء القائم بالقاعد** تک کھلتا چلا گیا ہے۔ چھٹا باب عورتوں کی جماعت اور صبی کی جماعت کے بارے میں مرقوم ہے۔ ساتواں باب **افعال الامام والمأموم** کا ہے۔ آٹھواں باب **الاستخلاف في الصّلوٰة** کا ہے۔ نواں باب **مباحث سجود السهو** کا ہے۔ دسواں باب **مسائل منثوره** کا ہے۔ دس ابواب کے بعد ابواب کا باب بند ہو گیا ہے لیکن گیارھواں باب ہم کھولتے ہیں اور وہ ہے اس کے طلب کرنے، لینے کا منگوانے کا، استفادہ کرنے کا اس باب میں صرف پتہ درج کرنا ہے، جسے آپ نے نوٹ کرنا ہے۔

دارالبحوث والنشر مرکز احیاء الفکر الاسلامی مظفرآباد سہارنپور الہند INDIA۔



حفظ الاسرار بتعلیم سید الابرارؐ

تصنیف: مولانا عبدالباقی حقانی ...... ترجمہ: مولانا مفتی شاہ اورنگزیب حقانی

حضرت مولانا مفتی شاہ اورنگ زیب حقانی' جامعہ ابوہریرہ کے مدرس' دارالافتاء اور

القاسم اکیڈمی کے رکن اور الحمدللہ خوب ذی استعداد جواں سال فاضل ہیں۔ تدریس وتقریر کے ساتھ ساتھ ترجمہ وتحریر کی صلاحیتوں سے بھی نوازے گئے ہیں۔ پیش نظر کتاب موصوف کی اوّلین علمی کاوش ہے، سلیس اور بامحاورہ ترجمہ پٹھان ہونے کے باوجود اردو جمانے کی بھرپور کوشش کی ہے، ٹھوکر نہ لگے تو سنبھلنا کب آتا ہے، لغزش ہوگی تو استقامت کی قدر بھی آئے گی۔ جابجا اگر اس نوعیت کا کوئی ذہول ہو بھی گیا ہے مگر مراد اور حقیقتِ معنیٰ کے واضح کرنے میں تزلزل نہیں ہوا' یہ کتاب دراصل افغان زعیم دارالعلوم حقانیہ کے قدیم فاضل مولانا عبدالباقی حقانی کی پشتو تصنیف ہے، جس میں اسرار اور رازوں کی حفاظت اور ان کے کتمان کے متعلق قرآن وسنت کی تعلیمات کو یکجا مدوّن کردیا گیا ہے۔ عام حالات سے لے کر اجتماعی معاملات تک سب کچھ واضح کر کے بیان کردیا گیا ہے، جس طرح مؤلف نے موضوع کا حق ادا کیا ہے۔ مترجم نے بھی ترجمہ کا حق ادا کردیا ہے۔ 140 صفحات پر مشتمل یہ کتاب 60 روپے میں مکتبہ حقانیہ محلہ جھنگی پشاور سے طلب کی جاسکتی ہے۔

☆☆☆

حدود آرڈیننس ...... حقیقت اور فسانہ

ڈاکٹر سید عزیز الرحمن صاحب

اسلام کے احکامات ایک مسلمان کو زندگی گذارنے کا شعور عطا کرتے ہیں۔ ان احکامات کے تحت زندگی گذارنے والا مسلمان نہ صرف دنیاوی زندگی میں راحت اور سکون سے سرفراز ہوتا ہے بلکہ ہمیشہ کی زندگی بیچ پر استوار کر کے آخرت کی ابدی نعمتوں سے سرفراز ہوتا ہے۔ اسلام نے معاشرے کو پرسکون رکھنے کے لئے کچھ قوانین عطا فرمائے ہیں، جنہیں حدود کہا جاتا ہے۔ قرآن کہتا ہے، وَتِلْکَ حُدُوْدُ اللّٰہِ ؕ وَمَنْ یَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰہِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَہٗ ؕ۔ اللہ کے حدود توڑنے کا شکار بندہ خود پر بھی ظلم کرتا ہے۔ اپنے خاندان کو بھی تباہ کرتا ہے، معاشرے

کے امن وسکون کو بھی غارت کرتا ہے۔اس کے سدِ باب کے لئے اسلام نے جو قوانین دیے ہیں وہ حدود آرڈیننس کی شکل میں ۱۹۷۹ء سے نافذ تھے جس کی وجہ سے پاکستانی معاشرہ دیگر ملکوں کی نسبت سے مادر پدر آزادی کے داغ سے محفوظ چلا آرہا تھا۔ یہ قوانین (۱۹۶۷ء سے نافذ تعزیراتِ پاکستان کی دفعہ ۴۹۷ کے تحت جس میں کوئی شخص کسی اور کی بیوی سے اس کی اجازت اور ملی بھگت کے بغیر زنا کا ارتکاب کرتا تو اس کے لئے سزا صرف پانچ سال (۵) قید یا جرمانہ مقرر کی گئی تھی) کے ناسخ بنے تھے اور کسی حد تک پاکستانی معاشرے کا ارتعاش ختم ہوا تھا۔

غارت گرانِ اقوام چونکہ پاکستانی معاشرے کو بھی اپنی سطح پر لانے کے لئے کوشاں ہیں اس لئے میڈیا کے ذریعے سے ابحاث چھیڑ کر حدود آرڈیننس کے خلاف عوامی سطح پر تحفظِ حقوقِ نسواں کے خوبصورت نام سے ایک فضا تیار کی گئی اور اب ترمیم شدہ قوانین کو اسمبلی سے پاس کرانا چاہتے ہیں۔اس پروپیگنڈہ کے توڑ کے لئے حدود آرڈیننس حقیقت اور فسانہ کے نام سے پیش نظر کتاب جو ملک کے مشہور اسلامی اسکالر ڈاکٹر سید عزیز الرحمٰن نے مرتب کی ہے، تیر بہدف ہے، جس کا پڑھنا ہر اس شخص کے لئے ضروری ہے جو اپنے خاندان کو انتشار سے بچانا چاہتا ہے۔ صحیح اسلامی قوانین سے واقفیت چاہتا ہے۔ اپنی ماں، بہن، بیوی کی عزتوں کو محفوظ رکھنا چاہتا ہے اور آنے والے وقت میں جہنم کا ایندھن بننے کے بجائے جنت کی پرسکون زندگی کا خواہاں ہے۔ یہ کتاب ان کے لئے بھی ضروری ہے جو اپنے محلے کا سکون دیکھنا چاہتا ہے، شہر کی بدامنی کا بھی سدِّ باب کرنا چاہتا ہے۔ حکمرانوں کے لئے بھی ضروری ہے، جبکہ نام نہاد اسلامی مفکرین کے لئے ایک لازمی مضمون کی حیثیت رکھتی ہے تاکہ وہ لمحہ لمحہ امتحانِ زندگی سے عہدہ برآ ہوسکیں۔ موجودہ حالات میں مغرب کے پجاری حکمران حدود آرڈیننس کا تیاپانچہ کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ یہ کتاب وقت کی ضرورت اور اپنے اہداف میں تیر بہدف ثابت ہوگی۔ قیمت صرف ۵۵ روپے ہے اور ملنے کا پتہ نوٹ کر لیجئے۔ زوار اکیڈمی پبلی کیشنز اے۴/۱۴ ناظم آباد نمبر ۴ کراچی۔

☆☆☆

حج کی آسان اور مفید ترتیب

پروفیسر حضرت ڈاکٹر فدا محمد مدظلہ

وعظ و تبلیغ اور ناصحانہ انداز میں لکھی گئی یہ مختصر کتاب معاشرے کی نبض پر گویا ہاتھ رکھ کر لکھی گئی ہے۔ مصنف کا طرزِ تحریر سادہ ہے' مگر انتہائی پر اثر ہے، جن خوش نصیبوں نے حج کر لیا ہے وہ اس کو پڑھ کر دوبارہ حج کرنے کا عزم کر لیں گے اور جنہوں نے حج نہیں کیا، ان کے لئے تو نعمتِ غیر مترقبہ ہے۔ سب کو معلوم ہے کہ آنکھ جب تک بھٹکتی رہیگی دل قرار نہیں پکڑے گا۔ دل کا سکون آنکھ کے صحیح استعمال پر موقوف ہے۔ کیا فائدہ کہ آدمی اتنے پیسے بھی خرچ کرے اور حرمین جیسے عظیم مقامات سے لوٹنے کے بعد بھی دل کے سکون سے محروم رہے۔ وجہ کیا ہے اس کتاب میں ڈاکٹر صاحب نے اس وجہ کو ایسا مبرہن کیا ہے کہ بایدو شاید اس کتاب پر تبصرہ کی کوئی حاجت ہی نہیں چھوڑی، بس لینے کی چیز ہے۔ صفحات ۲۲۴' قیمت ۱۵۰ روپے ہے۔

ملنے کا پتہ: مکان نمبر ۱۲۔P یونیورسٹی کیمپس (پشاور)



صد مسائلِ تراویح

قاضی محمد اسرائیل گڑنگی

مولانا قاضی محمد اسرائیل گڑنگی مشہور مفکر و مدبر ہیں، جن کی ذات کسی تعارف کی محتاج نہیں جبکہ ۱۵۰ کتب سے زائد منظر عام پر لا چکے ہیں۔ ان کا قلم مستند قلم ہے۔ یہ کتاب مختصر مگر جامع ہے، جس کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے۔ مصنف نہ صرف نصرت العلوم گوجرانوالہ کے فاضل ہیں بلکہ ایم اے اسلامیات و ایم اے عربی بھی ہیں۔ نہایت تحقیق ان کے عمیق مطالعہ پر دال ہے۔

موضوع ایسا چنا ہے جس کی ہر مسلمان کو ضرورت ہے۔ صد مسائل تراویح باحوالہ ہے۔ تراویح کے ضمن میں ہر اس مسئلے کا حل اس میں موجود ہے جسے لوگ جاننا چاہتے ہیں، ضخامت ۳۹ صفحات ہیں اور قیمت ۲۰ روپے، تراویح کی مناسبت سے صرف ۲۰ روپے رکھی گئی ہے، جسے ۸ تراویح والے بھی بشوق پڑھ سکتے ہیں کوئی منع نہیں۔ اللہ تعالیٰ کتاب کے مؤلف کی عمر میں برکت دے اور ایسی اور کتابیں پڑھنے کو ملیں، اللہ تعالیٰ مؤلف کو اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ مکتبہ انوارِ مدینہ جامع مسجد صدیق اکبر محلہ صدیق آباد (اپر چنئی) مانسہرہ نے اسے شائع کیا ہے۔

☆☆☆

کیا امام کے پیچھے قرأت کرنی چاہیئے؟

افادات: حضرت مولانا محمد عمر قریشی مدظلہم …… مرتب: مفتی محمد صادق

مولانا مفتی محمد صادق صاحب نے پیر طریقت استاذ العلماء حضرت مولانا محمد عمر قریشی صاحب کے افادات ترتیب دے کر اُمت پر احسان فرمایا ہے۔ امام کے پیچھے قرأت نہ کرنے اور قرآن کو خاموشی سے سننے کے حق میں قرآن وسنت سے دلائلِ قاطعہ رقم فرمائے ہیں۔

رسالہ مختصر مگر مدلّل ہے۔ کتب کے حوالہ جات مع صفحہ نمبر درج ہیں۔ اندازِ استدلال دل نشین ہے۔ ۳۲ صفحات کا یہ رسالہ مدرسہ فرقانیہ دارالمبلغین کوٹ ادو مظفر گڑھ پنجاب پاکستان سے شائع ہوا ہے۔ اس کے علاوہ اُسامہ بک سنٹر نزد سول ہسپتال فتح پور سے بھی منگوایا جا سکتا ہے۔

☆☆☆

مسئلہ ترکِ رفع یدین

از افادات: حضرت مولانا محمد عمر قریشی مدظلہم …… مرتبہ: مفتی محمد صادق

مسئلہ رفع یدین پر یہ کتاب استاذ العلماء حضرت محمد عمر قریشی کے افادات پر مبنی ایک

ایسی مختصر اور جامع کتاب ہے، جس میں اس فروعی مسئلہ کو بنیادی بنانے والوں اور شدت اختیار کرنے والوں کو روشِ اعتدال پر لانے کا مکمل سامان فراہم کیا گیا ہے اور ہزاروں ان صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین، فقہائے اُمت، اولیائے عظام کی نمازوں کے صحیح ہونے پر قرآن وحدیث سے دلائل فراہم کئے گئے ہیں جو ترکِ رفع یدین کے قائل رہے ہیں۔

خاصے کی چیز ہے۔ ۴۴ صفحات کی یہ کتاب جو مدرسہ فرقانیہ دارالمبلغین کوٹ ادو مظفر گڑھ سے شائع کی گئی ہے اور جسے مفتی محمد صادق صاحب نے مرتب کیا ہے۔ مدرسہ کے علاوہ اُسامہ بک سنٹر نزد سول ہسپتال فتح پور سے بھی منگوائی جا سکتی ہے۔

☆☆☆

خالقِ کائنات کا تخلیقی شاہکار

''انسان''

جناب عبدالرشید ارشد صاحب

اس چند ورقہ مختصر سے کتابچہ میں جناب عبدالرشید ارشد صاحب نے انسان کے تخلیق کے مراحل کو بیان کرنے کے ساتھ انسان کے داخلی و خارجی اعضا میں خالقِ کائنات کے تخلیقی شاہکار کو بیان کیا ہے۔ جو کہ بالآخر انسان کو سوچنے پر مجبور کر دیتا ہے کہ اس محسن اعظم کی میں کس طرح نافرمانی کر کے عقلمند ہونے کا دعویٰ کر سکتا ہوں۔ عقل و دانش کا تقاضا تو یہ ہے کہ میں اللہ کا مکمل فرمانبردار بندہ بن جاؤں۔ ۲۴ صفحات کے اس کتابچہ کو النور ٹرسٹ جوہر پریس بلڈنگ جوہر آباد اور صدیقی ٹرسٹ کراچی سے طلب فرما سکتے ہیں۔

☆☆☆

تبلیغ و تعلیمِ نسواں ...... (اکابر کی نظر میں)

ترتیب : ابو عثمان مولانا محمد حنیف خان صاحب

پیش نظر کتاب جس میں مختلف جامعات کے مشائخ حدیث، مفتیانِ کرام اور دارالافتاء کے مستورات کی تبلیغ اور بنات کے مدارس کے بارے میں فتوے، تحقیقات اور آراء درج ہیں۔ نیز تبلیغ المستورات کے مختلف مفید اور مختصر مذاکرے ہیں اور بنات کے مدارس کے نظم و نسق اور درس و تدریس کے متعلق اُصول و ضوابط درج ہیں۔

مولانا ابوعثمان محمد حنیف خان مدظلہٗ نے اس کو ترتیب دیا ہے احقر نے کتاب کے پیش لفظ میں لکھا ہے کہ :

''دینی مدارس کے انقلابی کردار سے ملک بھر میں تحصیلِ علم دین، دعوت و تبلیغ و جہاد و مجاہدہ کی ایک شاندار فضا بن رہی ہے بلکہ دنیا بھر میں اس کے مثبت نتائج سامنے آ رہے ہیں۔ کام کی عظمت اور مشن کی صداقت کے پیش نظر مخالفت و مزاحمت، مقابلہ اور طعن و تشنیع اور اعتراضات و چہ مہ گوئیاں بھی ہو رہی ہیں۔ خواتین کی تبلیغی مساعی اور ان کے دینی مدارس کو ہدفِ تنقید بنایا جا رہا ہے۔ ایسے حالات میں جناب مہتمم صاحب ''جامعہ اشاعت القرآن للبنات ابا خیل لکی مروت'' نے سوالنامے مرتب کر کے ملک بھر کے جامعات، بڑے دینی مدارس، مدارس کے دارالافتاء اور جید علمائے کرام اور مفتیانِ عظام کو بھیجے۔ علماءِ کرام نے تمام سوالناموں کے تسلی بخش جوابات دیے اور تبلیغی محنت اور تدریسی نظام پر اعتراضات کی قلعی کھول دی ہے اور مدارس بنات کے لئے زرّیں اُصول مہیا کر دیے ہیں''۔

عورتوں کے تبلیغی سفر پر نکلنے کو جائز قرار دینے والے علماء زیادہ ہیں جن کے مستند فتاویٰ سے اس کتاب کا دامن بھرپور ہے۔ ان جمہور علماء کو چھوڑ کر انفرادی فتوے یا رائے پیش کرنے

والے بہت کم ہیں، فتویٰ ہر دور میں جمہور علماء کا چلا ہے۔ بقول قاری محمد طیب صاحبؒ ''تبلیغ کے کام پر وہ شخص اعتراض کرے جو اس کام کو کر تو لے''، عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ اکثر عورتیں عبادات سے زیادہ رسم و رواج اور اوہام میں مبتلا رہتی ہیں اور ضرورت بے ضرورت دوسرے گھروں میں آنے جانے بلکہ بازار میں جانے کا وطیرہ رکھتی ہیں اور کوئی یہ نہیں پوچھتا کہ یہ بھی جائز ہے بلکہ نوبت بایں جا رسید کہ کسی میت میں بھی جاتی ہیں تو بغیر بناؤ سنگھار کے نکلنے میں ان کو اپنی موت نظر آتی ہے۔ ایسے میں اگر شوہر کی اجازت ہو، شوہر یا دوسرے محرم کے ساتھ ہو، شرعی پردہ ہو، غیر محرم سے اختلاط نہ ہو، جانے میں فتنہ نہ ہو، اولاد کی پرورش میں خلل نہ آتا ہو، زیادہ مدت کے لئے نکلنا نہ ہو تو دنیا میں کونسا مفتی ہے جو اس کے ناجائز ہونے کا فتویٰ دے گا جبکہ نص وارد ہے اور ہے بھی نص قطعی،'' وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ''امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی ذمہ داری مرد و عورت دونوں پر جاری ہے۔

یہی وجہ ہے کہ اس کتاب میں اس مستحسن کام کو جائز کہنے والے علماء مثلاً حضرت مولانا احسان الحق مرکز رائیونڈ، دار العلوم کراچی کے مفتی محمد تقی عثمانی، محمد عبد المنان، مولانا سلیم اللہ خان، جامعہ فاروقیہ کے مفتی منظور احمد، مفتی عصمت اللہ، پشاور امداد العلوم کے شیخ الحدیث مولانا محمد حسن جان، دار العلوم حقانیہ کے شیخ الحدیث مفتی محمد فرید مدظلہ، جامعہ بنوری ٹاؤن کے مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ، جامعہ دار العلوم حقانیہ کے مولانا سمیع الحق دامت برکاتہم، جامعہ اشرفیہ کے مفتی صاحب، حقانیہ کے مولانا مغفور اللہ مدظلہ کے علاوہ دیوبند کے فاضل بزرگ عالم دین حضرت مولانا قاضی عبد الکریم صاحب کلاچوی جیسی عظیم شخصیت نے شروط کے ساتھ نکلنے کی اجازت دی ہے۔ تفصیل اس کتاب میں ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔ ساتھ ہی عورتوں کے تبلیغی کام کی تفصیل بھی اس میں موجود ہے۔ مذاکرے بھی ہیں اور مدرسۃ البنات کے ضمن میں کافی اصولی مباحث اس میں آ گئے ہیں، صفحات ۲۳۲ ہدیہ درج نہیں ہے۔ مندرجہ ذیل پتہ پر طلب فرما سکتے ہیں:

مہتمم جامعہ اشاعت القرآن للبنات ابا خیل ضلع لکی مروت۔

☆☆☆

فلسفۂ حرمتِ شراب

حضرت علامہ مولانا سید تصدق شاہ بخاری

" فلسفۂ حُرمتِ شراب " مفکرِ اسلام فخر المؤرخین حضرت علامہ مولانا سید تصدق شاہ بخاری کی تصنیفِ لطیف ہے، جس کا مطالعہ کرتے وقت محسوس ہوتا ہے کہ مولانا سید تصدق شاہ بخاری مسند تدریس پر جلوہ افروز ہیں اور شائقین علم کو بخاری شریف کا درس دے رہے ہیں، تو دوسری جانب عامۃ الناس کے لئے عنوانات و عبارات کو عام فہم اور آسان فہم بنایا۔ شراب کی حرمت پر عقلی اور نقلی دلائل ایسے انداز میں پیش کئے ہیں کہ ہر عمر کا انسان اس سے استفادہ کر سکتا ہے۔ شراب کی حرمت کے تدریجی احکامات میں حکیمانہ طرز اور نشہ باز کا عبرت ناک حشر اور شراب کے نقصانات کے بارے میں غیر مسلم دانشوروں وڈاکٹروں کی آراء سے مدلل بنایا۔

مؤلف مولانا سید تصدق شاہ بخاری کا نام نامی اسمِ گرامی ہی کسی کتاب کے ثقہ ہونے کے لئے کافی ہے۔ اس میں قرآن وسنت کے جواہرات ہیں۔ اللہ تعالیٰ مولانا سید تصدق شاہ بخاری کی یہ تصنیف ہر خاص وعام کیلئے رشد وہدایت اور زہد وتقویٰ کا ذریعہ بنادے۔ (آمین)

کتاب کے حصول کے لئے آپ کو ناشر مولانا محمد اسحاق توحیدی خطیب مسجد بلال و مدرسہ جواہر التوحید عالم چوک گوجرانوالہ سے رجوع کرنا ہوگا۔

☆☆☆

مقصدِ میلاد ...... میلاد النبی کی حقیقت

افادات: علامہ مولانا علی شیر حیدری ...... مرتب: حافظ محمد ندیم قاسمی

۲۴'۲۴ صفحات کے یہ دو رسائل بھی ہیں اور دو خطابات بھی' اگر چہ نہایت قیمتی خطابات

ہیں لیکن قیمت صرف ۲۰، ۲۰ روپے ہے۔ ان ہر دو رسائل کو حافظ محمد ندیم قاسمی صاحب نے اس طرح سے ترتیب دیا ہے کہ مقصدِ میلاد کے ساتھ ساتھ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقت بھی معلوم ہو گئی ہے۔

سرِ ورق گنبدِ خضریٰ سے سجایا اور رسالوں کے اندر علامہ علی شیر حیدری کے گراں قدر خطبات کا سرمایہ، جنہیں پڑھ کر بے مایہ با مایہ ہو جائے، میلاد تو ہر کوئی مناتا ہے، جہانِ دنیا میں میلاد کا منکر کوئی ہو ہی نہیں سکتا' البتہ کوئی ہوا ہے تو مقصدِ میلاد کا ہوا ہے۔ ابولہب نے میلاد منایا اور باندی آزاد کر دی لیکن جب مقصدِ میلاد کی بات آئی تو پہلا پتھر اسی نے پھینکا اور اسی پاداش میں اس کے ہاتھ توڑے گئے، "تَبَّتْ یَدَا" اسی پر شاہد ہے۔

دوسرا رسالہ میلاد النبی ﷺ کی حقیقت پر مبنی ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ ہر نعمت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ عشق اور محبت میں فوق بتایا گیا ہے۔ میلادِ مصطفیٰ ﷺ کا بیان ہے۔ اللہ سے رابطہ ہے، زبانِ مصطفیٰ ہے، آوازِ خدا ہے، جس نے رسول کی مانی اس نے اللہ کی مانی اور جس نے رسول کی نہ مانی اس نے اللہ کی نہ مانی کیونکہ حضور ﷺ اپنی بات کرتے ہی نہیں ہیں۔ و ما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی ۔حضور ﷺ کی بات' خدا کی بات ہے۔ انتہائی قیمتی خطابات قارئین کے منتظر ہیں۔ دیکھئے ! ان جواہر پاروں کا خریدار کون ہے۔ ملنے کا پتہ : بسم اللہ پبلی کیشنز' منشی محلہ گلی نمبر ۸ علی سنٹر بھوانہ بازار' فیصل آباد۔

☆☆☆

فضائل و مسائلِ اذان و اقامت

حافظ محمد رفیق (ایم اے پنجاب)

وہ سحر جس سے لرزتا ہے شبستان کا وجود
ہوتی ہے بندہ مومن کی اذاں سے پیدا

کتاب کے خوبصورت ٹائٹل نے مسحور کر دیا کتاب کے اندر کی ورق گردانی نے مخمور کر دیا۔ مرتب اگرچہ ٹائٹل پر صرف حافظ محمد رفیق ہیں، مگر کتاب کے اندر صفحہ ۱۵ پر ارشادِ گرامی کے عنوان سے جانشینِ امام الزاہدین والعارفین حضرت قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب نور اللہ مرقدہٗ یعنی مخدوم ومکرم حضرت مولانا محمد ارشد الحسینی دامت برکاتہم العالیہ رقم طراز ہیں اور فرما رہے ہیں کہ:

''جناب حافظ محمد رفیق، حاجی بھی ہیں' مولوی بھی ہیں اور صدر مدرس بھی''۔

ان کے یہ تمام صفات وہاں نمایاں ہوتے ہیں جب اصل کتاب شروع ہوتی ہے۔ موضوع سے متعلق ایسی جامع کتاب نظر سے نہیں گذری۔ یہ کتاب ہر مؤذن کی ضرورت ہی نہیں بلکہ ہر ایک کی ضرورت ہے۔ اس کو پڑھنے والا ہر مسلمان مؤذن بننے کی جستجو کرے گا۔ مؤذن کی بڑی فضیلت ہے کیونکہ اذان شعبہ ہائے نبوت سے ایک شعبہ ہے۔

اُمید ہے یہ کتاب ہاتھوں ہاتھ لی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ مرتب کے علمی مرتبہ میں اور اضافہ کرے۔ (آمین) الحسن پبلشرز بک سیلرز 33۔ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور سے یہ کتاب طلب کی جاسکتی ہے۔

☆☆☆

اسلامی بینکاری......ایک حقیقت پسندانہ جائزہ

ڈاکٹر مولانا اعجاز احمد صمدانی

اسلام نظریاتی دین بھی ہے اور عملی دین بھی۔ نظریے کو عمل میں لا کر ہی انسان کی زندگی، اعتدال پر آسکتی ہے۔ فقہائے اُمت دینِ حنیف کو عملی زندگی کے تمام شعبوں میں لانے کی سعی اور محنت کرتے ہیں تاکہ زندگی کے تمام معاملات نورِ قرآنی سے منور ہو کر انسان کی فوز وفلاح اور نجاتِ اُخروی کا سامان کرسکیں۔

سودی بینکاری کا نظام دو سال پرانا ہے۔ اور اسلامی بینکاری کی عمر ابھی 25 سال ہے

اگرچہ جوانی میں ہے۔ مگر اس میں ابھی اصلاح کی ضرورت باقی ہے، یہ بھی بہتری کے قدم ہیں اور غنیمت ہیں اور عام مسلمان سود سے اپنے آپ کو بچانا چاہتا ہے اور تیزی سے متبادل شرعی نظام کی طرف آ رہا ہے۔ اس ضمن میں اسے جو شبہات پیش آ سکتے ہیں، اسے دور کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ڈاکٹر اعجاز احمد صمدانی کو توفیق بخشی ہے جو جامعہ دارالعلوم کراچی کے استاذ بھی ہیں اور اس علم میں دستگاہ بھی رکھتے ہیں۔ اسلامی بینکاری ایک ''حقیقت پسندانہ جائزہ'' میں مرقوم جائزہ ہر قسم کے شبہات کو دور کرنے میں مدد و معاون ثابت ہوگا۔

یہ کتاب انتہائی مفید ہے، ان لوگوں کے لئے بھی جو موضوع سے دلچسپی رکھتے ہیں اور ان کے لئے بھی جن کے دل میں شبہات ہیں اور ان کے لئے بھی جو خود علمی طور پر اس نئے نظام کے تحت کام کر رہے ہیں۔ ۶۴ صفحات کی اس کتاب کا ادارہ اسلامیات' پرانی انارکلی لاہور ناشر ادارہ ہے۔ اسی پتہ پر خط لکھ کر طلب کی جاسکتی ہے۔



مسائل و فضائل رمضان

خالد محمود الفاروق عزیزی

پیشِ نظر کتاب ایک مقدمہ اور چھ ابواب پر مشتمل ہے۔ مقدمہ مؤلف نے خود لکھا ہے جس کی ایک جھلک ملاحظہ کیجئے:

''رمضان المبارک میں رحمتوں کا نزول اور ابرِ رحمت کی گھٹائیں آن کی آن میں موسلا دھار بارش کی شکل اختیار کر لیتی ہیں۔ کمیت کے اعتبار سے بھی اور کیفیت کے اعتبار سے بھی' جو دِل کی اُجڑتی ' بنجر اور ویران ہوتی زمینوں کو خدائے یکتا کے نور سے پُرنور اور شادماں کر دیتی ہے، پورا کارخانۂ عالم اس کی رحمتوں' عنایات اور اس کے نور سے مسحور ہو جاتا ہے۔ ہر چہرے پر تازگی و

عنابی ہوتی ہے، کائنات کے ہر رنگ اور ہر رنگ کے انگ میں اس کے حسن کے وکھرے اور نئے جلوے ہی جلوے نظر آتے ہیں۔ شفق کی سرخیوں' شام کی جھٹپٹوں' چاندنی راتوں' دلکش مکھڑوں' نازنینوں' ماہ جبینوں' ستاروں کے جُھرمٹوں' آکاش کی نیلاہٹوں' اُمڈتی گھٹاؤں' دھنک کے رنگوں' گہری جھیلوں' گھنے جنگلوں' چونکتی ہرنیوں' گرجتے شیروں' بلند پرواز شہبازوں' اُڑتے پنچھیوں' گاتے جھرنوں' بہتے چشموں' لہلہاتے پودوں' خوفِ خدا سے لرزتے قطروں' تڑپتی شعاؤں' بند کلیوں' چٹکتے غنچوں' مہکتے پھولوں' گنگنانے بلبلوں' تسبیح کرتے تیتروں' رقص کناں موروں...... غرضیکہ کائنات کی ہر چیز میں اس کی فرماں برداری، عنایات، جود وسخا اور حسن ہی حسن دکھائی دیتا ہے، صرف دیکھنے والی آنکھ اور محسوس کرنے والا دل ہونا چاہئے''۔

مقدمے کی دھنک، اس کا رنگ، اس کی مہک، اس کی جھلک ملاحظہ فرمانے کے بعد آیئے چھ (۶) ابواب کے دَر کھولتے ہیں۔ پہلا باب روزہ کا مفہوم' روزہ کی ابتداء' تاریخ' حقیقت' حکمت پر ہے۔ دوسرا باب ''جن چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا'' اور ''جن چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے'' پر مشتمل ہے۔ علاوہ ازیں جن اعذار کی وجہ سے روزہ نہ رکھنے کی گنجائش ہے، جس شخص میں روزہ رکھنے کی ہمت نہیں، اس کے لئے فدیہ کے مسائل بھی اسی باب میں شامل کئے گئے ہیں۔ خاص بات یہ ہے کہ ہر باب میں مرقوم مسائل مستند فتاوٰی سے ثابت کیے گئے ہیں۔

باب سوئم میں فضائل ومسائل درج ہیں۔ باب چہارم میں تراویح کا بیان ہے، جس میں تراویح کے مسائل بھی درج ہیں۔ باب پنجم فضائل پر ہے اور باب ششم میں اعتکاف کا بیان ہے۔ شوال کے روزوں کا بیان اور صدقۂ فطر کے مسائل بھی اسی باب میں مرقوم ہیں۔

چھوٹا سا کتابچہ ہے اور کل رمضان اس کے اندر ہے بلکہ اجر کے حساب سے دیکھا جائے تو کل جہاں اس کے اندر ہے۔ ملنے کا پتہ نوٹ کرلیں :

شعبہ تحقیق وتصنیف جامعہ رحمیہ حسینیہ کلورکوٹ بھکر

شناختی چہرہ یعنی داڑھی کا حسن

مولانا ابوالعتیق سعید الرحمٰن الخطیب

داڑھی کا موضوع ایسا ہے کہ جس پر بہت کچھ لکھا جا چکا ہے لیکن مولانا سعید الرحمٰن کا یہ رسالہ داڑھی کے حسن کو دوبالا کر رہا ہے۔ جس میں فتاویٰ کا نادر مجموعہ ہے اور مستند ہے، خضاب کے مسائل کے علاوہ تحقیق قنوتِ نازلہ بھی ہے، جس میں نادر اقوال کو جمع کیا گیا ہے۔ حسنِ ترتیب خوب ہے۔ مردوں کا داڑھی منڈوانا اور عورتوں کا سر منڈوانا مثلہ ہے۔ ہر پیش کردہ حدیث باحوالہ ہے۔ کتاب کی جلد نمبر صفحہ نمبر تک مرقوم ہے۔

داڑھی کا حسن یہ ہے کہ اسے رکھا جائے، کاٹ دے گا تو حسن کہاں سے آئے گا۔ فصلِ ثانی میں لکھا ہے کہ مونچھیں کاٹنا اہل سنت کی اور بڑھانا شیعوں کی نشانی ہے۔ داڑھی رکھنا انبیاء کی سنت ہے، سیدنا ہارون علیہ السلام کی داڑھی کا ذکر قرآن میں موجود ہے۔ عرب میں جو لوگ ملت ابراہیمی کے متبع تھے، داڑھی رکھتے تھے ورنہ اکثر مشرکین داڑھی منڈواتے تھے۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: **خالفو المشركين واحفو الشوارب واعفو اللحى** ۔ مشرکین کی مخالفت کرو انبیاء کرام کی سنت کے مطابق مونچھیں کترواؤ اور داڑھی بڑھاؤ۔ بابِ ثانی میں ہے، سفید داڑھی پر مہندی وغیرہ لگانا جائز اور کالا کرنا حرام ہے۔ مہندی وغیرہ کے جواز اور خالص سیاہی کی حرمت پر فقہاء کے اقوال مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی رشید احمد کے ارشادات۔ بابِ ثالث میں انگریزی بالوں کا مسئلہ ہے۔ انگریزی بال رکھنے پر کتب فتاویٰ سے مذمت ہے۔

اقوال النادرہ فی تحقیق القنوت النازلہ کو الگ فہرست کے ساتھ چھاپا گیا ہے۔ تحقیقات میں علامہ ابن قیم، مولانا علامہ عبدالحیٔ، علامہ ابن عابدین شامی سے تائیدی بیان مرقوم ہے۔ قنوتِ نازلہ کا تعلق نازلہ یعنی مصیبت سے ہے، اگر مصیبت نہ ہو تو نہیں پڑھنا چاہئے، اگر ہو

تو پڑھنا چاہئے، کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا ہے۔

غرض کتاب مختصر ہے۔ ۱۶۰ صفحات داڑھی کے حسن کے اور ۳۲ صفحات قنوتِ نازلہ کے۔ قیمت درج نہیں۔ مندرجہ ذیل پتہ پر منگوالی جائے۔

مکتبۃ العلمیہ متصل دار العلوم سعیدیہ اوگی ضلع مانسہرہ پاکستان۔

☆☆☆

غیر سیّد سے سیّدہ عورت کا نکاح

مفتی حفیظ الرحمٰن

مسئلہ کفاءت پر ایک اعتراض ہوا، جس کا جواب دیتے ہوئے مولانا ظفر الدین عثمانیؒ نے جو کچھ ارشاد فرمایا، اس کا آخری اقتباس ملاحظہ فرمائیں :

''اسلامی قانون کی رو سے ہر مسلمان مرد کا ہر مسلمان عورت سے نکاح ہو سکتا ہے' مگر ازدواجی زندگی کی کامیابی کا انحصار اس پر ہے کہ زوجین کے درمیان عادات' خصائل' طرزِ زندگی' خاندانی روایات اور معاشرتی حالات میں زیادہ سے زیادہ مطابقت ہوتا کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ اچھی طرح نباہ سکیں۔ یہی کفاءت کا اصل مقصد ہے۔ جہاں مرد اور عورت کے درمیان اس لحاظ سے بہت زیادہ دوری ہو، وہاں عمر بھر کی رفاقت نباہے جانے کی کم ہی توقع کی جا سکتی ہے۔ اس لئے اسلامی قانون ایسے جوڑ ناپسند کرتا ہے' اس بنا پر نہیں کہ فریقین میں سے ایک شریف اور دوسرا کمین ہے بلکہ اس بنا پر کہ حالات میں زیادہ کھلا فرق و اختلاف ہو تو شادی بیاہ کا تعلق قائم کرنے میں ازدواجی زندگیوں کے ناکام ہو جانے کا زیادہ امکان ہوتا ہے ورنہ یہ بات تو اللہ ہی جانتا ہے کہ کون فی الواقع اعلیٰ درجہ کا انسان ہے اور کون اوصاف کے لحاظ سے ادنیٰ درجے کا لوگوں نے بطورِ خود اعلیٰ اور ادنیٰ کے جو معیار بنا رکھے ہیں، یہ اللہ کے ہاں چلنے والے نہیں' ہو سکتا ہے جس کو دنیا میں بہت بلند مرتبہ کا آدمی سمجھا گیا ہو وہ اللہ کے آخری فیصلے میں کمتر ین خلائق پایا

جائے اور ہوسکتا ہے کہ جو بہت حقیر سمجھا گیا ہو وہ وہاں بڑا اونچا مرتبہ پائے۔ اصل اہمیت دنیا کی عزت و دولت نہیں، بلکہ اس ذلت و عزت کی ہے جو خدا کے ہاں کسی کو نصیب ہو، اس لئے انسان کو ساری فکر اس امر کی ہونی چاہئے کہ وہ اپنے اندر حقیقی اوصاف پیدا کریں جو اسے اللہ کی نگاہ میں عزت کے لائق بنا سکتے ہوں"۔

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ سے سوال ہوا کہ کیا لڑکا اور لڑکی سول میرج کر سکتے ہیں، آپ نے جواب دیا کہ "اگر دونوں ہر حیثیت سے برابر ہوں تو نکاح صحیح ہے ورنہ نہیں۔

پھر سوال ہوا جو اہل سنت ہیں سید خاندان کے ہاں شادی کر سکتے ہیں؟

آپ نے جواب دیا لڑکی اور اس کے والدین کی رضا مندی سے ہو مسلمان کے ساتھ نکاح صحیح ہے، خواہ لڑکی اعلیٰ ترین شریف خاندان کی ہو اور لڑکا فرض کیجئے نو مسلم ہو لیکن اگر والدین لڑکی کی اجازت کے بغیر کرتے ہیں یا لڑکی والدین کی اجازت کے بغیر کر لیتی ہے تو جائز نہیں۔

یہ صرف دو صفحات ہیں۔ اس کتاب کے جو "غیر سیّد سے سیّدہ عورت کا نکاح" کے عنوان سے دار التصنیف والتالیف جامعہ دار العلوم سعیدیہ کے حضرت مفتی حفیظ الرحمٰن نے تالیف کی ہے جس کے کل صفحات ۲۳۲ ہیں اور منگوانے کا پتہ نوٹ کر لیجئے۔ دار التصنیف دار العلوم سعیدیہ اوگی ضلع مانسہرہ۔

☆☆☆

فتاویٰ مجموعۂ المسائل

شیخ القرآن حضرت مولانا سعید الرحمٰن الخطیب

وضوء غسل، پانی، تیمم اور موزوں پر مسح، حیض، نفاس اور کنویں کی نجاست کے جملہ امکانات اور کتب فقہ اور فتاویٰ جات کے معتبر اور کثیر التعداد حوالہ جات سے آراستہ اور مدلل، سات بابوں کے ۱۹۳۵ مسائل پر مشتمل گراں قدر تحفہ بعنوان "فتاویٰ مجموعہ المسائل" نظر کے

سامنے ہے۔ بلکہ نظر کو خیرہ کیئے دیتے ہیں۔ اس کتاب کا مقدمہ بھی شیخ القرآن والحدیث مولانا سعید الرحمٰن مدظلہم نے خود ہی تحریر فرمایا ہے۔ مقدمہ میں فرماتے ہیں :

''امامِ شعبیؒ سے منقول ہے کہ وہ لوگوں سے کہا کرتے تھے کہ تم لوگ بعض مرتبہ ایسے مسئلہ کے بارے میں خود ہی فتویٰ دیتے ہو کہ اگر اس جیسا مسئلہ حضرت عمر بن خطاب کے سامنے پیش آتا، وہ اس کا جواب معلوم کرنے کے لئے سارے اہلِ بدر کو جمع فرماتے اور اکیلے اپنی رائے پر اعتماد نہ فرماتے۔ امام اعظم حضرت امام ابوحنیفہؒ فرمایا کرتے تھے کہ اگر علم ضائع ہونے کا ڈر نہ ہوتا اور اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے گرفت کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں ہرگز فتویٰ نہ دیتا''۔

فاضل مؤلف نے مقدمہ میں فقہاء کے طبقات لکھے ہیں اور یہ سات ہیں مثلاً مجتہدینِ مطلق، مجتہدین فی المذہب، مجتہدین فی المسائل، اصحاب تخریج، اصحابِ تمیز ساتویں طبقے میں ان فقہاء کو شمار کیا ہے جو مقلدِ محض ہوتے ہیں جو مختلف اقوال میں تمیز بھی نہیں کر سکتے نہ دائیں بائیں میں فرق کر سکتے ہیں۔ ان کا حال رات میں لکڑیاں چننے والوں جیسا ہے اور ان لوگوں کے لئے بڑی خرابی ہے جو ان کی تقلید کرتے ہیں اور یہ تقسیم ابن کمال پاشا کی ہے جس پر تنقید بھی ہوئی ہے۔ وہ بھی کتاب میں ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔ فتویٰ دینے سے پہلے تحقیق ضروری ہے۔

کتاب کا مقدمہ نہایت جاندار ہے اور پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ مقدمہ کی الگ فہرست ہے اور مسائل کی الگ۔ مسائل میں ۱۹۳۵ مسائل بتائے گئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مسائل کی فہرست صفحہ ۹۷ سے شروع ہو کر ۱۴۸ صفحے تک چلی گئی ہے اور مسائل کا بیان صفحہ ۱۴۸ سے صفحہ ۷۰۲ تک محیط ہے۔

سلسلۂ ابواب کچھ یوں ہے۔ بابِ اوّل مسائلِ وضو، تعداد ۴۰۲۔ مسائلِ غسل کے ۱۲۷۔ مسائل پانی کے ۲۲۸، مسائل تیمّم کے ۲۰۸، مسائل موزوں پر مسح کے ۱۹۱، مسائل حیض و نفاس کے ۲۳۲، مسائل نجاسات کے ۵۱۴، مراجعات میں متداول کتب حدیث وفقہ وفتاویٰ سے

استفادہ کیا گیا ہے۔ ہر مسئلے کو نمبر دیا گیا ہے۔

قارئین آدمی لے تو پھر ایسی کتاب کیوں نہ لے جو ابد الآباد تک کی نسلوں کے کام آئے۔ اس کی قیمت درج نہیں ہے۔ منگوانے کا پتہ نوٹ کرلیں۔ جامعہ دارالعلوم سعیدیہ اوگی مانسہرہ۔ صفحات اس کے ۲۰۳ ہیں۔

☆☆☆

قربانی اور اس کی اہمیت

تالیف : مفتی حفیظ الرحمٰن

مشہور و معروف مؤلفِ کتاب ہذا قربانی اور اس کی اہمیت پر ایک اہم کتاب منظر عام پر لائے ہیں۔ یہ کتاب اپنے عنوان سے ظاہر ہے۔ قربانی مانگتی ہے، وقت کی، ہمت کی، جذبے کی، بلکہ وقت اگر نکل آئے تو ہمت اور جذبہ یہ کتاب خود پیدا کر دے گی۔ سچ فرمایا اس کے افتتاحیہ لکھنے والے جناب شیخ القرآن مولانا سعید الرحمٰن صاحب نے کہ :

''انسان پر جو دنیوی' اُخروی' ظاہری و باطنی اور روحانی نعمتیں کی گئی ہیں، ان کا احاطہ مشکل ہے''۔

ان نعمتوں میں ''قربانی اور اس کی اہمیت'' کو بھی شامل کر لیجئے۔ مفتی غلام الرحمٰن صاحب پیش لفظ میں فرماتے ہیں:

''قربانی کی اہمیت و ضرورت اور شریعتِ مطہرہ میں مقام و مرتبہ کے تعین کے لئے یہ کافی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں ''حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں دس سال قیام فرما رہے اور ہر سال قربانی کرتے ہیں''۔ (مشکوٰۃ المصابیح)

اس لحاظ سے اس کتاب ''قربانی کی اہمیت'' کی اہمیت اور بڑھ جاتی ہے جس سے

شناسائی لازمی ہے ہر مؤمن ومؤمنہ کو۔

اس کتاب کے بابِ اوّل میں لفظِ قربانی کی تحقیق ہے۔ دنیا کی پہلی قربانی کا قصہ ہے۔ امنِ عالم کے چار اسباب ہیں۔ اخلاص وتقویٰ مقصودِ قربانی ہے۔ بابِ دوم میں قربانی کی شرعی تعریف، رکن، صفت، وجوب، حکم، عقیقہ، نذر اور مکان وزمان کے متعلق احکام ہیں۔ باب سوم میں قربانی کی جنس، نوع، عمر، مقدار، صفت، قربانی کے جانور میں عیب کے سلسلہ میں ایک قاعدہ، ذبح کے بعض آداب، شراکت کے احکام، کسی ایک کی نیت کی خرابی سے دوسروں کی قربانی جائز نہ ہوگی۔ بابِ چہارم میں مسائلِ ذبح، ذبح کا مفہوم سب شامل ہیں۔ باب پنجم ذبح لغیر اللہ کی حقیقت، اسلامی ذبیحہ کے ارکان وشرائط کا ہے۔ باب ششم میں متفرق مسائل مذکور ہیں۔ باب ہفتم میں تشریق کے احکام ہیں۔ عشرہ ذوالحجہ میں ذکر کی کثرت کا بیان ہے۔ بابِ ہشتم میں عیدین میں مصافحہ اور معانقہ کا حکم۔ باب نہم قربانی پر منکرینِ حدیث کے اعتراضات کا جائزہ۔ یہ کتاب ۴۵۴ صفحات پر مشتمل ہے۔ مندرجہ ذیل پتہ پر خط لکھ کر منگوائی جائے۔ دار التصنیف والتالیف دار العلوم سعیدیہ اوگی مانسہرہ۔

☆☆☆

اسلامی آدابِ زندگی

جناب الحاج محمد منصور الزماں صدیقی صاحب

اسلام دنیائے انسانیت کے لئے اللہ تعالیٰ کا آخری پیغام ہے۔ اس کے بنیادی عقیدے اور اُصول وہی ہیں، جن کی گذشتہ پیغمبروں اور نبیوں نے دعوت دی تھی، مگر چونکہ یہ دین ابدی اور روزِ قیامت تک کے لئے ہے اس لئے اس میں عقیدہ، احکام، اخلاق اور معاملات کی تفصیلات زیادہ واضح، آسان اور بشری مزاج کے عین مطابق ہیں۔ اس بنا پر اس کا معروضی اور غیر جانبدار مطالعہ اسے قبول کرنے پر جلد آمادہ کر لیتا ہے۔ اسلام اپنے دورِ اوّل میں بہت جلد

پھیلا۔اس کے فروغ اور پھیلاؤ کے اسباب میں سے ایک سبب یہ بھی ہے کہ یہ ایک عملی تطبیقی دین ہے۔حضور اکرم ﷺ خود اس کے اعلیٰ و روشن نمونہ تھے،جن کے بارے میں رب ذوالجلال نے ارشاد فرمایا ہے، لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ تمہارے لئے اللہ کے رسول میں اچھا نمونہ ہے۔آپؐ نے اپنے صحابہؓ کی اسی انداز سے تربیت فرمائی،جنہوں نے شمشیر و سنان سے زیادہ اپنے اخلاق،نرم خوئی،حسنِ گفتار،پاکیزہ سیرت،انصاف پسندی،ایثار و قربانی اور خدمتِ خلق سے دلوں کو فتح کیا۔صحابہ کرامؓ کے طرز و طریقہ کو اُمتِ مسلمہ کے ان گنت افراد نے ہر دور،ہر زمانہ اور ہر جگہ اپنا کر قابلِ تقلید اور لائقِ ستائش کردار ادا کیا۔جس کے کئی نمونے اس کتاب کا موضوع ہیں۔

اخلاق و کردار،معاملہ،برتاؤ اور اس کے عملی نمونے انسان کی عقل و فکر اور دل و دماغ کو متاثر کیے بغیر نہیں رہتے۔علامہ اقبالؒ نے اسلاف کرام کے اعمال و کردار کو پیش نظر رکھتے ہوئے غازیٔ گفتار کے بجائے غازیٔ کردار بننے کی تلقین و ستائش کی ہے۔علامہ فرماتے ہیں ....

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

نظریہ و فکر اگر عمل و نفاذ کے سانچے میں نہ ڈھل سکے تو افراد سازی و معاشرہ اور اسلامی حکومت کی تشکیل محض آرزو و تمنا بن کر رہ جائے گی۔

....

اسلام کو پیش کرنے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ اس کو بلند علمی معیار،فلسفیانہ تشریح اور نظری دلائل و تفکیر کے انداز میں پیش کیا جائے،جو مفکرانہ اور فلسفیانہ انداز سمجھا جاتا ہے۔یعنی اسلام کی دعوت کو مزید علمی اضافوں کے ساتھ مؤثر اور قابلِ فہم بنانے کی کوشش کی جائے۔یہ اسلامی دعوت کی ایک ضرورت ہے جو ہمیشہ سے ہے اور آئندہ بھی باقی رہے گی۔

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ اسلامی تعلیمات کو سادہ انداز میں پیش کیا جائے یعنی جیسا ہے ویسا ہی آسان زبان میں نقل کر دیا جائے۔"اسلامی آدابِ زندگی" میں یہی آسان،عام فہم اور سلیس انداز اختیار کیا گیا ہے،جس میں فقہ،حسنِ معاشرت،انابت الی اللہ،عالم اسلام،صراطِ مستقیم،کبائر

سے اجتناب اور کئی متفرقات کو سادہ اسلوب میں جمع کیا گیا ہے۔ ہر قول اور ہر قصہ اور واقعہ کے ساتھ عنوانات باندھنے کی پوری پوری کوشش کی گئی ہے۔ اس طرح یہ کتاب اسلامی آدابِ زندگی کی ایک مستند تصویر بن گئی ہے۔ احادیث رسولؐ، آثارِ صحابہؓ، اقوالِ فقہاء اور علماءِ کرام کے بیانات اور تحریروں کی روشنی میں عام پڑھا لکھا طبقہ یہ معلوم کرسکتا ہے کہ وہ موجودہ دنیا میں کس طرح زندگی گزارے، جس سے اُس کی دنیا بھی بنے اور آخرت میں بھی انعامات کا حقدار ٹھہرے۔

ایسے تمام پہلوؤں کو اُجاگر کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ ہم عملی انسان بن سکیں۔ یہ کتاب نہیں دراصل دُرِ نایاب ہے، جو ظاہر و باطن کی اصلاح کے لئے اکسیر کا درجہ رکھتی ہے۔ جو ایک خوش رنگ تصویر کی صورت میں آپ کی خدمت میں پیش کی جارہی ہے، جس میں آپ کو زندگی کا ہر رنگ جھلکتا ہوا محسوس ہوگا اور یہ مختلف رنگ کسی ایک دور یا عہد سے متعلق ہرگز نہیں ہیں بلکہ قرآن، حدیث، فقہ، تاریخ اور مختلف کتابوں سے اخذ کرکے لائے گئے ہیں۔ کہیں قرآنی آیات وہدایات کی شکل میں، کہیں سبق آموز واقعات کی شکل میں، کہیں احادیث نبویہؐ کی شکل میں، کہیں حکیمانہ اقوال کی شکل میں، اور کہیں فقہاءِ کرام کی آراء کی شکل میں، مگر ان سب رنگوں میں ایک بات مشترک ہے کہ ہر رنگ میں کوئی نہ کوئی نصیحت، سبق، عبرت اور پیغام چھپا ہوا ہے، کیونکہ قلبِ انسانی کو متاثر کرنے کے لئے اس سے زیادہ مؤثر اور کارگر نسخہ کوئی نہیں۔

اسلام اور اس کی تعلیمات ہی انسان کے لئے باعثِ ہدایت ہیں، چاہے وہ جس انداز میں کیوں نہ ہوں۔ اسلام ایک نظام ہے، جس کے دامن میں فضائل و مناقب بھی ہیں اور احکام و مسائل بھی۔ یہ کسی انسانی ذہن کی تخلیق، کسی فلسفی کا فلسفہ یا کسی مصنف کے خیالات و تصورات کا مجموعہ نہیں بلکہ ایک اٹل آسمانی شریعت (یا حقیقت) ہے۔ شریعتِ مطہرہ میں ایسے ان گنت واضح اور ٹھوس ثبوت موجود ہیں، جن سے انکار کرنا یا انہیں نظر انداز کرنا ممکن نہیں۔

شریعتِ مطہرہ کی امتیازی خصوصیات میں سے ایک خصوصیت اس کی جامعیت ہے۔ شریعتِ مطہرہ بڑی جامع ہے۔ اس لئے حیاتِ انسانی کا کوئی پہلو بھی نظر انداز نہیں کیا۔ ایسا نہیں

ہوا کہ اس نے اپنا سارا زور فقط روحانیت پر صرف کر دیا ہو اور صرف روحانی پہلو کو اُجاگر کرنے کی کوشش کی ہو، بلکہ اس نے روح کو اتنا دیا، جتنا اس کے لئے مناسب تھا۔ اس طرح وہ صرف جسمانی پہلو کی طرف بھی نہیں جھکی، بلکہ اُسے ایسے اُصول وضوابط کی راہ دکھائی، جن کو اپنا کر انسانی جسم اپنے لئے ایسی پاک صاف اور آئینے کی مانند شفاف زندگی کے خطوط استوار کر سکے، جس میں کوئی بال نہ ہو، اور نہ ہی کسی قسم کے شک وشبہ یا اضطراب کی گنجائش ہو۔ ''اسلامی آدابِ زندگی'' کے مضامین اسی حقیقت کے آئینہ دار ہیں، جس میں جسم اور روح میں ایک توازن قائم کرنے کے علاوہ بھی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر توجہ دی گئی ہے اور معاشی، معاشرتی، سیاسی، تربیتی اور ثقافتی شعبہ ہائے زندگی پر روشنی ڈالی اور بڑی تفصیل کے ساتھ ہر شعبہ کی کامیابی کے اُصول وعوامل مرتب کیے گئے ہیں اور ان شعبوں کو کھوکھلا اور کمزور کرنے والے عوامل سے خبردار کرتے ہوئے ان امراض کی تشخیص کر دی گئی ہے جو اس کمزوری کا باعث ہوتے ہیں۔ تفسیر، حدیث، تاریخ، تراجم اور آسان دینی وفقہی مسائل ایسی خوبصورت تصویریں اور زندہ مثالیں ہر سو بکھری ہوئی ہیں جو ہمیں بتاتی ہیں کہ ہمارے اسلاف اور بزرگوں نے اس شریعت کو کس طرح اپنا جزوِ زندگی بنا دیا اور اس پر عمل کیا۔

....

الغرض ...... ''اسلامی آدابِ زندگی'' ...... آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس میں کہیں ایک عالم باعمل کے اوصاف دکھائی دیں گے، تو کہیں دیانت دار تاجر کے خصائل نظر آئیں گے۔ اس طرح کہیں اپنے بچوں کو بہتر تربیت سے آراستہ کرنے والا باپ ملے گا تو کہیں گریہ وزاری کرتا ہوا عابد مصلّے پر کھڑا نظر آئے گا۔ اس مجموعے کو محض تجویز، تحریک، تحریر اور کمپوزنگ واشاعت کے مرحلوں میں گذر کر محض ایک کتاب کو منظرِ عام پر لانا کتابوں کی دنیا میں ایک کتاب کا اضافہ نہیں، بلکہ اس سے مقصود دل کی دنیا کو آباد کرنا اور قلب کی ویرانی کو دور کر کے ذوق وشوق اور معرفت ومحبت کے چراغ کو دل میں جلانا ہے۔

اس لئے کہ کارخانۂ ہستی کی سب سے زیادہ باوقار متاعِ عزیز دردِ محبت اور سوز دروں ہے، اگر دل اس جذب ومستی سے نا آشنا ہے تو دنیا کا سارا حسن بے وقار اور اس کی خوبصورتی بے قیمت ہے۔ اس کی رعنائیوں کی کوئی قدر ومنزلت ہی نہیں، جس قلب میں حرارتِ عشق کا کیف نہ

ہو، وہ قلب نہیں پتھر ہے۔ بھری کائنات میں یہی ایک دانہ تو کام کا ہے، اگر یہ نہیں تو پھر خس و خاشاک اور جمالِ کائنات میں کوئی فرق نہیں۔

''اسلامی آدابِ زندگی'' میں ترتیب دیے گئے مضامین صدیقی ٹرسٹ کراچی کے بانی وچیئر مین جناب محمد منصور الزمان صاحب صدیقی کے تحریر فرمودہ مطبوعہ رسائل ہیں۔

صدیقی ٹرسٹ کے تحت جہاں سماجی، فلاحی اور دینی خدمات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا گیا، دینی مدارس و مساجد کے قیام واستحکام میں معاونت، مہاجرین کی امداد، رہائش، خوراک، علاج معالجہ، تعلیم وتربیت، گھریلو خواتین کے لئے سلائی کڑھائی کے مراکز کا قیام، مساکین وغرباء کی مدد، صحراؤں اور بے آب وگیاہ خطوں میں آبنوشی کی سکیمیں اور ہینڈ پمپس کی تنصیب، پسماندہ علاقوں میں سکولوں وڈسپنسریوں کا قیام، سیلاب وقدرتی آفات میں حتی الوسع امداد پر توجہ دی گئی، وہاں دینی تعلیمات کی ترویج اور اصلاحِ معاشرہ کے لئے کتب ورسائل کی طباعت و اشاعت اور تقسیم پر بھی خوب توجہ دی گئی ہے۔ اشاعتی خدمات کا مکمل احاطہ یہاں ممکن نہیں اور نہ ہی یہاں یہ مقصود ہے۔ اس کتاب میں صدیقی ٹرسٹ کے چیئر مین جناب محمد منصور الزمان صدیقی صاحب کے مرتب کردہ پچپن (55) رسائل کو یکجا کر کے کتابی شکل میں افادۂ عام کے لئے پیش کیا گیا ہے۔ ان رسائل میں علوم ومعارف کا خلاصہ، حاصلِ مطالعہ کا نچوڑ، فہم دین کا عکس، دینی مسائل کی توضیح وتشریح، معاشرہ کی اصلاح وتربیت کی فکر اور صدیقی صاحب کی دینی علوم پر دسترس اور علمی مقام کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ کی خواہش تھی کہ الامام حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ کی طرح ہفت روزہ ''خدام الدین'' کے مضامین و بیانات کے طرز پر آسان ترین اور عام فہم زبان میں دینی مسائل واحکام گھر گھر پہنچانے کا اہتمام کیا جائے۔ محمد منصور الزمان صدیقی صاحب کے مرتب کردہ رسائل، تعلیم، تفہیم، زبان اور طرزِ تحریر کے لحاظ سے واقعۃً حضرت مفتی اعظمؒ کی خواہش کی تکمیل اور نافعیتِ عامہ کے لحاظ سے تیر بہ ہدف نسخہ ہے۔

پھر محض احکام، محضِ تنقید اور محضِ جرح و اعراض سے کام نہیں لیا گیا، بلکہ رواجات و رسومات، بدعات وخرافات اور باطل افکار و اقدار کا بہت ہی حکیمانہ انداز میں تعاقب کیا گیا ہے کہ پڑھنے والے کو نہ تو انقباض ہوتا ہے اور نہ الرجی، شرینی گھول کر پلا دیتے ہیں، پھر ترغیب و تشویق، مناسب ترہیب اور شوق دلا کر فقہی مسائل سے آگاہ کر دیتے ہیں، جس سے ذہنی تربیت، فکری بالیدگی، شعور کی پختگی اور طلب و استفسار کے جذبات کی انگیخت ہوتی ہے۔ عمل ہو یا نہ ہو، طرز تحریر ایسی ہے کہ پڑھ کر ایک علمی و دینی اور فقہی مسئلہ سیکھ لینے کا ثواب تو مل جاتا ہے۔

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ نے فرمایا تھا کہ میری تمام تصانیف میں میرے لئے نجات کا سامان ''حیاۃ المسلمین'' ہے۔ پیش نظر کتاب میں حکیم الامت حضرت تھانویؒ کے مقاصد و اہداف کی جھلک ہے، جو لکھنے والے کی طرح مرتب کرنے والوں اور شائع کرنے والوں کے لئے بھی وسیلۂ ظفر اور ذریعہ نجات بنے گی۔ ان شاء اللہ۔

ضخامت 938 صفحات ہے۔ اور قیمت صرف 350 روپے ہے۔ ملنے کے لئے القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہ برانچ پوسٹ آفس خالق آباد سے رجوع کریں۔

☆☆☆



باب : ۳

عقائد اور تصوّف وسلوک

مقالاتِ احسانی مع دل کی دنیا

مولانا سید مناظر احسن گیلانی

مقالاتِ احسانی ماضی قریب کے ایک بہت بڑے عالم، فقیر، اہلِ دل بزرگ حضرت مولانا سید مناظر احسن گیلانیؒ کے مقالات کا مجموعہ ہے۔ مولانا کی ذات محتاج تعارف نہیں ہے۔ یہ تو مکتبہ اسعدیہ کراچی والوں کا احسان ہے کہ ایسے گراں قدر مقالات کو چھاپ دیا ہے، جس کی اُمت مسلمہ کو ضرورت ہے۔ کیونکہ اس میں مقالات کے خلاصے کی جمع وتفریق کی جائے تو نتیجہ وحدتِ اُمت کی صورت میں نکلتا ہے جس کی آپ کو اور تمام مسلمانوں کو ضرورت ہے۔

یہ اُمت، اُمتِ واحدہ بن کر جیئے گی تو اغیار رعب میں رہیں گے، ورنہ ''فَتَفْشَلُوْا رِیْحُکُمْ'' کی وعید کے مستحق بن کر مدا ہن بن کر جینا اس کا مقدر بن جائے گا اور یہ جینا بھی کیا جینا۔ اس لئے مسلمان ''اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِہٖ وَیَدِہٖ'' کی مثال بن کر جیئے تو ابدی زندگی بھی اس کی ہے۔ یہ اس کتاب کا مجموعی تأثر ہے۔

عرضِ ناشر میں مولانا گیلانیؒ کی سوانح ہے۔ تعارف بہ قلم مولانا عابد علی وجدی الحسینیؒ ہے۔ تعارفِ مقالات مولانا غلام محمد صاحب کی قلم سے صفحہ ۳۲ تک مرقوم ہوتا چلا گیا ہے، جس کی رو سے مولانا گیلانی صاحبؒ تصوف کے دو طریقے طریقہ غزالیہ اور طریقہ اشغالِ مطلقہ کا موازنہ کرتے ہیں۔ مقالہ نمبر ۲ میں طریقہ غزالیہ پر بہت لمبی بحث ہے۔ مقالہ نمبر ۳ میں اختلاف سلاسل کی حیثیت۔ مقالہ نمبر ۴ میں طریقۂ اشغالِ مطلقہ یا اطلاقی تصوف۔ مقالہ نمبر ۵ میں (حضرت) ابن تیمیہؒ کا نظریہ مخدومیت۔ مقالہ نمبر ۶ میں مجالس الشیخین یا دل کا چین۔

طریقہ غزالیہ میں دورِ امام غزالیؒ کے تعارف کے بعد امام کی شخصی زندگی کی بعض خصوصیات کا ذکر ہے۔ امامِ غزالیؒ کی کتابوں کے انقلابی اثرات نہ صرف علماءِ دین پر مرتب ہوئے بلکہ خلفاء وسلاطین بھی اس سے محروم نہ رہے۔ طریقہ غزالیہ پر مولانا گیلانی کی تنقید خود

مولانا گیلانی کی انفرادیت پر دال ہے۔طریقہ غزالیہ پر علامہ ابن جوزیؒ کی سخت تنقید۔شیخ اکبراور اطلاقی تصوف یہ تمام مباحث دل جمعی سے پڑھنے کے لائق ہیں، جس سے مولانا مناظر احسن گیلانی کے علو فکر کا اندازہ بھی ہوتا ہے اور مسلمان کو زندگی گزارنے کا لائحہ عمل بھی ملتا ہے۔

مقالاتِ احسانی سمیت مولانا مناظر احسن گیلانی کی ہر کتاب میری محبوب کتاب ہے۔مولانا گیلانی تحریری اور فکری لحاظ سے میری آئیڈیل شخصیت ہیں۔مقالاتِ احسانی کی طرز تحریر نے مجھے ''اربابِ علم وکمال اور پیشۂ رزقِ حلال'' لکھنے کی راہ پر ڈالا اور الحمدللہ کہ اللہ پاک نے کامیاب کردیا، مولانا گیلانی کی مشہور عالم کتاب ''امامِ اعظم ابوحنیفہؒ کی سیاسی زندگی'' میری مطالعاتی زندگی کی وہ پہلی کتاب ہے جس نے مجھے علم ومطالعہ، تحقیق ومراجعت اور تحصیلِ علم کی تکمیل کے جذبات سے سرفراز کیا۔ ملنے کا پتہ : مکتبہ رشیدیہ بالمقابل مقدس مسجد اردو بازار کراچی۔

☆☆☆

راہِ نجات

مولانا قاری شریف احمد

حضرت مولانا قاری شریف احمد صاحب کا نام محتاجِ تعارف نہیں ہے۔ایسے موضوع پر قلم اُٹھایا ہے جو ہم سب کی ضرورت ہے۔راہِ نجات کتاب کا نام ہے جس میں موت سے پہلے، موت کے وقت، موت کے بعد ان باتوں کی تفصیل ہے جن کی سچے دین اسلام نے تعلیم دی ہے۔ اس میں اس قسم کے سبق آموز واقعات بیان کئے گئے ہیں جن کو پڑھ کر آدمی موت کے بعد کی لافانی زندگی کی تیاری کو اپنا مقصدِ حیات بنالیتا ہے۔

اکیس صفحات پر ''عرضِ ناشر'' میں گویا خلاصہ کتاب لکھ دیا گیا ہے جس میں سیدنا ابراہیم علیہ السلام ویعقوب علیہ السلام کی اپنی اولاد کو اسلام پر مرنے کی وصیت، قیامت میں پانچ باتوں کا سوال اور موت کے بارے میں کفار کے اعتراضات کا شافی جواب دینے کے بعد کتاب کا آغاز کیا گیا ہے۔پہلے باب میں بیمار کی عیادت، مسلمانوں کے ایک دوسرے پر حقوق، بیمار پرسی کا اجر

وثواب، توبہ کا بیان ہے۔ دوسرا باب موت کے بیان میں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ بڑے سے بڑے قلعہ میں بند ہو کر بھی انسان موت سے نہیں بچ سکتا۔ سچ ہے قیامت میں باپ بیٹا ایک دوسرے کے کام نہ آئیں گے۔ تیسرے باب میں ہے کہ موت کے وقت عزرائیل علیہ السلام کسی کی رعایت نہیں کرتے، اگرچہ بادشاہ یا شہزادہ سکراتِ موت میں ہو، کیا ملک الموت تنہا روح قبض کرتے ہیں؟ سمجھدار آدمی وہ ہے جو موت کے آنے سے پہلے اس کی تیاری کرے۔ چوتھا باب سکراتِ موت کے بیان میں۔ جان کنی کے وقت مرنے والا کیوں خاموش رہتا ہے۔ موت کی سختی میں آسانی کے لئے انبیاء کی دعا، مجدد الف ثانی ؒ نے ایک شخص کا موت کے وقت قابلِ عبرت حال دیکھا۔ پانچواں باب موت کی شدت اور تکلیف سے مرنے والا شور کیوں نہیں کرتا، موت کی کیفیت انبیائے کرام کے اقوال سے اور خاتمہ بالخیر کی علامات پر ہے۔ چھٹا باب ہدایات پر مشتمل ہے، قریب المرگ کے پاس کیا کرنا چاہئے۔ تلقین کے متعلق چند احادیث مرقوم ہیں۔ مرنا ہر ایک کو ہے، اس لئے تلقین کی جاتی ہے، جلد از جلد اس کتاب تک پہنچنے کی کوشش کی جائے۔ پتہ درج ذیل ہے : مکتبہ رشیدیہ، عائشہ منزل بالمقابل مقدس مسجد اردو بازار کراچی

☆☆☆

فضائلِ دُعا

الحاج ابراہیم یوسف باوا رنگونی ؒ

الحاج محمد یوسف ابراہیم باوا صاحبِ علم وقلم اور بزرگ عالمِ دین تھے' حافظ محمد اقبال رنگونی کے والدِ نامدار' دعوت وتبلیغ کی تڑپ اور دردِ دل رکھنے والے بزرگوار' زندگی بھر قلم چلتا رہا، انتقال ہوا تو لائق اولاد ان کے فیض کو پھیلا رہی ہے۔ پیش نظر کتاب بھی ان کے لائق صاحبزادے حافظ محمد اقبال رنگونی نے شائع کی ہے۔

کتاب ایک ایسا گنج گرانمایہ ہے جو ۳۸ سال کی انتھک محنت اور کوشش سے تیار ہوا۔

فضائلِ اعمال میں فضائلِ قرآن، فضائلِ نماز، فضائلِ رمضان، فضائلِ ذکر، فضائلِ تبلیغ، فضائلِ درود شریف سے لوگ مستفیض ہوتے رہتے ہیں۔ ایک کمی رہ گئی تھی، وہ فضائلِ دُعا سے پوری ہوگئی، جس کی پہلی جلد مقبول ہوئی، یہ اس کی جلد دوم ہے۔ اس کے تعارف سے پہلے ایک اہم بات یہ عرض کرنی ہے کہ قرآن کی تلاوت ہو یا نماز روزہ ہو یا حج ...... غرض ہر عمل اگر اصل مقصود کے لئے ہے تو مقبول اور اگر دنیا کے لئے ہو تو نامقبول۔ لیکن دُعا ایک ایسا عمل ہے کہ اگر دعا میں دنیا بھی طلب کی جائے تو مقبول ہے اور برابر دعا کا اجر ملتا ہے، سچی طلب، گریہ وزاری، عاجزی، تضرع کے ساتھ مانگی ہوئی دعا مقبول ہوتی ہے۔ یہ کتاب فضائل کے ذریعے سے بندوں کو دعا تک لاتی ہے پھر دعا کہاں تک لے جاتی ہے، وہ سب کچھ اس کتاب کے اندر ہے۔

باب اوّل : مسنون دعائیں ۲۴ گھنٹوں کے معمولات، جس میں نماز کی طرف کھڑے ہونے اور صف میں پہنچ کر پڑھنے کی دعائیں تک شامل ہیں۔ سو کر اُٹھنے سے لے کر سونے تک اور رات کو آنکھ کھلتے کروٹ لیتے اور اُٹھ کر دوبارہ سونے تک کی دعائیں اس مجموعے میں شامل ہیں۔

باب دوم : کلمہ طیبہ کے فضائل وفوائد کا ہے جس میں قولوا لا الٰہ الا اللہ تفلحو کہ لا الٰہ الا اللہ پڑھو فلاح پاجاؤ گے سے بات شروع کرتے ہیں۔ اس باب میں ذکر ووظیفہ لا الٰہ الا اللہ کی فضیلتیں بیان کی گئی ہیں۔

باب سوم : کھانے پینے کے آداب اور دعائیں ہیں، جس میں دسترخوان بچھانے سے سمیٹنے تک آداب اور دعائیں بتائی گئی ہیں۔ واقعات کے آئینے میں بات ذہن میں بٹھائی گئی ہے۔ خاص بات حضرت امام شافعیؒ جب حضرت امام مالکؒ کے یہاں تشریف لے گئے، تو حضرت امام مالکؒ نے حضرت امام شافعیؒ کے ہاتھ خود دھلائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھانے سے ایک لقمہ لیتے تو یہ فرماتے تھے، یاواسع المغفرۃ اے بہت بخشنے والے، اور سفر سے واپسی کے بعد مسجد میں جا کر دو رکعت نماز پڑھ کر گھر جانے پر ختم ہوتا ہے۔

باب پنجم : اعمالِ جمعہ کے بیان میں ہے جس میں جمعہ کے روز کی دعائیں اکٹھی کی گئی ہیں اس باب کے آخر میں ایک عورت کی حکایت ہے۔ یہ حکایت پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے۔

باب ششم : میں حاجات کی دعائیں اور نمازیں ہیں۔ صلوٰۃ الحاجات سے کون واقف نہیں، البتہ دعا و حاجات کتاب میں دیکھ کر یاد کرنے کے لئے ہیں۔ انسان کی تمام ضروریات، حاجاتِ دنیوی اور اُخروی زندگی کی دعائیں وظائفِ اعمال، قرآن وحدیث کی روشنی میں درج کردی گئی ہیں۔

باب ہفتم : میں روزی کے احکام اور دعائیں ہیں۔ جس کے لئے ساری دنیا سرگرم ہونے کے باوجود سرگرداں پریشان ہے۔ اس باب میں ایسی دعائیں شامل ہیں کہ جن کو پڑھ کر بندہ پریشان ہونے کے بجائے، پری شان ہو جاتا ہے پھر ہوا میں اڑتا ہے اور زبانِ حال سے کہتا ہے ؎

اے طائر لاہوتی اس رزق سے موت اچھی
جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی

جس شخص میں دین اور دنیا دونوں کے دونوں اعمالِ صالحہ ہی جمع ہو جائیں تو کیا کہنا اور جس میں یہ دونوں ہوں ان کو کتاب لینے میں کیا رُکاوٹ ہے۔ صرف دشواری یہ ہوگی کہ کہاں سے ملے گی۔ صفحات ۴۴۸ خوبصورت جلد، عمدہ کاغذ، ہدیہ درج نہیں۔ سو پتہ نوٹ کر لیجئے : صدیقی ٹرسٹ ۴۵۸ گارڈن ایسٹ نزد لسبیلہ چوک کراچی۔

حکیم الامت اکیڈمی مانچسٹر **P.O.Box No.36 Manchester**
M16 7AN UK سے بھی دستیاب ہے۔



قومی تعمیر وزوال میں نظامِ تعلیم کا کردار

مصنف: ڈاکٹر محمد رفیع الدین ...... تلخیص: محمد موسیٰ بھٹو

قوموں کے عروج وزوال میں تعلیم کا کردار نہایت اہم ہے۔ ذہنی نشو ونما اور سیرت کی

تعمیر تعلیم سے ہے۔ تعلیم ہر قوم کے تہذیبی ملی اور قومی ورثے کو اپنی نسلوں میں منتقل کرنے میں اہم کردار اڈا کرتی ہے۔ تعلیم کا انحصار نظامِ تعلیم پر ہے۔ یہ کتاب ڈاکٹر محمد رفیع الدین صاحب کی کتاب ''تعلیم کے ابتدائی اُصول'' کی تلخیص ہے جو مشہور مصنف و مؤلف مولانا محمد موسیٰ بھٹو صاحب نے کی ہے جن کی کتابوں کا خاص وصف یہ ہے کہ کتاب میں مواد زیادہ ہوتا ہے مگر قیمت کم، تاکہ ہر قسم کے قارئین استفادہ کرسکیں۔

پیش نظر کتاب بالکل منفرد کتاب ہے۔ طبع زاد ہے، کتاب دقیق ہے مگر تحقیق کے سانچے میں ڈھلی ہوئی ہے، سلاستِ بیاں ہر سطر سے عیاں ہے۔ یہ کتاب معلمین کے لئے رہنمائی کا کام دیتی ہے، فکر کے ہر زاویے کو نصب العین پر مرتکز کرنے والی ہے۔ پہلا باب نظامِ تعلیم، نہج، اہداف اور طریقِ تعلیم، فلسفۂ تعلیم کے حوالے سے جامع بحث پر مشتمل ہے۔ دوسرے باب میں اسلام کا نظریۂ تعلیم پیش کیا گیا ہے۔ تیسرے باب میں نظامِ تعلیم کا مسئلہ حل کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ چوتھے باب میں قومی تعمیر کا مسئلہ اور نظامِ تعلیم کے بارے میں بیان ہے۔ پانچویں اور آخری باب میں دشمن سے مقابلے کے سلسلے میں نظامِ تعلیم کی اہمیت بتائی گئی ہے۔ اس کتاب کے مطالعہ کے لئے اپنے وقت کو فارغ کرنا پڑے گا۔ معلمین کے لئے نہایت ضروری ہے۔ بالخصوص عصری علوم کے معلمین اس سے کافی راہنمائی حاصل کر سکتے ہیں۔ ۲۰۸ صفحات پر مشتمل یہ کتاب صرف ۸۰ روپے میں سندھ نیشنل اکیڈمی ٹرسٹ ۴۰۰ ہربی لطیف آباد، ۴۔ حیدر آباد سے خط لکھ کر منگوائی جاسکتی ہے۔

☆☆☆

تحفۂ تصوف (حصہ دوم)

حضرت مولانا لیاقت علی شاہ نقشبندی غفوری

تحفۂ تصوف میں تصوف سے متعلق اکابر علمائے کرام اور صلحائے اُمت کے رسائل،

تقاریر اور مقالات کا حسین گلدستہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ غفوریہ ادریسیہ کے ترجمان مولانا حافظ لیاقت علی شاہ نقشبندی غفوری پیش کرتے ہیں، تزکیہ واحسان کا اصل مقصد انسانوں پر ایسی عظیم محنت ہے جس سے ان میں للٰہیت کا جذبہ پیدا ہو، دل و دماغ میں اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ کا یقین موجزن ہو، ظاہر سنتِ رسول  سے مزین ہو اور باطن آلودگیوں سے پاک ہو۔

اس کتاب میں اس عظیم مقصد کے حصول کے لئے افراط وتفریط سے بچنے، غلط تصوف اور کج روصوفیوں کی اصلاح، بدعات سے پاک احادیثِ مبارکہ، آثارِ صحابہ، آثارِ تابعین، ائمہ مجتہدین اور فقہ اسلامی کی روشنی میں بیان کردہ گرانقدر تقاریر و رسائل اور ملفوظات کو مستند حوالوں کے ساتھ جمع کیا گیا ہے۔ فاضل مؤلف فاضل جامعہ عربیہ احسن العلوم کراچی وفاق المدارس العربیہ پاکستان' ایم اے اسلامیات بی او ایل پی اے کراچی یونیورسٹی، فاضل شریعہ اکیڈمی بین الاقوامی یونیورسٹی اسلام آباد، فاضل عربی فاضل اردو کراچی کی سندات رکھتے ہیں اور مہتمم جامعہ اسلامیہ درویشیہ بلاک بی سندھی مسلم ہاؤسنگ سوسائٹی ہیں۔ بہترین مصنف ومؤلف ہیں۔ تحریر میں ان کا اخلاص نمایاں ہے، جس کی اثر پذیری پڑھنے والوں پر عیاں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ کتاب ایک نسخۂ کیمیا ہے، ایسا کہ جس سے منزلِ آخرت کا سفر بھی آسان ہوتا ہے اور دنیا میں بھی چین اور سکون کی دولتِ بے بہا ملتی ہے۔ ضخامت ۴۴۴ صفحات ہے۔ ملنے کا پتہ: جامعہ اسلامیہ درویشیہ بلاک بی سندھی مسلم ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ کراچی۔

☆☆☆

کیا ذکر بالجہر بدعت ہے؟

مولانا پیر شفیع اللہ قادری نقشبندی

حضرت مولانا پیر شفیع اللہ قادری' نقشبندی سلسلے کے مجاز پیر ہونے کے ساتھ مصنف بھی ہیں اور یہ کتاب ان کی پہلی تصنیف ہے۔ یہ کتاب تحریر فرما کر ذکر بالجہر کے بارے

میں تمام شکوک وشبہات کو دور کر دیا ہے اور کم از کم مختلف کتب کے حوالہ جات سے اور مختلف مشہور علماء کے۴ اقوال سے ثابت کیا ہے کہ طریقت کے سلاسل میں جو ذکر بالجہر ہے، وہ بدعت نہیں ہے، اور اپنے موقف کے حق میں دلائل کا انبار جمع کر دیا ہے۔ یہ کتاب جمہور علماءِ اُمت کے ذوق کے مطابق ہے۔ اس میں ہر متلاشی حق کے لئے بہترین مواد اور راہنمائی ہے اور بڑی حد تک قابلِ قدر اور ناجائز تشدد کا توڑ کر دیا ہے۔ اگر چہ مخاصمت کا رنگ یہاں بھی دل پر گراں محسوس ہوتا ہے۔ تاہم اظہارِ حق کے ضمن میں تلخیوں کو بھی برداشت کرنا پڑتا ہے۔ جب فقہائے کرام نے چند شرائط کے ساتھ ذکر بالجہر کی اجازت دی ہے، تو ہم کیسے اسے بدعت کہہ سکتے ہیں۔ ذکر سے اگر کسی نمازی کی نماز میں خلل نہ آئے، نائم کی نیند میں خلل نہ آئے، قاری کی تلاوت میں حرج نہ ہو۔ مؤلف جلیل نے ایسی روایات کے جمع کرنے میں نہایت جانفشانی سے کام لیا ہے۔ جس سے قاری افراط وتفریط سے بچتے ہوئے روشِ اعتدال پر آ جاتا ہے۔ مؤلف اس کتاب میں حضرت مرزا مظہرِ جانِ جاناں شہیدؒ کا مکتوبِ گرامی خوب لائے ہیں، جو ذکرِ جہر وخفی کی بہترین تحقیق ہے۔ میری رائے میں یہ کتاب ہر ذاکر شاغل کے پاس ہونی چاہئے۔ ۱۸۰ صفحات' مجلد کتاب' ہدیہ صرف ۱۲۰ روپے ہے ملنے کا پتہ نوٹ فرمالیں :

پیر طریقت شفیع اللہ قادری نقشبندی خانقاہِ زمانیہ نزد ستی تھانہ ٹانک شہر سرحد۔

☆☆☆

آداب الشیخ والمرید

مولانا حافظ لیاقت علی شاہ نقشبندی غفوری

جیسا کہ اس کتاب کے نام سے ظاہر ہے اس میں شیخ کے آداب بھی ہیں اور مرید کے بھی۔ اور افادات جمع کیے گئے ہیں بڑے بڑے نامور صوفیائے عظام کے اور اقوال درج ہیں آداب الشیخ والمرید کے' جس کو پڑھ کر صحیح شیخ کی تلاش میں بھی آسانی ہوتی ہے اور مریدوں کے

لئے بھی نسخہ شفا ہے، کیونکہ تصوف کا مقصد رذائل کا ختم کرنا اور خصائل کا حاصل کرنا ہے اور تزکیۂ نفس ہے اور یہ سب کچھ ربطِ مرشد سے ممکن ہے اور ربطِ مرشد وفیضِ مرشد اس راستے کے آداب کے جاننے اور اس پر عمل کرنے میں منحصر ہے۔ اس لئے اس کتاب کا پڑھنا ہر شیخ و مرید کے لئے ضروری ہے، جس میں شیخ احمد کبیر رفائی، عبدالوہاب شعرانی، قطب الدین دمشقی، سید احمد بن مبارک، شاہ ولی اللہ، مولانا رشید احمد گنگوہی، مولانا محمد اشرف علی تھانوی، مولانا عبدالغفور عباسی، مولانا سید عبداللہ شاہ صاحب اور مولانا محمد ادریس الانصاری رحمہم اللہ کے افادات جمع کر کے امت تک پہنچانے کی سعی کی گئی ہے۔ یہ کتاب صرف ۱۲۶ صفحات پر مشتمل ہے۔ اپنے مقصد کو پورا کرتی ہے۔ اس کے مرتب خود ایک اعلیٰ پائے کے شیخ ہیں۔ میری رائے میں یہ ایک نسخۂ کیمیا ہے۔ قیمت درج نہیں ہے، اس لئے مندرجہ ذیل پتہ پر رجوع کیا جائے۔ خانقاہِ نقشبندیہ غفوریہ بستی زور کوٹ صادق آباد۔



اخلاقِ حسنہ اور اخلاقِ سیئہ

مولانا حافظ لیاقت علی شاہ نقشبندی غفوری

مختلف ادوار میں مختلف مشاہیرِ علم دین نے خیر خواہی کے جذبے سے سرشار ہو کر حکمت ونصیحت پر مشتمل پیارے رسول ﷺ کی پیاری احادیث کا انتخاب کر کے مجموعے شائع کیے ہیں پیشِ نظر مجموعہ بھی اسی قبیل سے ہے جس میں مرتبِ شہیر مولانا حافظ لیاقت علی شاہ نقشبندی غفوری نے اخلاقِ حسنہ وسیئہ کے ضمن میں اسی (۸۰) احادیث شریف کا حسین گلدستہ اُمتِ مرحومہ کی نذر کیا ہے جس کے مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے۔ دوسروں پر رحم کھانا، بندوں پر خرچ کرنا، معاف کرنا، ظلم کے بدلے ظلم نہ کرنا، ایک دوسرے سے محبت کرنا، بیمار پرسی کرنا، ہر مسلمان کی تکلیف کو اپنی تکلیف سمجھنا، لغو باتوں سے احتراز، وعدے کی پابندی، حیا، توکل، حسنِ خلق، صبر،

شکر، نیک کرداری جیسے اخلاقِ حسنہ کو اختیار کرنے کی طرف رہنمائی کی گئی ہے اور بدخلقی، دھوکہ بازی، احسان جتانا، نوکروں سے برا سلوک، حرام مال کھانا، بدگمانی، تجسس، بغض، حسد جیسے رذائل سے بچنے کی تلقین کی گئی ہے۔ احادیث کی عربی عبارت نہیں ہے صرف ترجمے پر اکتفا کیا گیا ہے جو اردودان طبقے کے لئے نعمتِ غیر مترقبہ سے کم نہیں ہے۔ اس کو حاصل کرنے کا بھی اور منگوانے کا پتہ ہے مولانا حافظ لیاقت علی شاہ نقشبندی خطیب و امام جامع مسجد درویشیہ مہتمم جامعہ اسلامیہ درویشیہ بلاک بی سندھی مسلم ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی پاکستان کے علاوہ اقبال بک ہاؤس کراچی۔

☆☆☆

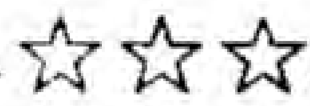
اکابرین علماءِ دیوبند کے اقوالِ زرّیں

قاری عبداللہ محمود تحسینی

ایمان والوں کے لئے اکابرینِ علماءِ دیوبند کے اقوالِ زرّیں کے ذریعے ایمان بڑھانے کے نسخہ کیمیا کا تعارف پہلے پیش کیا جائے یا قاری عبداللہ محمود تحسینی کا' جو کرامت کا قلم رکھتے ہیں۔ خدا کی قدرت دیکھئے درجۂ خامسہ کا طالب علم ان اقوالِ زرّیں کو حرزِ جان بنا کر نہایت کم عمری میں جوہرِ قابل بن جاتا ہے اور قلم کے میدان میں اپنے جوہر دکھا کر میدانِ تصنیف و تالیف میں معاذ و معوذ کی سنت کو زندہ کر کے قلم کے جہاد میں اکابرین علمائے دیوبند کے خلاف لکھنے والوں کے قلم کے سر کاٹتا نظر آتا ہے اور نہایت مثبت انداز میں اقوالِ زرّیں کے ذریعے مطالعہ پسند افرادِ اُمت کے قلوب میں علماءِ دیوبند کی محبت کا رس گھولتا نظر آتا ہے۔ کتاب خریدنا، پڑھنا اور لائبریری کے کسی کونے میں رکھ دینا کسی اور کتاب کے لئے شاید ضروری ہو کہ مزید کتابیں پڑھنے کے لئے وقت درکار ہے، مگر اکابرین علماءِ دیوبند کے اقوالِ زرّیں نامی کتاب کے ساتھ آپ ایسا نہیں کر سکیں گے۔ یہ تو پڑھیں گے اور سرہانے رکھیں گے۔ اس لئے کہ صبح اُٹھنے کے بعد پھر پڑھی جائے گی بلکہ اقوالِ زرّیں ہیں جو یاد کرنے کے لئے ہوتے ہیں، اور یہ تو ان ہستیوں کے اقوال ہیں جو نابغۂ روزگار بھی ہیں اور ہر باطل سے برسرپیکار بھی ہیں۔

یہ اقوال تو حرزِ جان بنانے کے لئے ہیں۔ اس کتاب میں اکابرین کے اُصول ہشتگانہ بھی ہیں جواز بر کرنے کے لئے ہیں۔ بانی دارالعلوم دیوبند کے ان اُصولوں پر چل کر ہی تو ایسے ایسے افراد اس دنیا میں پیدا ہوئے جنہیں ہم شیخ الہند مولانا محمود حسن، حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی، شیخ العرب والعجم مولانا حسین احمد مدنی، بانی تبلیغی جماعت مولانا محمد الیاس، شیخ الحدیث مولانا عبدالحق رحمہم اللہ کے ناموں سے یاد کرتے ہیں، جو اپنی جگہ ہر ایک جبلِ نور ہے اور اس کتاب میں مذکورہ بزرگوں کے اقوال سے دل کی دنیا کو آباد کرنے کا دائمی بندوبست کیا ہے، جس کی قیمت تو درج نہیں ہے لیکن پتہ درج ہے۔ نوٹ کرلیں : قاری عبداللہ محمود تحسینی جامعہ تحسین القرآن روضۃ المدنی حکیم آباد نوشہرہ سرحد پاکستان۔

جامعہ تحسین القرآن کے بانی و مہتمم حضرت مولانا قاری محمد عمر علی صاحب دامت برکاتہم کی تعلیم و تربیت اور اجازۃ و دعا کا یہ حسین ثمرہ ہے، شعبہ نشر و اشاعت جامعہ تحسین القرآن روضۃ المدنی حکیم آباد نوشہرہ نے اسے عمدہ زیورِ طباعت سے آراستہ کیا ہے۔



نسبتِ مدنی اور اس کے احترام کے معلم

مولانا قاری تنویر احمد شریفی

پیر کرم شاہ الازہری مرحوم چیف جسٹس شرعی عدالت (حکومتِ پاکستان) ایک رسالہ نکالتے تھے جس کا نام تھا ندائے حرم۔ ۱۹۴۸ء کے کسی شمارے میں پیر جماعت علی شاہؒ لکھتے ہیں کہ:

"میں مدینہ منورہ روضۂ اقدس پر بیٹھا تھا، میرے ساتھ پانچ چھ ساتھی بھی بیٹھے تھے۔ اتنے میں ایک شخص آیا جس کا چہرہ ڈھکا ہوا تھا، اس نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام عرض کیا تو اندر (روضۂ مطہرہ) سے "وعلیکم السلام" کا جواب آیا۔ میں بہت حیران ہوا کہ یہ کون شخص ہے؟ میرے پاؤں میں زخم تھا، اس لئے میں نے اپنے ایک ساتھی کو اس شخص کے

پیچھے بھیجا کہ وہ کون شخص ہے؟ وہ نوجوان جنت البقیع کے ملحقہ باغ میں داخل ہوا اور اوپر کا کپڑا اُتار کر ذکر کرنے لگ گیا تو اس نے چہرۂ مبارک دیکھ کر پہچان لیا کہ یہ حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ ہیں۔ واپس آ کر اس نے سب کچھ بتا دیا۔ پیر جماعت علی شاہؒ نے یہ سن کر توبہ کی، کیونکہ وہ حضرت مدنیؒ کو اچھا نہیں سمجھتے تھے''۔

کہنے کو یہ مختصر واقعہ ہے لیکن اس سے مدنی نسبتیں آشکارا ہوتی ہیں اور اس رسالے کا نام بھی حافظ تنویر احمد شریفی صاحب نے ''نسبتِ مدنی اور اس کے احترام کے معلم'' رکھا ہے۔ جو دراصل فدائے ملت حضرت سید اسعد مدنیؒ کی صفتِ عالیہ پر ایک تحریر ہے۔ یہ تحریر بڑی دلپذیر ہے، جن کو پڑھنے کا شوق دامن گیر ہے۔ وہ مکتبۂ رشیدیہ بالمقابل مقدس مسجد اردو بازار کراچی سے رجوع کریں۔

تاہم عزیز مکرم حافظ تنویر احمد شریفی سے بہ ادب یہ درخواست ضرور کریں گے کہ اس رسالہ میں سے بھی وہ تمام جملے اور عبارتیں حذف کر دی جائیں جن میں اپنے اکابر میں سے کسی سے متعلق بھی سوءِ ادب کا پہلو نکلتا ہو، جیسا کہ ہم نے بھی موصوف کی یہی تحریر ماہنامہ القاسم کے سید اسعد مدنی نمبر میں شائع کی اور سوءِ ادب کے جملے حذف کر دیے۔

☆☆☆

الدین القیم

تصنیف : رئیس القلم حضرت مولانا مناظر احسن گیلانی

تدوین و ترتیب : ڈاکٹر ابوسلمان شاہ جہان پوری

الدین القیم طویل ترین مدت کے بعد پہلی مرتبہ زیورِ طباعت سے آراستہ ہو کر آپ کے ہاتھوں میں پہنچانے کا اہتمام مکتبہ اسعدیہ کراچی والوں نے کیا ہے۔ تدوین و ترتیب کا سہرا

ڈاکٹر ابوسلمان شاہ جہان پوری کے سر ہے۔ رئیس القلم اس کے مصنف ہیں یعنی مولانا مناظر احسن گیلانیؒ، جن کا نام سنتے ہی لوگ کتاب کی طرف لپکتے ہیں۔ دورِ حاضر کے محقق جن کے خوشہ چین ہیں، مقرر اور خطیب جن کی تحریروں کے رہین ہیں۔ اس کتاب میں عرضِ مرتب کے بعد دو لفظ مولانا عبدالماجد دریابادیؒ نے بھی کہے ہیں جو خود صاحبِ ادراک و یقین ہیں۔ ابن الانور محمد از ہر شاہ قیصرؒ اس کے مقدمہ میں رقمطراز ہیں اور فرماتے ہیں کہ :

''یہ دراصل مولانا گیلانی کی یادداشتوں کا مجموعہ ہے' جو آپ نے جامعہ عثمانیہ کی تعلیم دینیات کے سلسلے میں اپنے عزیز طلبہ کے لئے نوٹس کی حیثیت سے ارتجالاً قلم بند فرمائی تھیں۔ یہ مجموعہ گوشۂ گمنامی سے نکال کر دنیا کو اس کی بہار دکھانے والے شاہ جہان پوری صاحب مبارکباد کے مستحق ہیں''۔

اس کتاب میں مولانا مناظر احسن گیلانیؒ نے وجودِ باری تعالیٰ، توحید، مسئلہ صفات، مسئلہ وحدۃ الوجود، مسئلہ ربوبیت، حقیقت محمدیہ، مسئلہ اقتضاء و تقدیر، قانونِ مجازات و مکافات، مسئلہ جبر و اختیار، مسئلہ شفاعت، مسئلہ تبلیغ و مواخذہ، حضرت شیخ الہند کے تحقیقی بیان کو بارہویں باب میں لاکر الدین القیم کے حصہ دوم کو شروع کیا ہے۔ جامعہ عثمانیہ کے عظیم سکالر و مدرس' عظیم مربی و داعی اور ادیب کی علمی و ادبی شاہکار ''الدین القیم'' سے بھرپور استفادہ کیجئے۔ ۳۶۰ صفحات کی یہ ضخیم کتاب مکتبہ رشیدیہ نزد مقدس مسجد اردو بازار کراچی سے دستیاب ہے۔

☆☆☆

اللہ کا پیغام

محمد موسیٰ بھٹو

مولانا محمد موسیٰ بھٹو اللہ کا پیغام انسانوں کے نام لکھتے ہیں یعنی یا ایہا الانسان کی

صدا لگاتے ہیں۔ ایمان اور اسلام کی حقیقت سمجھاتے ہیں، مگر از خود نہیں بذریعہ پیغمبران علیہم السلام۔ امن اور سلامتی، ایمان واسلام میں ہے۔ عربی زبان کے تمام الفاظ کا مادہ ایک ہے لفظ کم از کم ایک اور زیادہ سے زیادہ پانچ حروف پر مشتمل ہوتا ہے۔ اسی سے بے شمار الفاظ بنتے ہیں۔ ایمان کا مادہ امن ہے اور اسلام کا سلم۔ اطمینان، چین، سکون اور سلامتی۔ اس لئے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ سارے انسان دینِ اسلام کے سائے میں آ کر چین وسکون اور اطمینان وسلامتی کی ضمانت حاصل کریں، اِس دنیا میں بھی اور ابدی زندگی میں بھی۔ اور یہی پیش نظر کتاب کا مطمع نظر ہے، جس کا اجمال پیش خدمت ہے اور تفصیل کتاب کے اندر ہے، جس میں جسمِ انسانی اور اس میں پوشیدہ حیرت انگیز قوتوں کا راز آشکارہ ہوتا ہے کہ انسان کا اپنا جسم خدائے علیم وخبیر کی قدرت، حکمت اور خلاقی کی روشن دلیل ہے۔

کائنات کو ایک نظر دیکھ کر آدمی یہ کہنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ جس طرح ساری کائنات ایک مقصد کے لئے اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ قوانین کے مطابق رواں دواں ہے، انسانوں کی فلاح کے لئے اللہ تعالیٰ نے جو قوانین دیے ہیں، انسان ان پر چل کر کامیابی سے ہمکنار ہو سکتا ہے۔ انسان کا تجربہ اور علم اس امر پر شاہد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ابتداء ہی سے کائنات کے لئے جو قوانین مقرر فرمائے ہیں، وہ آج تک قائم ودائم ہیں۔ اس میں ذرہ بھر کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ البتہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی تائید ونصرت کے لئے عام طبعی وتکوینی ضابطوں کو عارضی طور پر معطل یا موقوف کر کے اپنی آیات اور نشانیاں ظاہر کرتا رہا ہے۔

یہ اس کتاب کے مباحث ہیں جو مولانا محمد موسیٰ بھٹو کے دلنشین ودلآ ویز قلم سے کچھ اس طرح مبرہن ہوئے ہیں کہ مطالعہ کرنے والا عش عش کر اُٹھتا ہے ضخامت ۱۴۴ صفحات ہے، قیمت صرف ۵۰ روپے، کتابت عمدہ اور طباعت شاندار۔ ملنے کا پتہ نوٹ کر لیجئے:

سندھ نیشنل اکیڈمی ٹرسٹ ۴۰۰/ بی لطیف آباد نمبر ۴ حیدر آباد۔



اسمائے حسنٰی جلداوّل دوئم

مولانا محمد حنیف عبدالمجید

حضرت مولانا محمد حنیف صاحب مدظلہٗ نے مثالی استاذ مثالی ماں، تحفہ دولہن وتحفہ دولہا جیسی بلند پایہ کتب سے فضا کو معطر ومنور کرنے اور معاشرے کے ان چاروں افراد کے اخلاق سنوارنے کے بعد معاشرے کی نفسیات کومدنظر رکھتے ہوئے ،اب جوموضوع چُنا ہے۔ یہ بالیقین انہی کا حصہ ہے، کیونکہ جب تک معاشرے کا اخلاق درست نہ ہو، وہ اسمائے حسنٰی سے مکمل استفادہ نہیں کرسکتا۔ جب تک انسان گناہوں کی دلدل میں پھنسا ہوا ہے تب تک وہ اللہ تعالیٰ کا قُرب جومنتہائے مقصود ہے حاصل نہیں کرسکتا۔

زیرنظر کتاب کسی تبصرہ کی محتاج نہیں ہے۔ البتہ اس سے استفادہ وہ استاد بسرعت کر سکے گا، جس نے مثالی استاد کوحرزِ جان بنارکھا ہے۔ وہ ماں جس نے مثالی ماں کے اسباق کوعملی میدان میں برپا کررکھا ہے۔ وہ اس کتاب کا مان رکھ سکے گی، وہ دُلہن جس نے تحفہ دُلہن کوالماری کی زینت بنانے کی بجائے تحفہ دُلہن سے خود کو مزین کرلیا ہے۔ وہ کتاب اسمائے حسنٰی سے معرفتِ حسنِ حقیقی سے بہرہ ور ہوسکتی ہے۔ وہ دولہا جس نے تحفہ دولہا سے اچھی طرح استفادہ کرلیا ہے۔ اسمائے حسنٰی کتاب سے اپنی اور رفیقۂ حیات کی دائمی زندگی کوحسین بناسکتا ہے۔ لیکن اس کا مطلب بھی نہیں ہے کہ جس نے یہ چاروں کتابیں نہیں پڑھی ہیں، وہ کچھ نہیں کرسکتے بلکہ متأخرین صوفیا نے ایک اُصول وضع کیا ہے۔ جو متقدمین سے مختلف ہے کیونکہ اخلاق کے سنورتے زندگی کا اختتام ہوجاتا ہے اور وصولی الی اللہ کا حصول رہ جاتا ہے۔ اس لئے متأخرین فرماتے ہیں کہ ذکراللہ ہی سے روح ودل کوایسا پاک کرلیا جائے کہ آدمی کے اخلاق خود بخود سنور جائیں۔ دل محیط ذکرِ الٰہی بن کرخود بخود گناہوں سے متنفر ہوجائے۔ ایسے افراد کتاب اسمائے حسنٰی سے استفادہ کرتے ہوئے مصنف کی باقی چار کتب کی جانب سفر کرسکتے ہیں۔

مصنف خود متقدمین کے نقشِ قدم پر ہیں، کتاب کے شروع میں ضروری گذارش کے بعد کتاب سے استفادے کا ڈھنگ لکھا گیا ہے۔ نمبر۱ کتاب پڑھتے ہوئے وضو کا اہتمام اور صلوٰۃ الحاجت پڑھ کر دعا۔ نمبر۲ اللہ کی محبت و عظمت کا استحضار، نمبر۳ ادب اور توجہ، نمبر۴ معرفتِ الٰہی مضبوطی ایمان اور یقین کامل کی نیت، پانچویں نمبر کا اضافہ ہم کردیتے ہیں کہ جو حدیث صفحہ نمبر ۳۶ پر درج ہے، اللھم اقذف فی قلبی رجائک واقطع رجائی عمن سواک فلا أرجو أحدا غیرک کا مراقبہ۔ اس طرح ہر اسم باری تعالیٰ کا ارتکاز اور اس سے حصولِ مقصد آسان ہوجائے گا۔

دائمی کامیابی حاصل کرنے کے لئے اس کا ہر مکلف کے پاس ہونا لازمی ہے۔ اس کتاب میں کلماتِ تبریک و مقدمہ کے بعد ایک جامع فہرست ہے اور پھر صفحہ نمبر ۴۰۶ پر جلد اوّل کی دعاؤں کی فہرست اور فوائد و فضائل ہیں۔ اسی جلد اوّل ہی میں جلد دوم میں ذکر کی گئی دعاؤں کی فہرست بھی شامل ہے جو صفحہ نمبر ۹۱۱ پہ مرقوم ہے۔ جلد اوّل کے صفحہ نمبر ۴۱۴ پر جلد اوّل میں بیان کئے گئے واقعات کی فہرست ہے۔ جلد اوّل اسمِ اعظم اللہ جل جلالہٗ سے شروع ہوتی ہے اور اس کی وسعت اللہ کے اسم الواسع جلالہٗ تک محیط ہوتی ہے۔ جلد دوم کو بڑی حکمت و بصیرت کے ساتھ اسم الحکیم جل جلالہٗ سے شروع کیا گیا ہے، اور الصبور جل جلالہٗ پر ختم کیا گیا اور یوں و تواصو باالصبر کی بلندیوں تک لے جانے کی سعی کی گئی ہے۔ کتاب اپنی ظاہری و باطنی خوبیوں سے مالا مال ہے کتاب ایسی گراں قدر و بلند قیمت ہے کہ کوئی اس کی قیمت ادا کر ہی نہیں سکتا۔

ظاہر ہے اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ سے تعلق مضبوط ہوجائے تو کون اس کی قیمت چکا سکتا ہے اس پر تو خود اللہ مجدہٗ جنت میں داخل کرنے کا وعدہ فرما چکے ہیں۔ البتہ بیت العلم ٹرسٹ G-30 اسٹوڈنٹ بازار نزد مقدس مسجد اردو بازار کراچی رجوع کرکے قیمت معلوم کرسکتے ہیں۔ کتابت کی کوئی غلطی فی الحال نظر سے نہیں گذری۔ جلد اوّل ۴۱۶' جلد دوم ۴۴۱ صفحات پر مشتمل ہے۔

..................☆☆☆..................

مستند روحانی نسخے

افادات : حضرت مولانا محمد عمر پالن پوریؒ...... مولانا محمد یونس پالن پوری مدظلہٗ

ترتیب : ابن الحافظ سیالوی

مستند روحانی نسخے حضرت مولانا محمد عمر پالن پوریؒ کے وہ معمولات ہیں جو آپ کا معمول رہے۔ علاوہ ازیں بکھرے موتی کے مصنف مولانا محمد یونس پالن پوری کے افادات بھی اس میں موجود ہیں۔ یہ تیر بہ ہدف نسخے دین و دنیا و جہانِ آخرت کے تمام مسائل کا حل ہیں۔ کتاب چھوٹے سائز میں ہے لیکن اس کے اندر روحانی نسخے تحت الثریٰ سے اوج ثریا تک پہنچانے والے ہیں۔ یہ وہ نسخے ہیں جو آسمان سے اُترے ہیں' ستر ہزار فرشتوں کی حفاظت کے ساتھ۔ اس میں لوگوں کے لئے شفا ہے۔

معرفتِ الٰہی کا حصول ہو یا زیارتِ رسولِ مقبول ﷺ ہو، دیندار بننا اگر قبول ہو تو ان نسخوں کو استعمال کر کے جو دعا مانگے وہ مقبول ہو۔ بری موت سے بچنے کا نسخہ بھی اس میں موجود ہے۔ حصولِ ملازمت کیلئے، بیوی کی ناراضگی دور کرنے کیلئے، چہرہ کی خوبصورتی کیلئے اور علاجِ امراض کیلئے اِس کتاب میں بہترین نسخے ہیں۔ کاغذ بھی اس کا دیدہ زیب ہے مختلف رنگوں میں۔ چاہیئے کہ اس کتاب کا ایک نسخہ ہر گھر رکھنے والے کے پاس موجود ہو اور جس کے پاس کوئی مکان نہ ہو اسے تو ضروری ہے کہ پہلی فرصت میں کتاب کا وارث بن جائے اور صفحہ ۱۰۶ پر مذکورہ نسخہ استعمال کرے۔ اللہ تعالیٰ اپنا مکان مرحمت فرمادیں گے۔

کتاب بہت اچھی ہے مگر پاکٹ سائز سے بڑی ہے۔ جیب میں نہیں آئے گی یہ بھی ہوسکتا ہے، الماری میں رکھنے کیلئے بنائی ہو، اگر پاکٹ سائز کے مطابق بھی اگلا ایڈیشن چھپ جائیں تو بہت اچھا ہوگا۔ کتاب وصول کرنے کیلئے ادارہ القاسم دوکان نمبر ا فرسٹ فلورز بیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور سے رجوع کریں۔

☆☆☆

فضائلِ زمزم

از : الشیخ محمد خیر محمد مکی

فضائلِ زمزم افاداتِ فضیلۃ الشیخ محمد خیر محمد مکی حجازی مدظلہ پر مشتمل ایک مختصر رسالہ ہے جسے حافظ محمد ندیم قاسمی صاحب نے حافظ عبدالحمید یوکے' کے انتخاب پر ترتیب دیا ہے۔ ادارہ تعلیم القرآن ٹرسٹ یوکے نے نشر کیا ہے۔ کتابت اس کی عمدہ ہے، قیمت صرف 25 روپے ہے، صفحات 48 ہیں۔ 48 صفحات کی یہ کتاب صرف 25 روپے میں انتہائی کم قیمت ہے، لیکن کتاب بہت قیمتی ہے۔ آبِ زمزم جس کو پی کر کینسر جیسے مرض کے لاعلاج مریض ٹھیک ہو چکے ہیں کیونکہ آبِ زمزم میں ہر مرض کے لئے شفا ہے۔ اس لئے ''فضائلِ زمزم'' ایک نسخۂ کیمیا ہے جس کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے۔ یہ کتاب آپ کو مجاہد فضل اکیڈمی انٹرنیشنل علی سنٹر فرسٹ فلور منشی محلہ گلی نمبر ۸ بھوانہ بازار فیصل آباد سے ملے گی۔

فضائلِ زمزم کی طباعت میں کوشش کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ اجرِ عظیم سے نوازے اور جس نے انتخاب کیا ہے اس کی عمر میں برکت دے۔



دنیا کی حقیقت

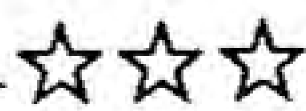
مولانا طاہر محمد ...... رُکن القاسم اکیڈمی

کتاب ''دنیا کی حقیقت'' جامعہ ابوہریرہ کے ایک ایسے ذہین وفطین طالب علم کی علمی و ذہنی اور فکری کاوش ہے جو خود ابھی تعلیم کے چھٹے درجے میں ہیں۔ مولوی طاہر محمد شروع ہی سے جامعہ ابوہریرہ کے طالب علم ہیں جنہیں تعلیم کے ساتھ علمی، مطالعاتی اور تصنیفی ماحول جامعہ کی علمی

فضاؤں میں میسر آیا۔ موصوف اپنے تعلیمی اوقات کے علاوہ جامعہ ابوہریرہ کی وسیع وعریض لائبریری سے استفادہ کرتے رہے، جس نے چھ سالوں کے اندران کے ذہن وفکر کی دنیا کو بے حد وسیع کردیا۔ ان کی فکر کو مستحکم کیا، ان کے قلب میں سوز پیدا کیا اور دورانِ تعلیم ہی ''دنیا کی حقیقت'' ان پر کھل گئی اور ایسی کھلی کہ پہلے یہ جامعہ میں ہونے والے دعوت وتبلیغ کے کام میں جڑے اور پھر تھوڑے عرصہ میں امیر جماعت بن گئے۔

القاسم اکیڈمی کے علمی کام 'شبانہ روز چھپنے والی اعلیٰ کتب' ملک بھر سے آنے والے دینی رسائل ان کی توجہ کا مرکز بن گئے اور بالآخر طالب علم مولوی طاہر محمد کی سعی وکاوش سے ایک ایسی علمی اور موضوع کے اعتبار سے عالمی کتاب تصنیف ہوگئی کہ جسے ان کی علمی عمر کے اعتبار سے کرامت کہا جائے تو بیجا نہ ہوگا۔ اس کی اہمیت کا اندازہ اس وقت زیادہ ممکن ہوسکے گا جب آپ اس کتاب کو اوّل تا آخر مطالعہ فرمائیں گے اس لئے کہ کوئی بھی کتاب ہو اصل خراجِ تحسین پانے میں اپنے قارئین کے ذوقِ نظر وحسنِ مطالعہ کی مرہونِ منت ہوا کرتی ہے اور یہ کتاب تو دوآتشہ ہے ''دنیا کی حقیقت'' مصنف خود بھی اسے بار بار پڑھا کرے اور قارئین بھی۔ دونوں پر اس کا اثر یکساں ہوگا۔ فکر آخرت، دنیا سے دوری، نیک اعمال میں رغبت، ذکر اللہ میں کثرت، آپس میں محبت ویگانگت اس کے مطالعہ کا حاصل ہیں۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس ہونہار، ذہین طالب علم کی اس علمی کاوش کے ذریعے ہمیں آپ کو اور ہر پڑھنے والے کو اخلاص، علم، عمل کی دولت نصیب فرمائے۔ القاسم اکیڈمی کو اللہ نے ''دنیا کی حقیقت'' چھاپنے کی سعادت بخشی اور جامعہ ابوہریرہ کو ایسا تعلیمی اور تربیتی ماحول عطا فرمایا کہ درجہ سادسہ کے طالب علم ادیب اور مصنفین کے صف میں کھڑے نظر آرہے ہیں۔ والحمد علی ذلک حمداً کثیراً۔

۲۲۴ صفحات کی یہ مجلد کتاب ۱۲۰ روپے میں القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہ خالق آباد نوشہرہ سرحد سے دستیاب ہے۔



تحفۂ نقشبندیہ

پروفیسر مولانا قاری محمد اقبال خان

تحفۂ نقشبندیہ حضرت خواجہ محمد سراج دین' ابوسعد احمد خان' مولانا محمد عبداللہؒ اور حضرت خواجہ خان محمد دامت برکاتہم کندیاں شریف (امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت) کے حالات، واقعات، کرامات، ارشادات پر مشتمل ہے اور ایک ایسے قلم سے لکھی گئی ہے کہ جس کی چاشنی، حلاوت، زود اثری، ادبیت، تحقیق و تدقیق، پاسِ حرمت کا اندازہ شاید اس سے پہلے نہ ہوا ہو، مگر اس کتاب کو پڑھنے کے بعد ضرور ہو جائے گا اور وہ قلمِ گوہر بار پروفیسر مولانا قاری محمد اقبال صاحب کا قلم ہے، جبھی تو روانی بلا کی ہے۔ ایک ہی نشست میں پڑھنے کو دل چاہے گا۔

بابِ اوّل میں خواجہ محمد سراج دین نور اللہ مرقدہٗ کی سوانح، تعلیم، مسند نشینی، شجرۂ نسب، تکیہ کلام اور وصال تک کا تذکرہ ہے۔ تو بابِ دوم میں ابوسعد احمد خان قدس سرہٗ کے حالات و واقعات کا احاطہ کیا گیا ہے۔ بابِ سوم میں حضرت ثانی مولانا محمد عبداللہ صاحب لدھیانوی نور اللہ مرقدہٗ کے حالات، واقعات، کرامات پر مشتمل ہے۔ ان اولیائے ثلاثہ کے تذکار 180 صفحات تک پھیلے ہوئے ہیں۔

181 صفحہ سے کتاب کے آخر تک خواجہ خان محمد مدظلہ العالی کے حالات سلسلۂ نقشبندیہ مولانا جامی سے شروع ہوتے ہیں۔ اس میں ایسے عمیق اور دقیق مسائل تصوف کا حل ہے جو شاید تصوف کی کسی اور کتاب میں مشکل سے ملے۔ مثلاً مرید اور مراد کا فرق، مرد و عورت کی دیت، جماعتیں بننے اور بگڑنے کے اسباب، اعتقاد و اعتمادِ شیخ، فاسق امام کے پیچھے نماز، حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ کا مکاشفہ، پیر مہر علی شاہ کا مقام شاہ عبدالقادر رائے پوری کی نظر میں، پیر مہر علی شاہ کی نظر میں شاہ محمد اسماعیل شہیدؒ اور مولانا فضل حق خیر آبادیؒ، خواتین اور عشقِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم، بچوں کا حبِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر خاندان

قربان، خواتین میدانِ جنگ میں بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا مقام اور علم وحکومت کی دعا، سوتے یا جاگتے میں زیارتِ شیخ، غوث اور قطب الارشاد کی تعریف، امامِ ربانی مجدد الف ثانی سے مولانا جامی تلاشِ مرشد، ہر مسئلہ میں رہنمائی، نمونۂ سلف، جنات کا علاج اور ختم مجدد، لاحول کی برکات، اجتنابِ معاصی، برکت مال وزر، حرم میں بیعت، حضرت خواجہ مدظلہ کا مسئلہ ختم نبوت سے قلبی لگاؤ، طریقۂ تربیت سالکین، اسباق اور ذکر میں کمی کا سبب، فقیر کی حقیقت حضرت شاہ غلام علی دہلویؒ سے، حقیقتِ نفس کیا ہے؟ جامعہ میں جاری شعبہ جات، جیسے سینکڑوں عنوانات سے کتاب کو ایسے مزین کیا گیا ہے کہ بجا طور پر سلسلہ نقشبندیہ کا انسائیکلو پیڈیا تیار ہوگیا ہے اور ابھی یہ اس کی جلدِ اوّل ہے۔ ضخامت ۴۳۵ صفحات ہے، عمدہ طباعت خوبصورت مجلد ہدیہ صرف ۳۰۰ روپے ہے۔ مندرجہ ذیل پتہ پر رجوع کیا جاسکتا ہے۔

مکتبۃ الحسن، ۳۴۔حق اسٹریٹ اردو بازار لاہور۔

☆☆☆

دعاؤں کے معجزانہ اثرات

مولانا محمد الیاس ندوی

اس کتاب میں دعاؤں کے معجزانہ اثرات کو واقعات کی روشنی میں نہایت دلنشین انداز میں فاضل مصنف استاد جامعہ اسلامیہ بھٹکل (کرناٹک انڈیا) نے ایک ایسے پیرائے میں بیان کیا ہے کہ جن واقعات کو پڑھنے کے بعد ہر دعا کو شب وروز کا وظیفہ بنانے کو دل کرتا ہے۔ غالباً اس سلسلے کی پہلی کتاب نظر سے گذری ہے۔ ہر واقعہ اپنی جگہ پر ایک کرامت کا اثر رکھتا ہے۔

مقدمہ میں ریاض الرحمٰن رشادی لکھتے ہیں:

”صبح سے شام تک ہم جو بے شمار اعمال انجام دیتے ہیں، تقریباً ہر عمل کے لئے رسول اللہ ﷺ نے دعا تلقین فرمائی ہے۔ اور ہمارا اللہ تعالیٰ سے تعلق

جوڑنے کے لئے ایک مجرب نسخہ بتایا۔ اللہ تعالیٰ سے ربط و تعلق پیدا کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ ہم ہر وقت اللہ تعالیٰ سے کچھ نہ کچھ مانگتے رہیں''۔

٭ کتاب میں رقم کردہ ہر واقعہ اللہ سے مانگنے کے لئے سرگرم کرتا ہے اور یہی مصنف کا کمال ہے۔ یہ کتاب دعاؤں کا انمول خزانہ ہے۔ ''میسر ہو اگر ایمانِ کامل'' سے اس کی ابتداء ہے اور زندگی کی آخری دعا پر اس کی انتہاء ہے۔ درمیان میں جسے اللہ رکھے اسے کون چکھے، اگرچہ کاتب نے اسے چھکے بنا دیا ہے، مگر ہر طرح کی آزمائش سے بچاؤ کا نسخۂ کیمیا یہی ہے۔ اس لئے ہر روز موت کے بعد نئی زندگی پر شکرِ خداوندی لازمی ہے۔ البتہ تو ہی اگر نہ چاہے بہانے ہزار ہیں، ورنہ ''آئینہ میں اپنی شکل'' نے اللہ کے سینکڑوں انعامات یاد دلائے ہیں۔ اس لئے دوسروں کی آزمائش سے عبرت حاصل کرو اور ہڈی کے ہر جوڑ پر روزانہ صدقہ کیا کرو، ورنہ دو قطرے پیشاب کے اخراج کے لئے ایک لاکھ روپے کا خرچ آجائے گا۔ اس سے معلوم ہوا، وقت پر اجابت کتنی بڑی نعمت ہے، جب تمام سہارے ختم ہو جائیں تو نبی رحمت ﷺ کی تمام دعاؤں پر محیط ایک دعا ہے وہ پڑھ لیا کیجئے۔

دعاؤں کے معجزانہ اثرات جن واقعات کی روشنی میں بتائے گئے ہیں ان واقعات کی فہرست کا ایک اجمالی نقشہ ہم نے مندرجہ بالا سطور میں رقم کیا ہے۔ تفصیلی نقشہ ملاحظہ کرنا ہو تو اصل کتاب کے لئے مجلس نشریاتِ اسلام ناظم آباد نمبر ۱ کراچی سے رجوع کریں کتاب ۱۳۶ صفحات پر مشتمل ہے مگر انمول اور لاجواب روحانی تحفہ ہے۔

☆☆☆

بکھرے موتی (بچوں کے لئے)

مولانا نیاز احمد ندوی بستوی

یہ مختصر تالیف شب و روز کی ان دعاؤں پر مشتمل ہے جنہیں دعائے ماثورہ کہتے ہیں۔ مولانا نیاز احمد ندوی نے اس کتاب کو نونہالوں کے لئے ترتیب دیا ہے۔ یہ دعائیں بچوں سے یاد

کرا کران کی نگرانی اشد ضروری ہے تاکہ بچے بچپن سے ہی دعاؤں کے عادی ہو جائیں۔اس میں بیت الخلاء سے لے کر بیت اللہ (مسجد) تک کی ساری دعائیں موجود ہیں اور بیدار ہونے سے لے کر سونے تک کی ساری دعائیں موجود ہیں۔مولانا نیاز احمد ندوی صاحب، مولانا ابوالحسن علی ندویؒ کے خادم ہیں، لیکن یہ کتاب انہوں نے ابوالحسن علی سلمہ، کے لئے لکھی ہے جوان کے لختِ جگر ہیں۔اس لئے اس میں اخلاص بدرجۂ اتم محسوس ہوتا ہے، دل چاہتا ہے کہ کتاب منگوا کر اپنے لختِ جگر کو اپنی نگرانی میں یاد کرائی جائے۔

اس میں صبح کے وقت کی دعا، بیت الخلاء کی دونوں دعائیں، وضو، غسل، گھر سے نکلنے داخل ہونے، مسجد میں داخل ہونے' نکلنے، سورج کے طلوع ہوتے وقت، کھانا کھانے سے پہلے اور بعد' افطار کی اور اس کے بعد کی دعا، پانی، دودھ، دعوت، بیمار کے ساتھ کھانے کی دعائیں، کپڑا اُتارتے وقت، بدلتے وقت، آئینہ، سواری، مصیبت، غصہ، چھینک، مصافحہ، جوتا، اذان، استخارہ صلوٰۃ حاجت، قربانی، جنازہ، قبرستان، میت کو قبر میں اُتارتے وقت کی دعاؤں کے علاوہ مزید بھی نہایت مفید دعائیں شامل ہیں۔مجلس نشریاتِ اسلام ناظم آباد نمبر ا کراچی (Pc:76400) کے علاوہ مکتبہ ندوہ قاسم سینٹر اردو بازار کراچی سے منگوائی جاسکتی ہے۔رسالہ مختصر مگر جامع ہے، صفحات تو ۸۰ ہیں مگر نافعیت تامہ ہے۔

☆☆☆

برکاتِ درود شریف

افاضات: مولانا علامہ علی شیر حیدری مدظلہ ......ترتیب : حافظ محمد ندیم قاسمی

یہ کتاب برکاتِ درود شریف' حضرت مولانا علامہ علی شیر حیدری مدظلہ کے کرامت نما افاضات پر مشتمل ہے جس کو ایسے مدلّل، مفصل اور مناظرانہ اسلوب میں تحریر کیا گیا ہے کہ پڑھنے کے بعد درود شریف خود بہ خود زبان پر جاری ہو جاتا ہے۔درود شریف کی فضیلت کو واضح کرتے

ہوئے شکوک وشبہات کوروندتے ہوئے، عقائد کی تصحیح کرتے ہوئے، اعمال کومحفوظ کرتے ہوئے، منافقوں کی پہچان بتاتے ہوئے، صحابہؓ کی شان بڑھاتے ہوئے، شبہات کاازالہ کرتے ہوئے، مسلمانوں کے قلوب کاامالہ کرتے ہوئے، منافقوں کو **فی الدرک الاسفل من النار** کرتے ہوئے، گناہگاروں کی قسمت جگاتے ہوئے، اہلِ بیت کی مرادنکھارتے ہوئے، غلط عقیدے والوں کوسدھارتے ہوئے، یہ افاضات استفاضہ اور استفادہ کی معراج پر ہیں۔

کتابت کی غلطی اب تک ہماری کوتاہ نظری کے پیش نظر، نظر میں نہیں آئی، کتاب کے آخر میں جامع ترین دعا ہے' جومختصر تو ہے مگراس میں سب دعائیں شامل ہیں۔ اس کتاب میں حافظ محمد ندیم قاسمی صاحب نے ترتیب کوکمال پر پہنچایا ہے اور مبارک باد کے مستحق ہیں۔ حافظ عبد الحمید صاحب جس نے اس کا انتخاب کیا ہے اور خوش قسمت ہیں وہ مسلمان جواس کو پڑھیں گے۔ پہلی بار شائع ہورہی ہے۔ ہدیہ صرف ڈاک خرچ اور دعائے خیر کا ہے، صفحات صرف 40 ہیں، ملنے کا پتہ مجاہد فضل اکیڈمی انٹرنیشنل رجانہ روڈ کمالیہ ٹوبہ ٹیک سنگھ۔



اسلام اور تزکیۂ نفس مغربی نفسیات کے ساتھ تقابلی مطالعہ

ڈاکٹر محمد امین

اسلام اور تزکیۂ نفس میں تزکیۂ نفس کے اسلامی تصور اور مغربی نفسیات کا تقابلی مطالعہ کچھ اس انداز سے پیش کیا گیا ہے کہ اگر اسے تعصب سے ہٹ کر پڑھا جائے گا تو یہ تسلیم کرنا ضروری ہو جائیگا کہ تزکیۂ نفس اسلامی طریقہ سے ہی ممکن ہے، ورنہ مغربی نفسیات کو اگر ایک جسم تصور کیا جائے تو خود اس کا تزکیۂ نفس ہونا ضروری ہے۔ اس رائے کا اظہار صرف ہم نہیں کررہے ہیں بلکہ یہ کتاب اگر آپ کے مطالعہ سے بھی گذرے تو آپ بھی یہی کہیں گے۔

جناب ڈاکٹر محمد امین صاحب ایک ایسے دور میں یہ کتاب لائے ہیں کہ سائنسی برتری کی بنا پر مغرب مغرور ہوگیا ہے۔ یہ کتاب اسے اعتدال پر لانے میں معاون ثابت ہوگی۔ ہمارے ہاں جو تزکیۂ نفس کے اداروں میں پہلے کہیں کہیں اور اب اکثر اضمحلال، شکستگی اور تزکیۂ

نفس کے مخالف سمت کا سفر جاری ہے، وہ بھی باطنیہ اور غیر مسلم طریقے اختیار کرنے کی بنا پر ہے۔ اس لئے یہ کتاب ایک صحیح اور متوازن راہِ عمل فراہم کرتی ہے۔ اس کوشش میں ڈاکٹر صاحب کامیاب نظر آتے ہیں۔ یہ کتاب ثابت کرتی ہے کہ انسانی نفسیات کا علاج اسی طریقہ پر ممکن ہے جو خود خالقِ کائنات نے بتایا ہے اور یہ خالقِ کائنات کی آخری کتاب سے اور آخری رسول ﷺ کے فرمودات کی روشنی میں ہی ممکن ہوگا۔ اسی طریقۂ علاج سے صوفیاء نے اکبری دور کے بگاڑ کو ٹھیک کیا اور یہی طریقہ علاج ہی ہر دور کی ضرورت ہے۔

کتاب کے بارے میں جناب جاوید احمد صاحب نے بجا لکھا ہے کہ ڈاکٹر صاحب کا اسلوب انتہائی سادہ ہے، مگر اس میں بیان ہونے والے مضامین اتنے سادہ نہیں' اس لئے اسے غور سے پڑھنے کی ضرورت ہے۔ موضوع کو 903 صفحات میں سمیٹنے کی کوشش کی گئی اور تقابلی مطالعہ کا حق ادا کر دیا ہے۔ بات کو آگے بڑھانے میں یہ کتاب کلید کا کام دے گی۔ ویسے تو اسلام کا ہر حکم تزکیۂ نفس میں ممد و معاون ثابت ہوتا ہے لیکن نزولِ قرآن کی تکمیل کے بعد دوسری صدی میں باقاعدہ اس کے لئے ادارے وجود میں آ گئے تھے۔

اسلام اور تزکیۂ نفس میں مضامین کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ حصۂ اوّل میں شخصیت کی متوازن تعمیر اور بحالی اسلام میں' حصۂ دوم' مغربی نفسیات میں اور حصہ سوم میں تقابلی مطالعہ کا بیان ہے۔ حصہ اوّل کو تین ابواب میں' حصہ دوم و سوم کو ایک ایک باب میں ختم کر کے کل پانچ ابواب میں بات مکمل کی گئی ہے۔ حصہ اوّل کے بابِ اوّل میں تزکیۂ نفس کے مفہوم و معانی کو واضح کیا گیا ہے۔ اسلام میں متوازن شخصیت کا تصور تزکیۂ نفس کی بحالی آخر میں ٹیسٹ لیا گیا ہے۔ سوالات کے ذریعے جانچنے کی کوشش کی گئی کہ آپ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى کے معیار پر پورا اترتے ہیں یا نہیں، اگر اترتے ہیں تو کامیابی آپ کے قدم چوم سکتی ہے، ورنہ خسر الدنیا و الآخرہ۔ باب دوم میں قرآن و سنت کے حوالے سے تعمیر شخصیت تزکیۂ نفس کے حوالے سے کھول کر بیان کیا گیا۔ بابِ سوم میں تزکیۂ نفس کے خصوصی ادارے (تصوف) کے قیام اور ارتقاء اور اہم حکماء و صوفیاء کے افکار سے بحث کی گئی ہے۔

شخصیت کی متوازن تعمیر اور بحالی مغربی نفسیات میں۔ حصہ دوم اور اور بابِ چہارم

ارتقاء، تشکیلی دور، سائنسی منہاج کا دور، ردعمل کا دور اور آخر میں تلخیص و نتائج کے عنوان سے بحث کو سمیٹا گیا ہے۔ تقطیع چھوٹے حروف میں ہے، جس سے زیادہ سے زیادہ مواد کتاب میں آ گیا ہے۔ یہ ایک پی ایچ ڈی کا مقالہ ہے جس کے لئے عالمی موضوع چن کر اس کا حق ادا کیا گیا ہے، اگر اس دورِ ابتلاء میں جو بھی اپنے نفس کی بطریقِ خود احتسابی اصلاح کرنا چاہے تو ہمارے خیال میں اس کا مطالعہ اسے کامیابی سے ہمکنار کر سکتا ہے۔

ناشر : اردو سائنس بورڈ ۲۹۹، اپر مال لاہور سے یا فرسٹ فلور خالد پلازہ اردو بازار لاہور سے خط لکھ کر کتاب منگوائی جا سکتی ہے۔ اعلیٰ درجے کی یہ تحقیق دورِ حاضر کے ہر محقق، عالم اور مطالعہ کرنے والے حضرات کیلئے نعمتِ غیر مترقبہ سے کم نہیں۔

☆☆☆

زاد السعید

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی تھانویؒ

مرتب طبعِ جدید: ڈاکٹر عبدالمقیم

زاد السعید گنجینۂ درود و سلام ہے۔ یہ عظیم علمی و روحانی اور عاشقانہ، والہانہ، تاریخی دستاویز حکیم الامت مجدد الملت مولانا شاہ اشرف علی تھانوی قدس سرہٗ کی مرتب کردہ ہے۔ حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریاؒ نے اپنی کتاب فضائلِ درود شریف کی بنیاد اسی کتاب کو قرار دیا۔ زاد السعید کئی بار چھپ چکی ہے لیکن اس مرتبہ خوب ترین کے ذوق سے اس انمول خزانہ کو شائع کیا گیا ہے۔ یہ ڈاکٹر عبدالمقیم صاحب کے ذوقِ لطیف کی عکاس ہے۔ سرورق روضۂ اقدس (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جالی کا منظر عجب نور عالم کو دکھلا رہا ہے۔ روضے کا نقش اور مینار بھی خوب ہے اور کچھ نہ پوچھئے جو اس کے اندر سے رنگ و نور کا سمندر ہے ....

سرورق پلٹتے ہی دل تڑپتا ہے میرا سینہ میں
اور اک آہ نکلتی ہے ہائے پہنچوں گا کب مدینے میں

طبعِ جدید کی خوبی یہ ہے کہ اس میں پس منظر کبھی بیت اللہ کا منظر ہے اور کبھی مسجد نبوی کے پُرکیف نظارے، کبھی مدینہ منورہ کا پرشکوہ منظر، ہر صفحے پر ایک نام اللہ کا اور ایک نام رسول اللہ ﷺ کا اور سرورِ کائنات کے نام کے ذیل میں مختلف روایات سے مزین درود وسلام مرقوم ہیں۔ بالائی منزل پر مناظرِ چشم کشا، دائیں بائیں اسماء الحسنٰی وجوامع الکلم اور درمیان میں جذباتِ شوق کی فراوانی ہے۔ فصل اوّل میں درود شریف پڑھنے کا امر ہے، فصل دوم میں تارک درود پر زجر ہے۔ فصل سوم میں درود شریف کے فضائل ہیں۔ فصل چہارم میں خواص ہیں۔ فصل پنجم میں حکایات واخبار۔ فصل ششم میں مسائل۔ فصل ہفتم میں مواقع۔ فصل ہشتم میں آداب۔ فصلِ نہم میں نکات۔ فصل دہم میں صیغے اور چہل حدیث مشتمل برصلوٰۃ وسلام۔ آخر میں اسانید اور خاتمے پر درودِ منظوم ہے۔

یہ مختصر خلاصہ زادالسعید کا ہے جو سعید روحوں کے پڑھنے کا 'ذوق کا' سرور کا' وجدان کا' ایک ایسا تحفہ ہے جو ہر مسلمان کو سرورِ عالم ﷺ سے تعلق کو' محبت کو' مودت کو' افزوں کرنے کے لئے دعوت دیتا ہے۔ زادالسعید کو صرف دیکھنے سے قلب کو سرور ملتا ہے۔ مستقل استفادہ، مطالعہ اور وردر کھنے پر بالیقین اس دنیا میں جنت کے مزے ملیں گے۔ انجمن احیاء السنہ نفیر آباد باغبانپورہ لاہور سے بذریعہ خط منگوا سکتے ہیں۔

☆☆☆

گلدستۂ محاسن

حضرت مولانا اعظم حسین صاحب

اس کتاب میں حضرت مولانا موصوف نے بڑی عرق ریزی اور جانفشانی سے مسنون دعائیں، قرآنی وظائف، مسنون درود شریف اور مسنون اذکار جمع کیے ہیں اور کتاب کے آخر میں بنیادی ضروری مسائل کو بھی ذکر کیا گیا ہے۔ یہ خوبصورت گلدستہ عوام وخواص دونوں کے لئے انتہائی مفید اور ایک زبردست عظیم تحفہ ہے۔ کتاب پر شیخ الحدیث ڈاکٹر مولانا سید شیر علی شاہ مدنی

اور دیگر اکابر کی تقریظ اس کتاب کی افادیت و اہمیت کے لئے سند کا درجہ رکھتی ہے۔

• ۲۳۳ صفحات' خوبصورت دل آویز مضبوط جلد اور نفیس کاغذ۔ اس کتاب کو پاک شالیمار کارپٹس ۵۹ لارنس روڈ لاہور سے طلب فرما سکتے ہیں۔



فضائل بیت اللہ

افادات : فضیلۃ الشیخ محمد خیر محمد مکی حجازی ...... ترتیب: حافظ محمد ندیم قاسمی

مولانا محمد خیر محمد مکی حجازی کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ بالخصوص پوری دنیا کے حجاج آپ کے وہ خطبات ضرور سن چکے ہوں گے جو آپ حج کے ایام میں عین کعبۃ اللہ کے سامنے ارشاد فرماتے رہے ہیں۔ زیر نظر کتاب خانہ کعبہ کی فضیلت و عظمت پر مبنی پانچ تقاریر کو کتابی شکل دے کر فضائلِ بیت اللہ کے مبارک نام سے موسوم کی گئی ہے۔ ٹائٹل بے حد خوبصورت ہے اور دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ خانہ کعبہ کی دیدہ زیب تصویر ہے اور یوں لگتا ہے جیسے آپ مکی صاحب کی تقریر سن رہے ہیں۔ آئینۂ مضامین کتاب کے آخیر میں ہے۔ کتابت نہایت عمدہ ہے، بیت اللہ کے موضوع پر (تقریر بصورتِ تحریر کی شکل میں) پہلی مرتبہ آپ کو معلوت افزا کتاب ملے گی۔

عقائد کی اصلاح کی طرف بھی توجہ دی گئی ہے۔ عقائد درست ہوں گے تو عبادت بھی قبول ہوگی۔ اس لئے یہ کتاب مستقل طور پر گھر میں رکھنے کی چیز ہے۔ تا کہ بیت اللہ کی عظمت دل میں اُجاگر ہو۔ انداز تقریر کا ہے، اس لئے بات آسانی سے دل میں اُتر جاتی ہے۔ اس میں کتابت کی کوئی غلطی نظر سے نہیں گذری۔ حج پر جانے والوں کے لئے بہترین تحفہ ہے۔ ۴۴ صفحات پر مشتمل یہ کتاب ایک گوہر گرانمایہ ہے جس پر بیت اللہ کا سایہ ہے۔ ادارہ تعلیم القرآن ٹرسٹ ایڈ نمبر ا، اسکاٹ لینڈ یوکے' کے علاوہ مجاہد فضل اکیڈمی بھوانہ بازار فیصل آباد سے بھی منگوائی جا سکتی ہے۔

موت سے پہلے

حاجی سیف اللہ خالد اعوان اضاخیلی (ایم اے بی ایڈ (ر) پرنسپل

کتاب ''موت سے پہلے'' موت سے پہلے ہی پڑھی جاسکتی ہے ورنہ موت کی بعد ''موت سے پہلے'' پڑھنے کا کہاں موقع ملے گا۔ موت سے پہلے خواتین وحضرات کے لیے لکھی گئی ہے۔ ۵۳۲ صفحات پر مشتمل یہ کتاب گویا ایک گنج گرانمایہ ہے جس میں ۱۵۹ عنوانات کے تحت معلومات کے خزانے متحرک نظر آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ۱۷ صفات کے بعد استاد کے نام چھ صفحات مختص کر دیئے ہیں کیونکہ استاد قوم کے محافظ ہوتے ہیں، اس میں بڑے اعلیٰ مضامین آ گئے ہیں۔ مثلاً شراب کی حرمت' دنیا کا مال ودولت' اسلام میں نیکی اور عبادت کا تصور' نیک بندے، خاموشی، قدرت کی نشانیاں، ایمان کی صفات، تخلیقِ انسانی کے علاوہ گونا گوں دلچسپی کے مواد سے ذہنِ انسانی کی آبیاری کی گئی ہے۔ مصنف خود ایک ریٹائرڈ پرنسپل ہیں، اس کتاب میں زندگی بھر کے تجربات' معلومات' ادراکات کو نچوڑ کر رکھ دیا ہے۔ اس لئے مشرقی وعصری تمام طلباء اس سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ ۴۵۰ روپے میں یہ کتاب مہنگی نہیں ہے، شاہد اقبال' حاجی سجاد اقبال شامان کالونی فاروق شیخ سٹیڈیم نوشہرہ کینٹ صوبہ سرحد پاکستان سے خط لکھ کر منگوائی جاسکتی ہے۔



الدعاء المستجاب

جناب عبدالرشید ارشد صاحب

حدیث شریف میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کو عبادت کا مغز ارشاد فرمایا ہے اور ایک حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں دعا سے بڑھ کر کسی چیز کی وقعت نہیں۔ قرآن وحدیث

سے دعا کی اہمیت، مقام و مرتبہ بالکل واضح ہے لیکن دعا صرف ہاتھ اُٹھانے اور منہ سے کچھ بولنے کا نام نہیں۔ بلکہ دعا کی اپنی ایک حقیقت ہے، روح ہے، حسنِ طلب سوال کی روح ہوا کرتی ہے۔ اہل نظر نے کہا ہے کہ اگر مانگنے والے کو مانگنے کا طریقہ سلیقہ اور ڈھنگ نہ آئے تو داتا کے فیاض ہونے کے باوجود ناکامی کا اندیشہ رہتا ہے ....

جو مانگنے کا طریقہ ہے اُس طرح مانگو
درِ کریم سے بندے کو کیا نہیں ملتا

جناب عبدالرشید ارشد صاحب نے اس مختصر سے کتابچہ میں دعا کی حقیقت، طریقہ دعا، آدابِ دعا اور دیگر متعلقاتِ دعا کو قرآن و حدیث کی روشنی میں احسن انداز سے بیان کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ شرفِ قبولیت عطا فرمائیں۔ ۲۲ صفحات کا یہ کتابچہ النور ٹرسٹ جوہر پریس بلڈنگ جوہر آباد اور صدیقی ٹرسٹ کراچی سے طلب کیا جاسکتا ہے۔



ربّ کی باتیں

مولانا عمادالدین محمود صاحب مدظلہٗ

کہتے ہیں اکیلے ہوا کرو تو اللہ سے باتیں کیا کرو اور اکھٹے ہوا کرو تو اللہ کی باتیں۔ کہنے والے سچ کہتے ہیں باتیں کرنا انسانی فطرت ہے لوگ دیواروں سے بھی باتیں کرتے ہیں اور یہ انکو اچھا بھی لگتا ہے۔ حالانکہ دیواروں کے بھی کان ہوتے ہیں اگرچہ دیکھے کسی نے بھی نہیں۔ سب کو فنا ہے باقی صرف اللہ ہے تو پھر کیوں نہ رب کی باتیں پڑھنے کیلئے کتاب ’’رب کی باتیں‘‘ لیکر پڑھیں۔ کتابیں تو ساری پڑھنے کیلئے ہی ہوتی ہیں لیکن بعض کتابیں اپنے آپ کو پڑھواتی ہیں میں نے جب اس کتاب کو پڑھا تو تبصرہ لکھنا بھول گیا دوبارہ پڑھنے بیٹھ گیا اتنی دل نشین کتاب کہ چھوڑنے کو دل نہ چاہے یہ احادیث قدسیہ کا دل نشین ترجمہ و تشریح ہے۔ مؤلف کا اخلاص اسکے ہر

حرف سے عیاں ہے۔ترجمہ پر اصل گمان ہوتا ہے۔یوں لگتا ہے جیسے علامہ ملا علی قاریؒ دور حاضر میں کسی ممبر پر جلوہ افروز ہیں اور مولانا عماد الدین محمود ترجمانی کر رہے ہیں اور سامعین بچے بوڑھے جوان دم بخود ہو کر ربّ کی باتیں سن رہے ہیں اور کسی کو وقت گزرنے کا احساس ہی نہیں ہوتا۔نہ تھکاوٹ نہ پریشانی بلکہ جیسے جیسے وقت گزرتا جاتا ہے چہروں پر انوار،روح میں خمار، ذہنوں میں بالیدگی کے آثار نمایاں ہوتے جاتے ہیں اور لوگ ہیں کہ بے شمار ہوتے جاتے ہیں۔ یہ لوگ ربّ کی باتیں سننے کے بعد درِ محمود سے ربّ کی باتیں لینے لگ جاتے ہیں۔کتاب لیکر جیسے ہی صفحہ نمبر ۵ پڑھتے ہیں واپس در محمود پر آتے ہیں اور کہتے ہیں عزت مآب مولانا۔جھوٹے نبی' سچی کہانیاں' زیارات حرمین' ساعتے با اہلِ دل لاؤ اپنے مطالعہ کا حاصل و نچوڑ خوانِ زعفران لاؤ تذکرہ علماء مشائخ داماں سے دامن دل کو پھر سے معطر کرو۔احادیث ختم نبوت سے فضا کو منور کرو۔

فہرست مضامین دیدہ زیب ودل نشین ہے۔پیش لفظ قاضی خلیل احمد کا ہے۔صفحہ ۱۱ پر بہت تھورے کو تھوڑے کر دیا جائے تو کتابت بے داغ ہو جائے گی۔شعر کا پہلا مصرعہ غزالی کو آخر میں لانے سے بے وزن ہو گیا۔غزالی کی ''زا'' مشدد ہو گئی۔غزالی کو رازی سے پہلا لایا جائے......

عطار ہو رومی ہو غزالی ہو کہ رازی
کچھ ہاتھ نہیں آتا بے آہ سحرگاہی

ایک التفات اور بھی درکار ہے صفحہ ۴۸ پر ''ملتفیت'' کی یا حذف کر کے اسے ''ملتفت'' کر دیا جائے۔

استاذنا المکرم حضرت مولانا قاضی عبدالکریم کلاچی فاضلِ دیوبند کا ''مکتوب کریم'' جانِ کتاب ہے۔ربّ کے بندے نے نقد ونظر کا حق ادا کر دیا ہے۔امید ہے مختلف کتابوں میں زیب قرطاس ''مکتوبات کریم'' کی شکل میں متشکل ہو کر ایک نہ ایک دن قلوب کی ٹھنڈک وتسکین کا سامان مہیا کرینگے۔ان شاء اللہ۔القاسم اکیڈمی نے اس موضوع پر کام شروع کر دیا ہے اور ان شاء اللہ جلد ''مکتوبات الکریم'' کی جلد اوّل چھپ کر منظر عام پر بھی آ جائے گی۔

۱۵۰ صفحات کی یہ کتاب صرف ۹۰ روپے میں ادارہ تالیفاتِ ختم نبوت غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور سے طلب کی جاسکتی ہے۔



الانصاف فی حدودِ الاختلاف

مولانا سید خلیل حسین میاں صاحب

القاسم اکیڈمی کا نام بھی محتاجِ تعارف نہیں رہا اور کام بھی۔ رہا ''الانصاف فی حدودِ الاختلاف'' کا تعارف تو یہ کتاب اپنے نام سے ظاہر ہے۔ اختلاف کے حدود کیا ہیں؟ اور ان میں انصاف کیا۔ ہر دو جانب سے اکابر پر نکتہ چینی طعن و تشنیع اور تنقیص و تحقیر ہی تو سببِ افتراق ہے اور افتراق کی موجودگی میں اختلاف کیسے رفع ہو۔ اس سے تو عوام کو حلقۂ علماء سے بدگمان ہونے کا اور الحاد میں جانے کا بہانہ فراہم ہو جائے گا۔

اختلافات میں پڑنے کا امکان تو ہر وقت رہتا ہے لیکن اختلافات میں تطبیق دے کر اُمت کو نقطۂ اتحاد پر مرتکز کرنے والوں کی بھی کمی نہیں رہی تا کہ اُمت کا مجموعی جسد اگر کوئی دور سے دیکھے تو اسے ایک لگے۔ کچھ ایسی ہی کوشش وکاوش اس کتاب کی صورت گری کرتی نظر آتی ہے جس کو مدرسہ اسلامیہ اصغریہ دارالمسافرین دیوبند کے حضرت مولانا سید خلیل حسین صاحب نے تالیف کیا ہے اور جسے نہایت دیدہ زیب سرِ ورق کے ساتھ بھرپور اہتمام سے القاسم اکیڈمی سے شائع کیا ہے۔

کتاب کیا ہے؟ درِ بے بہا ہے۔ انصاف کی ایک دنیا ہے، قرآنی آیات کا خزانہ ہے۔ سید الکونین سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیثِ کریمہ سے مزین ہے اور حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ کی تصانیف سے لئے گئے اقتباسات کا مجموعہ ہے۔ اس میں علماء، طلباء، اور عام مسلمانوں کے درمیان تعلقات کی استواری، اسلامی اخوت اور رفعِ نزاع کی ضرورت واہمیت کو

دلسوزی اور سادہ انداز میں بیان کیا گیا ہے۔

پہلی فصل میں مسلمان کی شان، مؤمن کی خیرخواہی، مؤمن کی مثال قابلِ رشک، مؤمن باہمی اتفاق، خوش اخلاقی، دوستی کے لائق کون ہے۔ دوسری فصل میں علماء کی صحبت میں بیٹھنے کی فضیلت' حضرت لقمان کی وصیت' گناہوں کی بخشش' علمائے کرام کی ذمہ داری وغیرہ تیرہ فصلوں میں بڑے کام کی باتیں ہیں۔ ''آخری بات پر بات'' ختم ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمادیں جناب خالد یوسف صاحب رنگ والے کہ انہوں نے اپنے والد صاحب کی طبع کردہ اس کتاب کے اصل مسودات والدِ مرحوم کے ایصالِ ثواب کے لئے القاسم اکیڈمی کے حوالے کردیے اور اب وہ ایک صدقہ جاریہ بن گیا ہے۔ واجرھم علی اللہ۔ کل صفحات ۹۶ ہیں۔ ملنے کا پتہ: القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہ خالق آباد نوشہرہ سرحد پاکستان ہے۔

☆☆☆

مولانا محمد زکریاؒ کے معمولاتِ رمضان

رُشحاتِ قلم : مولانا نور الحسن صاحب' راشد کاندھلوی' مولانا عبدالعظیم ندوی
مولانا محمد یوسف لدھیانوی' صوفی محمد اقبال

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ رمضان شریف کس طرح گذارا کرتے تھے؟ عام دنوں سے ہٹ کر رمضان میں کیا معمولات تھے؟ یہ رسالہ ان تمام سوالوں کا احاطہ کرتا ہے۔ ان معمولات کو رقم کرنے والے نہایت نیک پارسا متدین علماء ہیں۔ تعارف و تقدیم مولانا محمد عاشق الٰہی (نزیل مدینہ) کے قلم سے ہے' جس میں فرماتے ہیں کہ

''مولانا نور الحسن راشد کاندھلوی نے اٹھاسی صفحات کی ایک کتاب بنام مولانا محمد زکریا کاندھلوی مہاجر مدنی کے معمولاتِ رمضان لکھ کر شائع کی اور رمضان ۱۳۳۲ھ سے لے کر رمضان ۱۴۰۰ھ تک کے احوال و کوائف درج

کر دیے۔ مولانا عبدالعظیم ندوی مظاہری رمضان ۱۴۰۰ھ کے احوال وکوائف بھی بالتفصیل لکھ کر بعنوان ''شیخ کا رمضان'' شائع کر دیے جو گویا مولانا نور الحسن راشد صاحب کی کتاب کا تکملہ اور تتمہ ہے''۔

ماہنامہ بینات کراچی بابت شوال ۱۴۰۰ھ کے اداریہ میں مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ نے فیصل آباد میں رمضان المبارک کے تاثرات اور انوار و برکات پر چند صفحات سپردِ قلم کیے جن میں مولانا ملک عبدالحفیظ مکی زید فیوضہم کے تحریر کردہ شب وروز کے پروگرام کو شامل کر دیا۔ نیز اس موقع پر حضرت شیخ کے خادمِ خاص جناب صوفی محمد اقبال صاحب نے بھی تحدیث بالنعمت اور اپنا حالِ زار کے عنوان سے چند صفحات تحریر کیے۔

پیشِ نظر رسالہ ان رُشحاتِ اربعہ کی ایک کامل شکل ہے، جس کے آئینے میں ہم اپنی شکل کے خدوخال اور اپنی کوتاہیوں اور کوتاہ بینیوں کا ازالہ کر سکتے ہیں۔ رمضان شریف کی روحانی برکتیں سمیٹ سکتے ہیں۔ بندوں کو کس طرح زندگی گذارنی چاہیے۔ اس کا نمونہ اس ایک ماہ کے آبِ حیات سے لے کر اپنے پورے سال کے خدوخال درست کر سکتے ہیں۔ کرنے کو تو ہم بہت کچھ کر سکتے ہیں لیکن ان ''معمولاتِ رمضان'' سے آگہی بھی تو ضروری ہے جو اسی مقصد کے تحت لکھا گیا ہے کہ زیادہ سے زیادہ اُمت اس کی خریدار بنے اور اپنے علم کو معمولات میں لا کر ربّ ذوالجلال کی خوشنودی کی طلبگار بنے۔

اللہ کریم جزائے خیر دے جناب خالد یوسف صاحب رنگ والے کو جنہوں نے اپنے والدِ مرحوم کی مطبوعہ اس کتاب کے اصل مسودات القاسم اکیڈمی کے حوالے کیے اور اب دوبارہ چھپ کر صدقہ جاریہ بن گئی اور اکیڈمی سے بار بار چھپ کر ایصالِ ثواب کا ذریعہ بنتی رہے گی۔ اکیڈمی نے اپنے زیرِ نگرانی واہتمام سے یہ رسالہ اُمت تک پہنچانے کا اہتمام فرمایا۔ اور اپنے ادارہ القاسم اکیڈمی کا دل اس کے لئے فرشِ راہ بنایا۔

۱۳۱ صفحات پر مشتمل یہ رسالہ صرف ۶۰ روپے میں القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہ برانچ پوسٹ آفس خالق آباد نوشہرہ سے دستیاب ہے۔ خط لکھ کر منگوایا جا سکتا ہے۔

☆☆☆



باب : ۴

سیرتِ خاندانِ نبوت وتذکرۂ صحابہ کرامؓ

زیاراتِ حرمین شریفین

مولانا عمادالدین محمود

تصنیفات کی دنیا میں اگرچہ مولانا عمادالدین محمود ایک نیا نام ہے لیکن جس طرح انہوں نے قبل ازیں چار تصنیفات سے اپنے آپ کو منوایا ہے یہ انہی کا حصہ ہے۔ اس دنیا میں محنت، جانفشانی، اپنے مقصد سے لگن، بے انتہا شوقِ مطالعہ، ذوقِ کتب بینی، مواد اکٹھا کرنے کے لئے سفر مختلف لائبریریوں کی دریوزہ گری، لکھنے کے لئے اپنے دماغ کو لائبریری بنانا اور سب سے بڑھ کر اللہ والوں کی شفقت و محبت کا حصول، یہ تمام اجزاء ہیں جو کسی بھی مؤلف و مصنف کے لئے کامیابی کا زینہ ثابت ہوتے ہیں اور بحمد اللہ یہ اوصاف فاضل مصنف میں بدرجۂ اتم موجود ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ موصوف نہایت قلیل عرصہ میں اپنی تیسری کتاب زیاراتِ حرمین کے نام سے لائے ہیں جس کو ایک اللہ والے یعنی حکیم العصر مخدوم العلماء مولانا عبدالمجید لدھیانوی صاحب مدظلہ نے پسند فرمایا ہے اور جو کتاب اللہ والے کو پسند ہو اسے اللہ کے بندے کیوں نہ پسند کریں گے۔ کسی بھی کام کو کرنے کے لئے ضروری شوق اور جذبہ نہ ہو، وہ کام نہیں ہوسکتا، اگر ہوگا بھی تو بے دلی سے ہوگا اور کام ناقص رہ جائے گا۔

مولانا کی تازہ تصنیف زیاراتِ حرمین کو پڑھنے کے بعد زیاراتِ حرمین کا شوق افزوں ہوجاتا ہے۔ حرمین کی زیارات کا شوق دل میں موجزن کرنے کے لئے سب سے اول کتاب کا آغاز ہی سلام عقیدت سے کیا ہے اور وحید ظفر قاسمی کی مشہور نعت لائے ہیں جو زبان زدِ خاص و عام ہے، زہے مقدر حضورِ حق سے سلام آیا، پیام آیا، یہ مصنف کا پہلا حسنِ انتخاب ہے۔ حج کے بارے میں کچھ گزارشات دنیائے علم کے جبلِ نور حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب سے گزرتے ہوئے آپ کا سابقہ فضائلِ مکہ مکرمہ، خانہ کعبہ، غلافِ کعبہ، حجرِ اسود، احرام کعبہ، حطیم کعبہ، رُکن یمانی، ملتزم، میزابِ رحمت، مقام ابراہیم، صفا مروہ، آبِ زم زم، مولد النبی الکریم صلی

اللہ علیہ وسلم، جنت المعلیٰ، مسجد الرایہ، مسجدِ جن، مسجد عائشہ، مسجد نمرہ، مسجد خیف، منیٰ، میدانِ عرفات، جبلِ رحمت، مزدلفہ، جبلِ ثور، جبل نور، فضائل مدینہ، خاکِ مدینہ، خاکِ پاکِ روضہ اطہر، مسجد نبوی، ریاض الجنہ، اسطوانہ حنانہ، اسطوانہ عائشہ، اسطوانہ ابی لبابہ، سریر، محرس، وفود تہجد، جبرائیل، منبر نبوی، چبوترہ اصحابِ صفہ، گنبد خضراء، جالیاں، سماعِ نبوی ﷺ، سلطان نورالدین زنگی، خندق، جبلِ احد، بدر اور شہداء بدر کی فضیلتوں اور واقعات کو صفحہ ۱۷۹ تک لے گئے ہیں۔ تاریخ اور احادیثِ کریمہ سے استشہاد اپنے مخصوص قلم سے ایسا کیا ہے جسے پڑھنے کے بعد قاری کا دل اُڑنے کو چاہے گا کہ ابھی پہنچے مگر مسائل حج وعمرہ جو ۱۸۰ صفحات سے ۲۶۰ صفحات تک یاد کرنے کے لئے ہیں۔ بڑی تقطیع عمدہ کتابت اپنی جگہ خوب ہے، مگر مصنف کی تحریر کی چاشنی محسوس کیے بغیر نہ رہ سکیں گے۔ یہ کتاب زیارات کا شوق پیدا کرنے میں اپنی مثال آپ ہے۔

ملنے کا پتہ : ادارہ تالیفاتِ ختم نبوت، غزنی اسٹریٹ اردو بازار لاہور۔



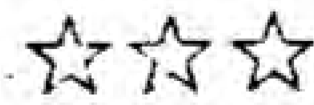
اولادِ رسول ﷺ

مولانا حافظ محمد ندیم قاسمی ایم اے

کہنے کو تو یہ ایک مختصر سا رسالہ ہے، مگر جس طرح اس میں اولادِ پیغمبر ﷺ کا مختصر تعارف کرایا گیا ہے۔ یہ اپنی مثال آپ ہے، اس میں حضرت قاسم، حضرت عبد اللہ، حضرت ابراہیم رضوان اللہ علیہم اجمعین کے تذکرہ ہائے دلربا کے ساتھ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی سب صاحبزادیوں کا تذکرہ جمیل ہے، یعنی حضرتِ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کا نام ونسب ابتدائی حالات نکاح، ہجرت وتکالیف، فضیلت بزبانِ رسالت ﷺ، لباس، حتیٰ کہ سرورِ عالم ﷺ کی اولادِ زینب سے محبت، اعزاز، جنازہ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قبرِ زینب میں اُترنا، نہایت اختصار کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

اسی طرح حضرت سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کے حالات اسی ترتیب سے بیان کئے گئے ہیں جبکہ بیماری اور وفات تک کے حالات مرقوم ہیں۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا اپنی بہن سے محبت کا عالم اور سیدہ رقیہ کے لئے حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا تک کا بیان ہے۔

حضرت سیدہ اُم کلثوم کے حالات کی ترتیب وہی ہے۔ یعنی ہجرت، تزویج، سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا مثالی شوہر، بلند اخلاق خاوند ہونا، سیدہ کا غسل و جنازہ، تدفین، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قبرِ رقیہ کے پاس بیٹھنا اور آنسوؤں کا جاری ہونا۔ اسی طرح سب سے چھوٹی اور پیاری صاحبزادی حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی ولادت باسعادت، القاب، پرورش، شمائل وخصائل، اسلام کے لئے آزمائش، شعبِ ابی طالب میں محصوری، ہجرت، تزویج، تقریب نکاح، سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت، سیدہ کی رخصتی، دعوت ولیمہ، خانگی اُمور کی تقسیمِ کار، ماں سے محبت کرنے کا حکم، داغِ پدری، سیدہ کی تجہیز و تکفین، سیدہ کا جنازہ، ایثار و سخاوت، انسانی ہمدردی جیسے عنوانات قائم کر کے مرتب نے دریا کو کوزے میں بند کر دیا۔ یہ رسالہ اس لحاظ سے بھی نافع ہے کہ اس میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی چاروں شہزادیوں کا تعارف آ گیا ہے، جن سے محبت جزوِ ایمان ہی نہیں عینِ ایمان ہے بلکہ جو ان میں سے کسی سے بھی بغض رکھے، یہ اس کی شقاوت و بدبختی کا نشان ہے۔ کتاب ہر بڑے شہر کے مشہور اسلامی کتب خانوں میں مل جائے گی ورنہ خط لکھ کر مکتبہ سید احمد شہید کچہری روڈ پسرور سیالکوٹ یا بسم اللہ پبلی کیشنز بھوانہ بازار فیصل آباد سے منگوائی جائے۔



جانشینِ پیغمبر

مولانا حافظ محمد ندیم قاسمی ایم اے

جانشینِ پیغمبر کے دلنشین الفاظ پڑھتے ہی ذہن و تصور میں جو نام اُبھر کر سامنے آتا ہے وہ سیدنا صدیق اکبرؓ کا ہے اور اس کتاب میں ان کی ولادت سے لے کر خلافت اور وفات تک

کے حالات درج ہیں جو مولانا حافظ محمد ندیم قاسمی کے افادات کا مجموعہ ہے جسے نہایت حسنِ ترتیب سے مشتاق احمد قریشی نے مرتب کیا ہے۔ اظہارِ مسرت محمد احمد لدھیانوی نے فرمایا ہے۔ تعارف مولانا مفتی عصمت اللہ کے قلم سے ہے۔ ندیم نبی کے عنوان سے مولانا اورنگزیب شاہ رقمطراز ہیں، افاداتِ قاسمی ولادتِ صدیق اکبرؓ سے شروع ہوتے ہیں، یہ افادات خطباتِ قاسمی سے مستفاد ہیں، جس میں سامعین کو بدنظر رکھا گیا ہے اور اب قارئین کی خدمت میں مرتب کی جاں فشانی سے پیش ہو رہے ہیں۔ ولادتِ صدیق کے مکمل بیان کے بعد، ہجرت، غزواتِ صدیق، خاندانِ نبوت اور صدیق اکبرؓ کے پُرکیف نظارے ہیں۔ شانِ صدیق بزبانِ قرآن، صدیقہ و بنتِ صدیق، سیدنا صدیق اکبر اغیار کی نظر میں، مصدق پیغمبر، امامت و خلافت، شانِ صدیق بزبانِ رسالت، نبیؐ و صدیقؓ، صدیقؓ و علیؓ، دشمنانِ صدیق، بے مثال انسان کے علاوہ دیگر عنوانات سے مزین یہ کتاب نہایت پر اثر ہے۔

عظمتِ صدیق دل میں جاگزیں ہوتی ہے۔ روح کو سرور ملتا ہے، دل کو تسکین ہوتی ہے، بس یوں محسوس ہوتا ہے جیسے کوئی ندیم شعلہ بداماں ہے، جو شانِ صدیق اکبر میں رطب اللسان ہے اور گلی کوچوں میں کھڑا ہوا دشمنِ صدیق حیران و پریشاں ہے بلکہ ہراساں ہے۔ مشتاق احمد قریشی مبارکباد کے مستحق ہیں۔ جن کا استقلال آپ کے ذوقِ مطالعہ کا منتظر ہے۔ کتاب تک پہنچنا آپ کا کام ہے۔ رفیقِ غار و مزار کا دل میں اُتارنا اللہ کا کام ہے کہ سارے انسانوں کے دل جس کے قبضۂ قدرت میں ہیں، البتہ یہ کتاب محبتِ صدیق کو دل میں اُتارنے کے لئے ممد و معاون ثابت ہوگی۔ صفحات ۳۰۴ ہیں اور قیمت ۱۵۰ روپے، پتہ مکتبہ سید احمد شہید ۱۰۔ الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور۔

☆☆☆

اسمِ محمد 

ترتیب و تحقیق: ابو محمد عبدالمالک

کتاب ''اسمِ محمد'' اپنے نام سے اسم بامسمیٰ ہے، جاذبِ نظر ہے، قلب کی تسکین ہے،

روح کا چین ہے، اس کی اہمیت اپنی جگہ مسلّم ہے اور اس پر مستزاد اس کا مقدمہ مفسرِ قرآن، معروف سکالر و مصنف مولانا محمد اسلم شیخوپوری صاحب مدظلہٗ کے قلم گوہر بار سے لکھا گیا ہے لیکن حق یہ ہے کہ اس کی ترتیب و تحقیق میں فاضل مؤلف ابو محمد عبد المالک نے نہایت جانفشانی اور عرق ریزی سے کام لیا ہے۔

کتاب کا ماحصل یہ ہے کہ قاری پڑھنے کے بعد اس کے مقصد سے نہ صرف محبت کرنے لگے بلکہ اس کا خود داعی بن جائے۔ یہ کتاب اس معیار پر ہے، محبت کے جذبے اس کتاب کا مقدمہ پڑھتے ہی دل و دماغ پر چھا جاتے ہیں۔ نامِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم زبان میں رس گھولتا ہے، قلب میں گداز پیدا کرتا ہے، روح میں نور پیدا کرتا ہے، جگر میں سوز پیدا کرتا ہے، نوید شفا مل جاتی ہے، نام سے بات آگے بڑھتی ہے، نامِ محمد مجموعۂ محامد و مراجعِ اخلاق، زندہ جاوید معجزہ ہے۔ ختم نبوت کی دلیل ہے، پاک نام اور پاکیزہ ذات ہے۔ جنت میں آدم علیہ السلام کا لقب ابو محمد ہے "محمد" نام رکھنے کی تلقین ہے، محمد نام رکھنا اعزاز ہے، محمد نام رکھنے والوں کے گھر میں رزق کی فراوانی ہوتی ہے۔ اس طرح سے بہت سے عنوانات کے تحت بہت سے متعلقہ اشعار سے دیدہ زیب تصاویر سے مزین یہ کتاب بہت سی کتب کا خلاصہ معلوم ہوتی ہے۔

بہترین کارڈ کی جلد ہے، جس میں اعتدال کو ملحوظ رکھا گیا ہے کیونکہ اسلام نام ہی اعتدال کا ہے، اور محمد نام ہی اعتدال کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ اس میں نہ ایک حرف ہے نہ تین بلکہ چار حروف کا مجموعہ ہے۔ اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم مکتبۃ الرازی دکان نمبر ۲ اسلام آباد سے منگوائیں ان شاء اللہ ہماری رائے سے آپ بھی متفق ہوں گے۔ یہ عشق و محبت کا انمول تحفہ ہر لکھے پڑھے مسلمان کو حرزِ جان بنانا چاہئے ...... ؎

قوتِ عشق سے ہر پست کو بالا کر دے
دہر میں اسمِ محمدؐ سے اُجالا کر دے



اُصولِ سیرت نگاری

ڈاکٹر صلاح الدین ثانی

نایاب معلومات کا خزانہ نظر کے سامنے ہے جس میں اُصولِ سیرت نگاری کے ۲۵ زرّین اُصول ۴۱۹ صفحات پر کچھ اس طرح سے پھیلائے گئے ہیں کہ قاری پڑھتا چلا جائے اور از بر کرتا چلا جائے اور جب کتاب سے فارغ ہو تو خود ہی قلم لے کر لکھنا شروع کر دے، حبیب نقشبندی صاحب نے شاید اسی مناسبت سے کہا ہے ....

ضمیر آپ کا جب بھی حبیبؔ جاگ پڑے
خدا کے واسطے اپنے قلم کو ہاتھ میں لو

ڈاکٹر صلاح الدین ثانیؔ سیرت نگاری کی طرف کیا آئے سیرت نگاری میں نکھار آ گیا سیرت کا دیگر علوم کے ساتھ تعلق و امتیاز پیدا کرتے ہوئے سیرت نگاری کا ارتقائی جائزہ لیتے ہیں اس کے ساتھ ہی قرونِ اولیٰ کے اہم سیرت نگاروں کی حیات و نگارشات بھی پیش کر کے اُصولِ سیرت نگاری کو مستحکم کرتے ہیں۔ ۲۵ اُصولوں کی ابتداء قرآن سے شروع ہوتی ہے جو پہلا اُصول ہے اور پچیسواں اُصول علم التقویم والتوقیت پر ختم ہوتا ہے جو آخری اُصول ہے۔ ان اُصولوں کو سامنے رکھ کر جو بھی سیرت نگاری کرے گا وہ بہترین سیرت نگار ہوگا۔

غرض یہ کہ یہ کتاب مستطاب ہے جس کا مطالعہ ہر اس مسلمان کی ضرورت ہے جو اسلام کا دعویٰ کرتا ہے۔ اس لئے کہ سیرت طیبہ پر عمل پیرا ہو کر ہی انسان اشرف المخلوقات میں اشرف ہونے کا شرف حاصل کر سکتا ہے۔ وقت کی یہ ضرورت مکتبہ یادگار اسلام پاکستان علامہ شبیر احمد عثمانیؒ سے منگوائی جا سکتی ہے، جس کا پتہ یہ ہے۔ مکان نمبر ۱۶۲ سیکٹر ۸۔ ایل اورنگی ٹاؤن کراچی ۸۵۰۰ رابطہ نمبر ۶۶۵۹۷۰۳ کے علاوہ مکتبہ جامعہ بنوریہ سائٹ کراچی سے بھی دستیاب ہے۔

............☆☆☆............

سیرتِ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہا

علامہ طالب ہاشمی صاحب

مضمون سیرت کا ہو اور مصنف علامہ طالب ہاشمی ہوں تو پھر کسی تبصرے کی ضرورت نہیں رہتی۔ علامہ طالب ہاشمی خود بھی ہاشمی خاندان سے تعلق رکھنے کی وجہ سے ماہر انساب ہیں۔ ان کی لکھی ہوئی کتابیں دنیا بھر میں نہایت ذوق وشوق سے پڑھی جاتی ہیں۔ تحریر میں ایسی روانی ہے کہ قاری پڑھتا ہی چلا جائے اور روحانی بالیدگی حاصل کرتا چلا جائے۔ گئے دور کے ایسے نقشے کھینچتے چلے جاتے ہیں کہ قاری خود کو وہیں محسوس کرتا ہے جہاں نوکِ قلم سے جواہر پارے نکل رہے ہوتے ہیں۔ کچھ پہلے سے بھی بڑھ کر ان کی زیرِ نظر کتاب اس بات کی گواہی دے رہی ہے۔ مثلاً

> ''اُم المؤمنین کے اونٹ کی نکیل پکڑنے والے ستر (۷۰) آدمی یکے بعد دیگرے شہید ہو گئے۔ اب حضرت عبداللہ بن زبیرؓ محمل کی حفاظت کے لئے صفوں کو چیرتے ہوئے آگے بڑھے۔ نامی بہادر تھے کسی کو مقابلے کی ہمت نہ پڑی، مالک اشتر آگے بڑھے دونوں اپنے گھوڑوں سے کود پڑے، ایک دوسرے پر شمشیر بدست حملہ آور ہوئے۔ مالک اشتر کی تلوار کا ایک وار حضرت عبداللہؓ کے سر پر لگا اور وہ لہولہان ہو گئے، لیکن ہمت کا یہ عالم تھا کہ تلوار پھینک کر اشتر کو لپٹ گئے اور دونوں میں کشتی ہونے لگی۔ اس وقت دونوں طرف سے کچھ آدمی آگے بڑھے اور انہوں نے ان دو بہادروں کو ایک دوسرے سے الگ کیا۔ ابن زبیرؓ اس جنگ میں اس جان بازی سے لڑے کہ سارا جسم زخموں سے چھلنی ہو گیا۔ اختتامِ جنگ پر ان کے بدن پر نیزوں تیروں اور تلواروں کے بہ اختلافِ روایت چالیس یا ستر زخم تھے''۔

دیکھا آپ نے ایسا نقشہ کھینچا جیسے آپ اور ہم خود میدان میں موجود ہوں اور مشاہدہ کر

رہے ہوں۔ یہ خوبی ان میں بدرجۂ اتم موجود ہے کہ قاری کو ساتھ لے کر چلتے ہیں۔ کتاب کا یہ مختصر اقتباس پوری کتاب کا شاہد ہے ہر صفحہ پر آپ کو یہی نقشہ ملے گا۔

ان کی اس کتاب کا ہونا شائقینِ تاریخ کے پاس نہ ہونے سے بدرجہا بہتر ہے۔ اس کتاب میں تیرہ ابواب ہیں اور ہر باب جب کھولتے ہیں تو تاریخ کے دریچوں سے نئے عنوان رقم ہونے لگتے ہیں۔ اللہ کریم ان کی عمر میں برکت دے اور قلم میں مزید روانی دے اور صحیح تاریخ کی ورق گردانی میں جاں فشانی کا ازدیاد نصیب فرمائے۔ (آمین) کتابت، طباعت، کاغذ، جلد بندی عمدہ اور معیاری ہے۔ علامہ طالب ہاشمی علم وتحقیق، تذکرہ وتاریخ، خاص کر سیرت وسیرِ صحابہؓ میں یدِطولیٰ رکھتے ہیں۔ ہم جیسے علم وقلم کے نووارد طالب علموں کے لئے موصوف کی قلم نے رُشد و ہدایت کے سنگِ میل نصب کئے ہیں۔ ان کی تحریریں بذاتِ خود رہنما اُصول ہیں اور خود ان کی ذات ایک سایۂ رحمت ہے۔ ان سے ہمیشہ حوصلہ ملا، اصلاح ملی، تشجیع اور کام کے میدان ملے۔ واجرھم علی اللہ۔

ضخامت ۲۴۸ صفحات ہے اور قیمت ۱۴۰ روپے ہے۔ یہ کتاب بھی طٰہٰ پبلی کیشنز ۲۲ اے ملک جلال الدین (وقف) بلڈنگ چوک اردو بازار لاہور سے طلب کی جا سکتی ہے۔

☆☆☆

پیغمبرِ رحمت ﷺ اور نونہالانِ اسلام

مولانا ڈاکٹر اکرام اللہ جان قاسمی

پیدائش سے لے کر زیبائش (شادی بیاہ) تک سرکارِ دو عالم ﷺ کے 150 ارشادات مع تشریح از جانبِ مؤلف ڈاکٹر اکرام اللہ جان قاسمی بشکلِ پیغمبر رحمت ﷺ اور نونہالانِ اسلام آپ کے سامنے ہے۔

قبل ازیں یہ کتاب قومی سیرت کانفرنس زیرِ انتظام وفاقی وزارتِ مذہبی اُمور حکومت پاکستان کے سامنے آئی تو اسے قومی سطح پر انعام یافتہ قرار دے کر صدارتی ایوارڈ سے نوازا گیا۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد حسن جان جامعہ امداد العلوم پشاور کے سامنے آئی تو انہوں نے فرمایا کہ :

''یہ کتاب اپنے موضوع پر ایک مختصر مگر جامع ہے''۔

اس میں مضمون کی بلندی کے علاوہ اردو ادب اور تعبیر کی سلاست اور شائستگی سے لطف اندوز ہونے کا کافی مواد ہے۔ ہر مسلمان والد، ہر عالم و مربی اور استاد کے لئے بچوں کی دینی معاشرتی اخلاقی تربیت کے سلسلے میں اس مبارک کتاب کا مطالعہ از حد ضروری ہے۔

ہم صرف یہ کہنا چاہیں گے کہ جانِ عالم ﷺ نے بچے کی جان پڑنے سے لے کر جوان ہونے تک جو ارشادات فرمائے، ڈاکٹر اکرام اللہ جان کی تشریح نے اس میں مزید جان ڈال دی۔ شیخ الحدیث مولانا محمد حسن جان المدنی کی تقریظ نے نکھار پیدا کر دیا۔ اس لئے والدین سے گذارش ہے کہ بچوں کی تربیت میں جان پیدا کرنے کیلئے اس کتاب کا آپ کے گھر میں ہونا ضروری ہے۔ اس لئے کہ'' جان ہے تو جہان ہے''۔

پتہ : جامع مسجد قباء، جندر گلی، نوتھیہ قدیم پشاور صدر

☆☆☆

شاہِ کونین  کی شہزادیاں

حضرت مولانا محمد عبد المعبود صاحب مدظلہٗ

اسلام جب مکے میں تھا تو واسطہ مشرکینِ مکہ سے تھا جو علی الاعلان تین سو ساٹھ بتوں کے گھیرے میں تھے۔ جہالت اس قدر پھیلی ہوئی تھی سارے مکہ میں منہ بولے بیٹوں کو بھی حقیقی بیٹا سمجھا جانے لگا تھا۔ تین سو ساٹھ کے پجاریوں نے شور و غوغا اس وقت برپا کیا جب زید بن حارثہ

کی منکوحہ ناگفتہ بہ حالات کی بناپر طلاق لے کر سیدِ عالم فخر المرسلین حضرت محمد ﷺ کے نکاح میں آئیں۔ تین سو ساٹھ کے پجاریوں کو خدائے واحد نے اپنے قرآن میں دندان شکن جواب دے کر خاموش کر دیا۔

اسلام جب مدینہ منورہ میں آیا تو یہودی منافقت کا لبادہ اُوڑھ کر عبداللہ بن اُبی کی شکل میں سامنے آئے، مگر ان کو بھی پے درپے اُترنے والی آیات اور بیّنات نے کچل کر رکھ دیا۔

لیکن حضور سرورِ عالم ﷺ کی صلبی اولاد شاہِ کونین ﷺ کی شہزادیاں بی بی رُقیہ و اُم کلثوم کے شوہر نامدار، حیا شعار، وفا کے مرغزار، سخی سردار سیدنا عثمان ﷺ کے دورِ خلافت میں مکے اور مدینے والا اسلام اکنافِ عالم میں پھیل گیا تو پجاریوں کی بچی کھچی ذریت، منافقینِ مدینہ کی تلچھٹ، ایرانی شاہزادوں کا اسلام سے جاہل نو مسلم طبقہ، ناپختہ ذہن، تینوں کو عبداللہ ابن سبا کی شخصیت میں راہنما کی شکل میں راہزن مل گیا، جس نے تینوں جاہلیتوں کو یکجا کر کے دوامی ناسور کی شکل دیدی۔ یہ ناسور مختلف اشکال میں مختلف رنگوں میں چولے بدل بدل کر ظاہر ہوتا رہا ہے اس کی ایک شکل تو وہ تھی جو سیدہ زینب اُم المؤمنین کے نکاح کے وقت ظاہر ہوئی۔ دوسری شکل سیدہ عائشہ پر تہمت لگاتے وقت ظاہر ہوئی۔ تیسری شکل سرورِ عالم ﷺ کی تین شہزادیوں سیدہ زینبؓ ،سیدہ رقیہؓ ،سیدہ اُم کلثومؓ کو حضور ﷺ کی صلبی اولاد ہونے سے انکار کا جامہ پہن کر تیسرے خلیفہ کے دور میں ظاہر ہوئی، جس سے تیرہ چودہ صدیوں سے اُمتِ مسلمہ نبرد آزما ہے۔

زیرِ تبصرہ کتاب میں فاضل مؤلف حضرت مولانا عبدالمعبود صاحب کو اس تیسری شکل کا سامنا ہے۔ مولانا کا قلم معتدل روش اختیار کرتے ہوئے ہر صفحۂ قرطاس کو دلائلِ واضحہ سے مزین کر رہا ہے۔ اندازِ بیان میں اُلجھاؤ نہیں سلجھاؤ ہے۔ کیوں جو گھاؤ ہے وہ گہرا ہے، زخم کو آہستہ روی سے اعتدال سے بھر رہے ہیں۔

ظہورِ قدسی کے بعد سیدہ خدیجہؓ کا تذکرۂ روح افزا ۶۴۱ صفحات پر پھیلا ہوا ہے۔ چاروں شہزادیوں میں اولاً شہزادی سیدہ زینبؓ کے حالات وواقعات صفحہ ۳۷ سے ۱۲۶ تک پھیلے ہوئے ہیں۔ شہزادی رقیہؓ ۱۲۹ سے ۱۷۷ تک کے دامانِ قرطاس میں جلوہ افروز ہیں۔ شہزادی اُم

کلثوم کا تذکرہ ۱۷۹ سے لے کر ۲۰۳ تک بہارِ جاں فزا کو معطر کر رہا ہے۔ شہزادی سیدہ فاطمہؓ کا ذکرِ خیر صفحہ ۲۱۶ سے لے کر ۴۸۳ صفحے یعنی ۲۶۷ صفحات عطر بیزی کر رہا ہے۔ جس میں آپ کی ولادت باسعادت بھی ہے، القاب بھی ہیں، فضل و کمال بھی ہے، ایثار و سخاوت بھی ہے، دل خراش واقعہ بھی مرقوم ہے، افضلیت بھی ہے، مراتب میں تطبیق بھی ہے، آل کی تحقیق بھی ہے، حدیث کساء بھی ہے، محدثین کی تصریحات بھی ہیں، باغِ فدک اور آلِ نبوی کی حقیقت بھی ہے۔ یہ کتاب ایک انمول خزانہ ہے۔

کتاب کا ٹائٹل بھی بہت خوب ہے، جس کو دیکھتے ہی دور سے معلوم ہو جاتا ہے کہ اسے القاسم اکیڈمی نے چھاپا ہے، کیونکہ یہ اسی کا وصف ہے۔ ٹائٹل دیکھنے سے ہی علم کا شوق افزوں ہونے لگتا ہے۔ القاسم اکیڈمی بحمد اللہ قلیل مدت میں ایک بااعتماد ادارہ کا مقام حاصل کر چکی ہے۔ اس لئے اس کا پہلا ایڈیشن ختم ہونے میں دیر نہیں لگے گی۔ موضوع سے شغف رکھنے والے جلد از جلد اس تک پہنچنے کی کوشش کریں یا کتاب کو اپنے پاس منگوالیں۔

۴۹۲ صفحات کا یہ عظیم تاریخی، تحقیقی، علمی و ادبی شاہکار، خوبصورت جلد اور عمدہ طباعت سے آراستہ ہے۔ موجودہ دور کی ہوشربا گرانی میں صرف ۱۸۰ روپے بھیج کر القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہ خالق آباد نوشہرہ سے طلب کی جاسکتی ہے۔

☆☆☆

سیرت میزبانِ رسول ﷺ حضرت ابوایوب انصاریؓ

رُشحاتِ قلم ! علامہ طالب ہاشمی

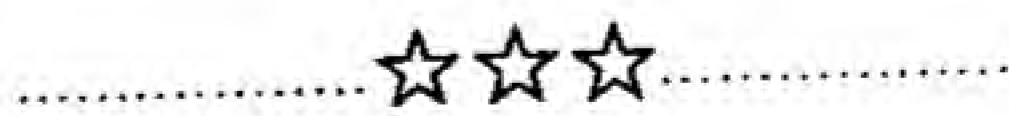
معروف مصنف و ادیب، مورخ اور علامہ، ماہرِ انساب طالب ہاشمی اپنی خاندانی عظمت برقرار رکھے ہوئے ہیں۔ تاریخ دان بھی ہیں اور تاریخ شناس بھی۔ اس دور میں جتنی علمی اور تحقیقی و تاریخی روشنی پھیلی ہے، اس میں ان کا کافی حصہ ہے۔ مطالعہ و تحقیق ان کا خاص مشغلہ

ہے۔ خصوصاً جب اصحابؓ کے متعلق لکھتے ہیں تو روایت و درایت میں جاں فشانی کے بامِ عروج پر پہنچے ہوئے ہوتے ہیں۔ مسلّم کتب سے استفادہ کر کے واقعات کی تفصیلات کو نہایت دلنشین انداز میں پیش کرتے ہیں۔

زیرِ تبصرہ کتاب بھی ان کی انہی خوبیوں کا حسین مرقع ہے۔ جس میں میزبانِ رسول ﷺ حضرت ابوایوب انصاریؓ کی سیرت سے بحث کی گئی ہے۔ سیر حاصل بحث ہے کہ آدمی پڑھتا چلا جائے اور سیر نہ ہو۔ ایک نشست میں ختم کر لی اور دوبارہ پڑھنے کو جی چاہتا ہے۔ تحریر میں محبت کی فراوانی ہے اُدھر حضرت ابوایوب انصاریؓ کو شادمانی ہے کہ سرکارِ دو عالم ﷺ ان کے گھر تشریف لا رہے ہیں اور ایسا عظیم شرف (کہ جس پر صحابہ کرامؓ بھی رشک کناں تھے) پانے والے ہیں۔ تین سو تیرہ میں سے تو تھے ہی اور اس پر مستزاد یہ شرفِ میزبانی کہ ابدالآباد تک میزبانِ رسول ﷺ کے نام سے موسوم ہو جائیں۔ یہ انہی کا حصہ تھا۔

ابوالاثر حفیظ جالندھری کے اشعار سے کتاب کی شیرینی میں مزید اضافہ ہو گیا۔ اب یہ نسخہ سہ آتشہ ہو گیا یعنی ذکرِ انصار، ہاشمی قلم کا شہ کار اور حفیظ مرحوم کے اشعار۔ اب اگر کتاب لینی پڑے مستعار، تو بھی دریغ نہ کیجئے گا۔

اللہ تعالیٰ ان کے قلم میں روانی، تحریر میں چاشنی، قلب میں ذوقِ وجدانی مزید افزوں کرے تا کہ اِس دور کے لوگوں میں کیفیتِ ہیجانی ختم ہو اور شعورِ ایمانی میں اضافہ ہو۔ ۲۲۴ صفحات ۱۲۰ روپے والی قیمت کی یہ کتاب طٰہٰ پبلی کیشنز ۲۲۔اے ملک جلال الدین (وقف) بلڈنگ، چوک اردو بازار لاہور سے دستیاب ہے۔ کتابت بھی عمدہ، غلطیاں کم بلکہ کالعدم، طباعت شاندار اور قیمت بھی معقول ہے۔





باب : ۵

تذکرہ وسوانح، تاریخ اور سفرنامے

تذکارِ محمودؒ

ترتیب وتقدیم: محمد فاروق قریشی

فقیہِ ملت ڈاکٹر مفتی نظام الدین شامزئی شہیدؒ مفتی محمود اکیڈمی کے نگرانِ اوّل بھی تھے اور افکارِ محمودؒ کے امین بھی۔ زیرِ تبصرہ کتاب کی یہ اشاعتِ اوّل ہے۔ مفتی محمود اکیڈمی کے زیرِ اہتمام اس وقت چھپی جب شامزئی صاحب شہادت کے رتبۂ اعلیٰ پر فائز المرام ہو گئے۔ رحمۃ اللہ علیہ۔ کتاب کا انتساب ان کی طرف ہے۔ کتاب کی ترتیب وتقدیم محمد فاروق قریشی صاحب نے بہترین انداز میں کی ہے۔ جو بقولِ فقیہ العصر و مفسر دوراں مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد زرولی خان مدظلہٗ رئیس جامعہ احسن العلوم کراچی :

"ایک چاق وچوبند نوجوان ہیں، معتدل قد وقامت رکھتے ہیں۔ جاذبِ نظر بھی ہیں اور حسن وجمال کا مرقع بھی۔ صلاحیتوں کا پیکر اور سب سے بڑھ کر یہ کہ حضرت مفتی صاحبؒ کے عاشقِ زار ہیں"۔

ان کی شخصیت کی دلآویزی ان کی زیرِ نظر کتاب میں تذکارِ محمود کو حسین وجمیل انداز میں تحریر کرنے کی بنا پر اور نکھر کر سامنے آ گئی ہے۔ یہ تو خواندہ طبقے کی بات ہے، مفتی محمودؒ کو ان کے ۹ ماہ کی وزارتِ علیا کے دوران ناخواندہ طبقہ بھی عملی سیرت کا مشاہدہ کرنے کے بعد آج بھی کہتا ہوا نظر آتا ہے کہ "دور تھا تو مفتی محمودؒ کا"۔ جو واقعی مسئولیت اور ذمہ داری کے احساس کا دور تھا۔ دوسرا باب ان کی جامع علمی شخصیت پر ہے۔ تیسرا باب اَن مٹ یادوں کا ہے، باب نمبر ۴ میں حسنِ سیاست ہے۔ یہ سیاست کے ساتھ حسن بھی مفتی محمودؒ کی شخصیت کی بنا پر ہے۔ اس باب میں بتایا گیا ہے کہ بشکلِ مفتی محمودؒ زعیم سیاست جہاں جہاں قدم رکھتے گئے، سیاست میں حسن و نکھار لاتے گئے، کبھی علماء اور سیاست دو متضاد چیزیں سمجھی جاتی تھیں، مگر پاکستانی سیاست کو

حضرت مفتی صاحب نے اپنی سچائی سے پاک صاف کیا ہے۔ اب علماء اور سیاست لازم وملزوم سمجھے جاتے ہیں۔ یہی تذکارِ محمود کا جوہر ہے۔ پانچویں باب میں پرتوِ افکار کے زیرتحت دنیائے دلائل کی سیر کرائی گئی ہے۔ آخری باب خدماتِ محمود پر مشتمل ہے، جس میں مفتی محمودؒ بحیثیت صحافی، قلمکار ادیب، صاحب تصانیف، اتحادِ ملی کے داعی، پارلیمانی کردار، مرزا ناصر پر جرح، تاریخ ساز فیصلہ اور پارلیمانی حزب اختلاف کی قیادت کی صورت میں جلوہ گر نظر آتے ہیں۔

اگرچہ مولانا مفتی محمودؒ محتاجِ تعارف نہیں ہیں مگر اس کتاب کے ذریعے سے ریکارڈ سیاست ریکارڈ صحافت و ریکارڈ شخصیت کو گنجینۂ اوراق میں صدیوں تک محفوظ کر کے آنے والی نسلوں کو ایک مکمل شخصیت کے آئینے میں اپنی شخصیت کو نکھارنے کا سامان مہیا کر دیا گیا ہے، جس کے لئے مرتب قابلِ صد تحسین و تبریک کے مستحق ہیں۔ البتہ صفحہ نمبر ۹۰ نظرِ ثانی کا محتاج ہے۔ بالخصوص خط کشیدہ الفاظ؛ حدیث میں بہن کے لئے تیسرا حصہ، بیٹی کے لئے آدھا، پوتی کے لئے چھٹا، یہ تو حضور ﷺ کا فیصلہ ہے۔ عائلی قانون کی رو سے دو حصے پوتی کو اور ایک حصہ بیٹی کو ملے گا اور بہن بالکل محروم ہو جاتی ہے۔ اس قانون کی رو سے بیٹی کو ملتا ہے۔ تیسرا حصہ جبکہ حضور ﷺ کے فیصلہ سے اسے ملتا ہے چھٹا حصہ: عائلی قانون کی رو سے پوتی کو ملتا ہے دوتہائی جبکہ حضور ﷺ کے فیصلہ کے مطابق اسے ملتا ہے۔ آدھا حصہ ہمارے خیال میں خط کشیدہ الفاظ میں کاتب نے نمایاں طور پر غلطی کی ہے جبکہ حضور ﷺ کے فیصلہ کی (صورتِ مسئولہ) رو سے بیٹی کا آدھا اور پوتی کا چھٹا مرقوم ہونا چاہیے۔ یہ غلطی آئندہ ایڈیشن میں درست کردی جائے۔ تو صدیوں تک پڑھی جانے والی یہ کتاب اس بوجھ سے فارغ ہو جائے گی۔ ضخامت ۳۲۰ صفحات ہے، قیمت ۲۲۰ روپے۔ اردو بازار کراچی میں مکتبہ رشیدیہ، بنوری ٹاؤن کراچی میں اسلامی کتب خانہ لاہور میں اردو بازار، مکتبہ قاسمیہ اس کے تقسیم کنندگان ہیں۔



حیاتِ شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خانؒ

مرتب: میاں محمد الیاس

شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان گذشتہ صدی ہجری وعیسوی کی اہم دینی شخصیت تھے اور تقریباً ثلث صدی تک دینی وسیاسی حلقوں میں اُن کے نام کا ڈنکا بجتا رہا۔ تعلیم وتدریسِ قرآن اور رجوع الی القرآن میں اس حد تک مستغرق ہو گئے تھے کہ ''شیخ القرآن'' اُن کے نام کا جزو بن گیا اور بقولِ استادِ محترم حضرت مولانا سمیع الحق ''تاریخِ اسلام میں وہ پہلے بزرگ تھے، جنہوں نے اس لقب سے شہرت پائی''۔ قرآنِ پاک کے مرکزی مضمون دعوت الی التوحید، اُن کا دلپسند موضوع تھا اور اس باب میں دوست ودشمن بھی اُن کی خدمات کے معترف ہیں۔

حضرت مولانا غلام اللہ خان صاحبؒ ان اکابر علماء میں سے تھے جن کا وجود مسلمانوں کے لئے بہت بڑی ڈھارس کا سبب تھا، وہ توحید وسنت کے داعی تھے اور شرک وبدعت اور اوہام و رسوم کے لئے شمشیر برہنہ، جس بات کو انہوں نے حق سمجھا، اس کے اعلان واظہار میں انہوں نے کسی مداہنت اور کسی مصلحت کو آڑے نہیں آنے دیا۔ اسی حق گوئی و بے باکی کے صلے میں انہوں نے قید و بند کی صعوبتیں بھی برداشت کیں۔ قاتلانہ حملے بھی سہے لیکن ان کے پائے استقامت میں تزلزل نہیں آسکا۔

حضرت مولاناؒ نے جن اکابر علمائے دیوبند سے فیض حاصل کیا ان میں امام العصر حضرت علامہ انور شاہ کشمیری قدس سرہ جیسی نابغۂ روزگار ہستیاں شامل ہیں، لیکن ردّ بدعات کے خصوصی مشن میں آپ نے اپنے اُستاد حضرت مولانا حسین علی صاحبؒ کے مذاق کو اپنایا تھا اور ساری عمر اسی مشن کی تکمیل میں گزار دی۔ راولپنڈی میں آپ کا قائم کیا ہوا مدرسہ تعلیم القرآن ملک کے چوٹی کے دینی اداروں میں سے ہے اور اس کے درس وانتظام کے علاوہ ایک ایک دن میں کئی کئی جلسوں سے خطاب، مختلف مقامات پر درسِ قرآن اور مسلسل سفروں کی زندگی آپ کی

عادتِ ثانیہ بن چکی تھی۔ انہی مصروفیات کے درمیان آپ نے تفسیر ''جواہر القرآن'' جیسی ضخیم کتاب بھی تصنیف فرمائی جو حضرت مولانا حسین علی صاحبؒ کے تفسیری افادات و نظریات کی بہترین تشریح ہے۔

بعض مسائل میں اکابر علمائے دیوبند سے قدرے مختلف مؤقف رکھنے کے باوجود اکابر کی عظمت و محبت ان کے رگ رگ میں بسی ہوئی تھی۔ علمائے دیوبند کے تذکرے سے وہ بے خود ہو جاتے اور جہاں کہیں اس مقدس نام پر کوئی آنچ آتی محسوس ہوتی، وہ اپنے مرتبہ و منصب کی پرواہ کئے بغیر اپنی جان و آبرو کی قربانی دینے کے لئے تیار ہو جاتے تھے۔

زیر نظر کتاب چودہویں صدی کی اس اہم شخصیت کی سوانح حیات ہے، جس کے مرتب میاں محمد الیاس صاحب اس سے قبل شیخ القرآن والسلوک حضرت مولانا حسین علی صاحب (واں بھچراں) کی شخصیت پر ایک نہایت جامع کتاب لکھ چکے ہیں۔ اس کتاب پر نظر ڈالی، اختلافات کے گورکھ دھندوں میں پڑے بغیر میاں محمد الیاس صاحب سوانحی نقطۂ نگاہ سے مولانا غلام اللہ خان صاحبؒ کی شخصیت پر ایسا لکھ گئے ہیں کہ تعصب کی عینک اُتار کر اسے جو بھی پڑھے گا اسے مولانا غلام اللہ خانؒ واقعی ایک مصلحِ قوم، داعیِ توحید، مفسر قرآن، بہترین انسان، مہربان دوست، مہمان نواز و سخی، مردِ جری، صاحبِ استقامت مجاہد، عظیم عاشقِ رسول، سحر بیان خطیب، نڈر راہنما، حق و صداقت کا پشتیبان، بہادر اور جری مردِ مجاہد، فکری استقلال و استقامت کا پہاڑ، اخلاص و للّٰہیت کا شاہکار، توحید و سنت کا علمبردار، ردّ شرک و بدعت میں ننگی تلوار اور قادیانیت سے برسرپیکار نظر آئیں گے۔

کتاب چار ابواب پر مشتمل ہے۔ بابِ اوّل میں چودھویں صدی کے پنجاب کا نقشہ کھینچا گیا ہے اور اُن فرق و فتن کی نشاندہی کی گئی ہے جن کے خلاف مولانا نے عمر بھر جدوجہد کی۔ خاص طور پر شرک و بدعت کے پجاریوں کے عقائد کا بہت خوبصورت بحث اور دلچسپ انداز میں جائزہ لیا گیا ہے۔ بابِ دوم میں مولانا کی سرگذشتِ حیات بیان کی گئی ہے اور نقوشِ حیات،

وات وخصائل، نمایاں اوصاف وکمالات، معاصرین اکابرین سے مولانا کے تعلقات اوران کی
راءاس کے ذیلی ابواب ہیں۔ بابِ سوم جوتحریک ودعوت کے عنوان سے معنون ہے۔اس میں
رکانہ عقائدورسوم کی اصلاح، مولانا کے فلسفۂ توحید، اسلوبِ دعوت، اقوال وملفوظات پر مشتمل
اہرالتوحید، ردّبدعات اورفرق وفتن جیسے ذیلی ابواب ہیں اور یہ باب ہی کتاب کااصل مقصوداور
ح ہے۔ بابِ چہارم جوآثار وباقیات پر مشتمل ہے۔ اس میں مولانا کے قائم کردہ مدرسہ
العلوم تعلیم القرآن راولپنڈی، تصانیف وتالیفات، جمعیت اشاعت التوحید والسنۃ اور چند
ورتلامذہ کا تذکرہ ہے۔اسی باب میں شیخ کے مسلک حیات النبی ﷺ پر روشنی ڈالی گئی ہے۔
ر میں مبشرات اورلُبّ لباب کے عنوان سے کتاب وخدمات کا خلاصہ بیان کردیا گیا ہے۔
ذ ومراجع پرایک نظرڈالنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ مؤلف کوکن کن مراحل سے گذرنا پڑا ہے۔

میاں محمد الیاس' صورت اورظاہر میں سادہ انسان' بھولے بھالے اورجدید تعلیم یافتہ
یجویٹ نظرآتے ہیں' مگرجب قلم ہاتھ میں پکڑتے ہیں توظفرعلی خان اورشورش کاشمیری کی یاد
دیتے ہیں۔تحریر میں شستگی' ادب کا بانکپن' الفاظ ومعانی میں روانی اوراستدلال میں استحکام ان
تحریری سواد کاامتیاز ہے' مجھے خودتو حضرت شیخ القرآنؒ کی زیارۃ ہی نصیب ہوئی تھی مگرانہیں سننے
لقۂ درس اورمجلسی وعظ وتبلیغ میں بیٹھنے کا اتفاق نہیں ہواتھا۔میاں محمد الیاس صاحب کواللہ کریم
دے کہ کتابی صورت میں بہت کچھ مل گیا زیارۃ وملاقات بھی' استفادہ واکتساب بھی، صحبت و
ست بھی، پوری شخصیت کا سراپا، سیرت واخلاق اوراعمال کے حسین نفع بخش اورایمان افروز
ظر بھی۔مؤلف کے لئے دل سے دعانکلتی ہے ....

جزاک اللہ کہ چشم بازکردی مرابا جانِ جاں ہمرازکردی

کتاب کی ضخامت **300** صفحات ہے۔ اوران **300** صفحات میں اتنازیادہ مواد
ہم کردینا بھی مؤلف میاں محمد الیاس صاحب کا کمال دکھائی دیتا ہے۔ کمپوزنگ کی بعض
میاں اگرچہ کھٹکتی ہیں، مگرکمپوزرحضرات جس طرح مصنفین کوتگنی کا ناچ نچاتے ہیں اُسے وہی
تاہے جسے ان حضرات سے پالا پڑاہو۔مؤلف نے اغلاط نامہ لگاکرکمی کوپورے کرنے کی

دیانتدارانہ کوشش کی ہے۔ ایک اُلجھن کتاب کے نام یا سرِ عنوان سے پیدا ہوگئی ہے۔ یعنی کے اندر کتاب کا نام ''حیات شیخ القرآنؒ'' ہے اور سرورق پر مولانا غلام اللہ خانؒ، جو سرورق کرنے والے صاحب کی اپنے فن سے عدم واقفیت پر دلالت کرتی ہے۔ قیمت بھی کچھ زیادہ عام قاری کی دسترس سے باہر دکھائی دیتی ہے۔ تاہم کاغذ عمدہ ہے' طباعت شاندار اور جلد مض ہے۔ شیخ القرآنؒ کے عقیدت مندوں اور حلقہ بگوشوں کو کتاب کا خیر مقدم کرنا چاہئے۔ شیخ شاگردوں کے لئے لمحۂ فکریہ اور دعوتِ فکر ہے کہ ایک جدید تعلیم یافتہ شخص نے اُن کی طرف سے کا قرض اُتارنے کی کوشش کی ہے، جو کام ان کے کرنے تھا وہ میاں صاحب جیسے شخص کو کرنا پڑا انہوں نے کر دکھایا۔

کتاب الاشاعت اکیڈمی و پرنٹنگ ایجنسی محلہ جنگی پشاور کے علاوہ کتب خانہ رشید راجہ بازار راولپنڈی اور مکتبۃ الحسینیہ بلاک نمبر ۱۸ سرگودھا سے بھی مل سکتی ہے۔



نوادراتِ شیرکوٹی

مولانا محمد اورنگزیب اعوان

نوادراتِ شیرکوٹی مشہور و معروف، مقرر، مفکر، خطیب، شاعر، ادیب، عالم باعمل فاضلِ دیوبند، بقیۃ السلف حضرت مولانا سعید الدین شیرکوٹی دامت برکاتہم العالیہ کے افکا اشعار، گفتار، وقار، رفتار، تحمل و بردباری، تواضع و کریم النفسی، اخلاق وملنساری، اصاغر پر شفقت اور اکابر کی دریوزہ گری پر مشتمل نوادرات کا مجموعہ ہے، جسے نوادراتِ شیرکوٹی کے مبارک نام سے نوجوان عالم دین، بہترین مقرر، مایہ ناز صاحبِ قلم مولانا محمد اورنگزیب اعوان، اسلامک ایجوکیشن اکیڈمی کے روحِ رواں منظرِ عام پر لائے ہیں۔

بہترین ترتیب سے، عمدہ قلم سے، اقدار کو برقرار رکھتے ہوئے لمحہ بہ لمحہ آگے بڑھ

لے جاتے ہیں، جس میں مولانا شیر کوٹی کے اساتذۂ کرام، شجرہ علمی و روحانی، سوانحی خاکہ، اصلاحی
نات، صحافتی سفر کی جھلک، آئینہ شعر و سخن، تصانیفِ شیر کوٹی اور اب جن کے دیکھنے کو آنکھیں
ستیاں ہے سمیت چھ ابواب باندھے ہیں اور پھر ان کو اپنے اپنے مقام پر کھولا ہے۔ یہ نوادرات
ں کی برسوں کی کمائی ہے جو مولانا اورنگزیب اعوان کی خوش قسمتی ہے کہ حضرت شیر کوٹی کی زندگی
) میں منظرِ عام پر آئی ہے۔ مولانا اورنگزیب نے حضرت کے اختتامی سفر کے موقع پر اپنے سفر کا
ماز کیا ہے اور حیرت ہے کہ پوری کتاب میں اغلاط سے ہماری کوتاہ نظریں صرفِ نظر کر گئیں۔
تہ صفحہ ۵۹ پر اگر زیب النساء مخفی، مخفی رہتی تو یہ ان کے حق میں بہتر تھا۔ عالمِ ارواح میں پہنچنے کے
نکڑوں سال کے بعد کرامتاً نہیں بلکہ کتابۃً صاحبزادہ بن گئیں۔ یہ کرامت ایسی ہے، جس سے
رفِ نظر نہیں کیا جا سکتا۔ کتاب دلچسپ ہے علم و ادب کا کشکول ہے۔ پہلا ایڈیشن ختم ہونے میں
نہیں لگے گی۔

مزید اس کتاب میں نوادراتِ شیر کوٹی کے علاوہ جناب شیر کوٹی صاحب کی چھ (٦)
ردنادر تصاویر بھی ورطۂ حیرت میں ڈال رہی ہیں۔ جو مولانا اورنگزیب اعوان صاحب کی جدت
ندی پر دلالت کر رہی ہیں۔ ایسا جدید و قدیم کا امتزاج مزاجِ مؤلف کے گراں قدر بلکہ گرامیٔ
در ہونے کا پتہ دے تو دے مگر شرعاً اس کی گنجائش نہیں ہے اور اگر دینی حلقوں میں بھی یہ رواج
ل پڑے تو کجا ماند مسلمانی۔ (فاضل مؤلف کی خدمت میں اس موضوع پر علیحدہ تفصیلی تحریر بھی
یج رہا ہوں اور یہ میرا فریضۂ منصبی بھی ہے اور دوستی کا حق بھی)

قیمت **150** روپے رکھی گئی ہے۔ پہلے ارتباط کرنے والے رعایت کے مستحق سمجھے
ائیں گے، بعد کے آنے والے **150** روپے پر اکتفا کرلیں تو بہتر ہے۔ کتاب نادر ہے، نایاب
ہے۔ ۲۶۳ صفحات کی یہ کتاب شعبہ نشر و اشاعت جامعہ فاروقِ اعظم حسن گڑھی پشاور سے دستیاب
ہے، کاغذ طباعت معیاری اور ٹائٹل دیدہ زیب ہے۔ ہدیہ بھی معقول ہے۔

☆☆☆

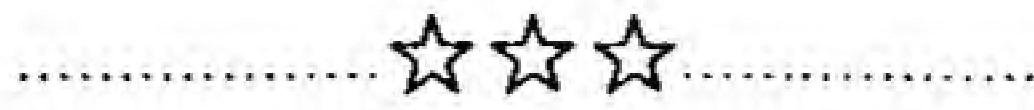
عصرِ حاضر کے غلام مصطفیٰؒ

محمد موسیٰ بھٹو

ڈاکٹر غلام مصطفیٰ کے نامِ نامی اسم گرامی سے کون واقف نہیں۔ زیرِ نظر کتاب ان کی شخصیت، کردار اور تعلیمات پر لکھی گئی ہے۔ لکھنے والے علامہ محمد موسیٰ بھٹو ہیں جو خود محتاجِ تعارف نہیں۔ سندھ نیشنل اکیڈمی (ٹرسٹ) سے ایک بہترین تحفہ اس وقت ہمارے ہاتھ میں ہے۔ ''عصر حاضر کے غلام مصطفیٰ'' میں کچھ تأثرات ہیں، کچھ یادیں ہیں، کچھ مشاہدات ہیں کہیں روحِ پرور مجلسیں ہیں۔ حضرت کے قلم گوہر بار سے لکھے ہوئے خطوط بھی ہیں۔ کتاب مکمل ختم کرنے کا تقاضا کرتی ہے، کتاب مکمل ہونے کے بعد جو شخصیت پیکرِ محسوس بن کر سامنے آتی ہے، اسے اربابِ علم و دانش ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان کہتے ہیں۔ ان کی سیرت کو بیان کرنے والے سات ڈاکٹر ہیں اور ایک حکیم، ایک حافظ ہے اور ایک مفتی لیکن پانچ محمد موسیٰ بھٹو ہیں (کہ ان کے پانچ مقالے شریکِ اشاعت ہیں) اگر چہ وہ ایک ہے، اس سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ یہ کیسی درِّ نایاب کتاب ہوگی۔

ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان کو دیکھنے والے ابھی تک نہیں بھولے ہونگے، کیونکہ ان کے دیکھنے سے خدا کی یاد آجاتی تھی اور خدا کا فرمان ہے جو مجھے یاد رکھے گا میں اسے یاد رکھوں گا۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ خدا جسے یاد رکھے اس چاہئے کہ وہ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ کو دیکھ لے لیکن اب تو ایسا ممکن نہیں، کیوں نہیں اللہ والوں کی کتابیں پڑھنا بھی تو اللہ کو یاد کرنا ہے اور سیرت کی کتاب سے بھی صورت بنتی ہے۔ اس لئے جیسی بھی صورت بنے اس کتاب کو لے لیجئے۔ نفس کا کوہِ گراں پاش پاش ہوگا۔ ذکر کا داعیہ پیدا ہوگا۔ جس کے نور سے نفس کی قوتیں مطیع ہونگی۔ انسانیت غالب آئے گی اور میدان کار بدل جائے گا۔ اس کتاب میں تصوف کی چاشنی بے انتہا ہے۔ اللہ سے ملانے والی کتاب ہے۔ سندھ نیشنل اکیڈمی (ٹرسٹ) 400-B لطیف آباد نمبر 4 حیدر آباد۔

دستیاب ہے۔



مولانا حسین علی (واں بچھراں) شخصیت کردار تعلیمات

جناب میاں محمد الیاس صاحب

مولانا حسین علی واں بچھراں کی شخصیت نہ پہلے محتاجِ تعارف تھی نہ اب ہے۔ شخصیت، کردار، تعلیمات کے حوالے سے یہ کتاب میاں محمد الیاس کی محنت، کاوش، جدوجہد اور جامعیت کا مظہر ہے۔ میاں صاحب' تاریخ' سوانح اور علم وادب کے شناور ہیں۔ مولانا رشید احمد گنگوہیؒ اور مولانا سید حسین احمد مدنیؒ پر آپ کے رُشحاتِ قلم چھپیں گے تو سوانح اور تاریخ وادب کے باب میں مزید خوبصورت اضافہ ہوگا۔ اس کتاب میں حضرت کی زندگی، افکار، تعلیمات کا ایک خلاصہ پیش کیا گیا ہے۔ جس کو پڑھنے والا نہ صرف مولانا کی شخصیت سے متعارف ہو جاتا ہے بلکہ پورے قرآن کے اجمالی تعارف سے بھی روشناس ہو جاتا ہے۔

اس کتاب کا اجمال یہ ہے کہ حضرت مولانا حسین علیؒ اکابرِ اربعہ یعنی مولانا رشید احمد گنگوہیؒ سے حدیث مولانا مظہر علی نانوتویؒ سے تفسیرِ قرآن مولانا احمد احسن کانپوریؒ سے علوم و فنون کی تکمیل اور خواجہ عثمان دامانیؒ سے منازلِ سلوک طے کرنے کے بعد خلافت سے سرفراز ہوتے ہیں اور قرآنی علوم میں اس قدر رسوخ حاصل کر لیتے ہیں کہ خود ان کے مرشد خواجہ عثمان دامانیؒ فرماتے ہیں کہ :

> ''مولوی حسین علی ! میں تم سے یہ نہیں پوچھ رہا کہ ہدایہ اور بحرالرائق والا کیا کہتا ہے بلکہ میں تو یہ پوچھ رہا ہوں کہ اس مسئلے میں تمہاری رائے کیا ہے''۔

شخصیت کے تعارف کے بعد کردار کے ضمن میں اس کتاب میں جو مرقوم ہے، اس کا اجمال یہ ہے، سادہ زندگی کا مرقع تھے، طلبہ کے ساتھ کھانا کھاتے، زمیندارہ کرتے، زمینوں کو پانی

لگاتے، خود ہل چلاتے، گندم کاٹتے، طلبہ میں بیٹھ کر کھانا کھاتے اور کبھی کبھی طلبہ کے بچے ہوئے روٹی کے ٹکڑے تناول فرماتے، گھر کے کام اکثر خود کرتے تھے، دور دراز سے آنے والے پہچان نہ پاتے کہ یہی رئیس المفسرین ہیں۔

تعلیمات کے حوالے سے اس کتاب میں جو تفصیل بیان کی گئی ہے، اس کا اجمال یہ ہے کہ آپ نے مسجدوں میں درسِ قرآن کے سلسلے جاری کیے جس سے شرک و بدعات کا قلع قمع ہوا، شروع میں آیاتِ نسخ ۵۰۰ تک شمار کی گئیں، جلال الدین سیوطیؒ باقی سب کی توجیہ کر کے ۲۰ تک لائے۔ شاہ ولی اللہ نے ۱۵ کی توجیہ کی اور ۵ تک لائے۔ آپ نے ان پانچ کی بھی توجیہ فرمائی اور کہا کہ قرآنِ پاک کی کسی بھی آیت میں نسخ نہیں ہوا۔ اسلوبِ بیانم کے حوالے سے منفرد تھے۔ دعوتِ رجوع الی القرآن اصلاح المسلمین کا مؤثر طریقہ اپنایا، شفاعتِ قہری کا ردّ کیا اور شفاعت باذن اللہ کا اثبات اور عرضِ اعمال کو شیعہ کا عقیدہ بتلایا۔ آپ نے تصوف کا بھی تزکیہ کیا، ہمہ اوست اور وحدت الوجود کے بارے میں کہا کہ ''معروف معنوں میں حلول واتحاد کا عقیدہ تو ایک جاہل اور بے علم بھی نہیں رکھتا، چہ جائیکہ ایسے بڑے بزرگ' اصل منشأ اِن نظریات کا یہ ہے کہ تمام اشیاء نیست ہیں اور موجود صرف ذاتِ باری تعالیٰ ہی ہے''۔

غرضیکہ اس کتاب کو پڑھنا فائدہ سے خالی نہیں اور پڑھنے میں نقصان کی کوئی صورت نظر نہیں آتی کیونکہ نقصان تو اس صورت میں ہو جبکہ دیگر مشاہیر بدلائل ان سے اختلاف رکھتے ہوں کیونکہ عقائد کے باب میں سب متفق ہیں۔ البتہ شرک و بدعت سے باز نہ آنے والے بھی اگر شخصیت کی حد تک صرف معلومات کے لئے اس سے استفادہ کریں گے تو کم از کم مولانا حسین علیؒ کی شخصیت کے بارے میں ان کا تشدد اعتدال میں تبدیل ہو سکتا ہے۔ اس کی قیمت نہایت معتدل ہے۔ کتب خانہ رشیدیہ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی کے نام خط لکھ کر ۴۷۸ صفحات کی یہ کتاب ارزاں قیمت پر منگوائی جا سکتی ہے۔

☆☆☆

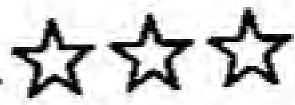
سوانح حیات مولانا دوست محمد قریشی ہاشمیؒ نور اللہ مرقدہٗ

حضرت مولانا محمد عمر قریشی مدظلہم

شیخ المشائخ، رئیس المناظرین حضرت العلامہ مولانا دوست محمد قریشی ہاشمی نور اللہ مرقدہٗ شیخ طریقت حضرت خواجہ محمد عبدالمالک صاحب نقشبندی سے مجاز تھے۔ جامع المنقول والمعقول ڈیڑھ درجن کتب کے مصنف، تنظیم اہل السنۃ والجماعۃ کی پہچان، مناظرِ اسلام، متلاشیانِ تصوف و حقیقت کے راہنما، طبیبِ حاذق اور امام الخطباء تھے، یہ کتاب حضرت کی سوانح حیات پر مشتمل ہے جسے ان کے لائق و فائق فرزند' ان کے علوم و معارف کے امین و ترجمان مولانا محمد عمر قریشی مدظلہٗ نے ترتیب دیا ہے جو آپ کے فرزند ہونے کے ساتھ ساتھ حقِ فرزندگی بھی ادا کر رہے ہیں اور حقِ فرزانگی بھی، جو خود بھی بہترین مصنف، مناظر اور پیر طریقت ہیں۔ حضرت علامہ دوست محمد قریشی نے حرم شریف میں مولانا عبدالشکور لکھنویؒ سے شرفِ تلمذ حاصل کیا اور اسی اثر کے تحت فرقِ باطلہ کے خلاف حضرت گمانویؒ، حضرت مولانا خیر محمدؒ ٹھل حمزہ، شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانیؒ، شیخ محمد یوسف بنوریؒ، مولانا بدرِ عالم میرٹھیؒ، مولانا مفتی محمد شفیعؒ، علامہ شمس الحق افغانیؒ جیسے نابغہ روزگار شخصیات شامل ہیں۔ بیعت کے لئے شیخ المشائخ حضرت مولانا حسین علیؒ صاحب کے پاس حاضر ہوئے جو محتاج تعارف نہیں۔ شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ سے متعلق علامہ اقبالؒ کے اشعار' پھر تردید' اور علماء کے جوابی اشعار اور تفصیل پہلی مرتبہ جامع مگر مختصر مضمون کی صورت میں اس کتاب میں آ گئی ہے۔ مولانا محمد عمر قریشی کے معتدل قلم نے کسی بھی رنگ آمیزی کے بغیر اصل اور حقیقی صورتِ حال کی ترجمانی کی ہے۔

آپ کی ذاتی ڈائری اس سوانح حیات کا ماخذ ہے جس کا حرف حرف صداقت و امانت پر دال ہے۔ مدرسہ فرقانیہ دارالمبلغین کوٹ ادو مظفر گڑھ پنجاب پاکستان سے منگوائی جا سکتی ہے ضخامت ۱۵۸ صفحات ہے' قیمت درج نہیں۔ تذکرہ و سوانح اور اردو ادب میں گراں بہا اضافہ

ہے۔



عصر حاضر کی شخصیات (میری نظر میں)

محمد موسیٰ بھٹو

محمد موسیٰ بھٹو صاحب دورِ حاضر میں سچ اور حق کی آبیاری کرنے والوں میں ایک نہایت معتبر نام ہے۔ انتہائی کوشش آپ کی یہ ہوتی ہے کہ کم قیمت میں قاری کو زیادہ سے زیادہ تعمیری مواد فراہم کر دیا جائے۔ پیش نظر کتاب میں عصر حاضر کی شخصیات کا سوانحی خاکہ اپنے نقطۂ نظر سے پیش کرتے ہیں۔ اس سلسلے میں ۶۲ شخصیات کی زندگی کا خطوط اور خاکوں کے آئینے میں احاطہ کیا گیا ہے۔ کتاب ۵۱۲ صفحات پر مشتمل ہے۔ شخصیات کی تقسیم ان کے کام کے حوالے سے کی گئی ہے مختلف دینی کاموں کو ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلے باب میں مصلحین و اربابِ دعوت کو لائے ہیں۔ مثلاً ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خانؒ کے قلمی خطوط کا عکس دیا گیا ہے، پھر اس کو کتابی تحریر میں لایا گیا ہے، تاکہ خط میں پوشیدہ پیغام میں قاری کی اپنی اصلاح ہو جائے۔ یہی طریقہ کار ہر باب میں نظر آئے گا۔ دوسرا باب محققین و اربابِ قلم پر مشتمل ہے۔ مثلاً مولانا محمد طاسین، مولانا تقی امینی، عبدالقیوم حقانی، طالب ہاشمی وغیرہ۔ تیسرا باب اصحابِ علم و دانش کے لئے مخصوص کیا گیا ہے۔ مثلاً حکیم محمد سعید، ڈاکٹر اسرار احمد و دیگر۔ آخری باب میں اربابِ تحریک لائے ہیں مثلاً قاضی حسین احمد، نعیم صدیقی اور دیگر شخصیات۔ اس طرح کی تقسیم ان کی اپنی فکر کا نتیجہ ہے ممکن ہے، اس سے کسی کو اختلاف ہو لیکن مجموعی طور پر یہ کتاب نہایت خلوص کے ساتھ لکھی گئی ہے۔ جس کا پڑھنا قارئین کی ذہنی و فکری ارتقا میں مدد و معاون ثابت ہوگا۔ یہ کتاب سندھ نیشنل اکیڈمی (ٹرسٹ) ۴۰۰ بی لطیف آباد نمبر ۴ حیدر آباد سے منگوائی جا سکتی ہے کہ اس کی ترسیل کا یہی واحد ادارہ ہے۔



مردِ درویش

(سوانح حضرت مولانا محمد اشرف خان سلیمانیؒ)

پروفیسر ڈاکٹر فدا محمد مدظلہ

زیرِ نظر کتاب مردِ درویش حضرت مولانا محمد اشرف خان سلیمانیؒ کی سوانح پر مشتمل ہے جو حضرت کے خلیفۂ ارشد جناب پروفیسر ڈاکٹر فدا محمد خان صاحب ریٹائرڈ شعبہ میڈیکل پشاور یونیورسٹی نے نہایت سادہ و دلنشین انداز میں لکھی ہے، جس کا ایک ایک حرف اور لفظ حضرت مولانا کے صاحبِ دل و مرشدِ کامل ہونے کا پتہ دے رہا ہے۔ حضرت پہلے مسلم لیگ اور بعد میں جمعیت علماءِ اسلام میں آئے لیکن جب سید سلمان ندویؒ سے ارادت کا تعلق ہوا تو طریقت کے آدمی بن کر رہ گئے۔ آخر عمر میں جب حضرت سید سلیمان ندویؒ تبلیغ کے کام کی طرف آئے تو حضرت بھی ان کے اتباع میں تبلیغ کے کام کی طرف آ گئے اور طریقت و تبلیغ کے کام کو کچھ اس طرح چلایا کہ لاکھوں بندگانِ خدا کے لئے سرچشمۂ فیض بن گئے۔ حضرت کے تبلیغی بیانات اور مجالسِ طریقت کی سحر انگیزیوں نے ایک انبوہِ کثیر کو کام کا آدمی بنا دیا۔ آپ کی مجالس ایک خاص کیفیت کی حامل ہوتی تھیں۔

مصنف حضرت ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں کہ :

''ایک مرتبہ مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب و مولانا عبدالرحمٰن اشرفی حاضر مجلس تھے۔ حضرت نے ان پر توجہ فرمائی بندہ نے محسوس کی کہ ایک تپش حضرت سے اُٹھی جو ہر دو حضرات پر گری ان سے بندہ پر آئی اور یوں محسوس ہوا کہ کمرہ کی دیواروں تک تپش پہنچ رہی ہے اور اس سے دل میں رقت و سوز و گداز کی کیفیت پیدا ہو رہی ہے''۔

یہ عالم تو حضرتؒ کی مجلس کا تھا آپ تبلیغی مرکز پشاور کے امیر بھی تھے۔ حضرت مولانا

شمس الحق ان ہی کی یادگار ہیں۔ مولانا سید سلیمان ندویؒ کے انتقال کے بعد حضرت مولانا شاہ عبد العزیز دعاجوؒ کے مرید ہوئے، ان سے خلافت بھی عطا ہوئی۔ جو کیفیت حضرت کے بیانات و مجالس کی حضرت ڈاکٹر صاحب نے بیان کی ہے وہی کیفیت حضرت کے حالات کو پڑھ کر بھی محسوس کی جاسکتی ہے اس لئے رہروانِ طریقت وتبلیغ کے لئے یہ ایک گراں قدر سوانح ہے۔ ۲۲۳ صفحات میں ڈاکٹر صاحب نے علمی والہامی خزانے جمع فرمادیے ہیں۔ کرامات کا باب اس میں نہیں ہے بلکہ الاستقامة فوق الکرامه کے تحت حضرت کی پوری زندگی کرامت ہے۔ اس کا اندازہ کتاب پڑھنے کے بعد ہی ہوسکے گا۔

یہ کتاب ۱۵۰ روپے میں ڈاکٹر فدا محمد مدظلہ سے پی ۱۲ پشاور یونیورسٹی کیمپس پشاور سے خط لکھ کر منگوائی جاسکتی ہے۔

☆☆☆

تذکرہ شہدائے بالاکوٹ

مولانا قاضی محمد اسرائیل گڑنگی

مولانا قاضی محمد اسرائیل گڑنگی زود گو بھی ہیں لیکن اللہ کے فضل سے زود نویس اس سے بھی بڑھ کر ہیں۔ صرف چوبیس گھنٹوں میں معلومات کا خزانہ منظرِ عام پر لانا ان ہی کا وصفِ خاص ہے۔ زیرِ نظر کتاب میں شہدائے بالاکوٹ کا دل نشین تذکرہ محبت سے بھرپور قلم سے کچھ اس انداز سے کیا گیا ہے کہ جیسے جیسے قاری منازلِ مطالعہ سے گذرتا چلا جاتا ہے، شہیدوں کے لہو کی گرمی اپنے اندر محسوس کرتا چلا جاتا ہے۔ یہ دو ایسے مصلحینِ اُمت کی داستان ہے جو مر کر بھی امر ہوگئے۔ حالیہ زلزلے میں بالاکوٹ اُجڑ گیا مگر قبورِ شہدائے بالاکوٹ اب بھی صحیح وسلامت بزبانِ حال کہہ رہے ہیں، اب بتاؤ کون صحیح تھا اور کون غلط۔ یہ تو اس دنیائے فانی کی گواہی ہے، ابھی حسابِ آخرت کے لئے میدان محشر باقی ہے۔ نہایت عمدہ معلومات کا خزینہ، یہ کتاب باعتبارِ ٹائٹل نہایت حسین ہے، ہاں کتاب کے اندر کی تحریر کو دقتِ نظر سے پڑھیں گے تو حرزِ جان بنے

گی۔ مکتبہ انوارِ مدینہ جامع مسجد صدیق اکبر آباد (اپر چھنئی) مانسہرہ صوبہ سرحد اس کے ملنے کا پتہ ہے۔ ۹۵ صفحات کی یہ کتاب صرف ۳۰ روپے کے ہدیہ میں دستیاب ہے۔

☆☆☆

تحریک اتحاد بین المسلمین اور جمعیۃ العلماءِ ہند

رشحاتِ قلم ! مولانا اخلاق حسین قاسمی ...... تدوین: ڈاکٹر ابوسلمان شاہ جہان پوری

تحریک اتحاد بین المسلمین اور جمعیۃ العلماءِ ہند ...... پنجاب کے سکھوں اور دکن کے مرہٹوں نے سر اُٹھایا اور دیکھا کہ عالمگیر وفات پا چکے ہیں اور کوئی عالمگیر نہیں سارے پناہ گیر ہیں۔ ایرانیوں کو ہمایون لائے، ہندو پہلے سے موجود تھے۔ اوہام پرستی کا دور دورہ تھا۔ مجدد الف ثانیؒ اپنے تجدیدی کاروان چھوڑ کر جا چکے تھے۔ ایسے میں شاہ ولی اللہ اور احیائے دین لازم وملزوم بن گئے۔ شاہ ولی اللہ کے جانشین دعوتِ جہاد لے کر اُٹھے، جن کا متصد مسلمانوں کو گروہ بندی اور جماعتی تقسیم سے نجات دلا کر ایک رشتہ میں پرونا تھا اور ایک مرکز پر جمع کرنا تھا۔

اس جدوجہد کے نتیجے میں پنجاب سے سکھ اور دکن سے مرہٹے ملیامیٹ ہوئے، استعمار کا غلبہ ہوا اور ان حریت پسندوں کو بے رحمی سے کچل دیا گیا۔ مخبری کا فریضہ اکبر کی کفر نواز پالیسی کے نتیجے میں پیدا ہونے والے باقیات السیأت نے انجام دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ استعمار مکمل غالب ہوگیا۔ کمپنی کے ایجنٹوں اور ساہوکاروں نے مسلمانوں کی بڑی بڑی جائیدادیں کوڑیوں میں خرید لیں۔ مسلمانوں کے لئے باعزت زندگی بسر کرنے کا کوئی ذریعہ نہ رہا۔ چنانچہ آئندہ کے لئے مسلمانوں کے متعلق جو پالیسی بنائی گئی اس میں دو چیزیں خاص طور پر رکھی گئیں۔

نمبر ۱: مسلمانوں کو ایسی تعلیم دی جائے کہ وہ اپنے مذہب سے بیزار اور مذہبی رہنماؤں سے باغی ہو جائیں، ہمارے اینگلو انڈین اسکولوں سے کوئی نوجوان ایسا نہیں نکلتا جو اپنے آباد اجداد کے مذہب سے انکار کرنا نہ جانتا ہو۔

نمبر۲: پشتینی بدخواہ اور مذہبی (مجنون جن کی حرارت غیر اسلامی اقتدار نے پھونک دی تھی) وفادار رعایا بن جائیں۔ انگریز کی یہ پالیسی کامیاب ہوئی۔ سر چارلیس ٹریلین آئی سی ایس کی زبانی سنیئے :

"اگر واقعی نتائج کو دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ اچھے تعلیم یافتہ لوگوں نے مذہب عیسوی اختیار کیا ہے۔ ان کی تعداد ہندو کالج اور دوسرے کالجوں سے نکلی ہوئی اتنی ہی ہے جتنی کہ عیسائیوں کے کالجوں سے نکلی"۔

یہ تو پیش نظر کتاب کا صرف ایک صفحہ ہے، باقی صفحات آپ کو دعوتِ مطالعہ دیتے ہیں جس کے لئے پتہ نوٹ کرنا ضروری ہے۔ مکتبہ رشیدیہ نزد مقدس مسجد اردو بازار کراچی۔

☆☆☆

تحفۂ حج

ڈاکٹر ابوسلمان شاہ جہان پوری

تحفۂ حج پیش نظر ہے۔ یہ بھی سعادت ہے، یہ مصنف کتاب ھٰذا کے سفرنامہ حج کی روداد ہے، مگر پیرایۂ اظہار دلنشین ہے۔ یوں لگتا ہے کہ جیسے قاری دوبارہ حج کر رہا ہے اگر حاجی نہیں ہے تو پڑھنے کے بعد حج کرنے کا شوق افزوں ہوسکتا ہے، لے جانے والی ذات تو اللہ جل شانہٗ کی ہے۔

سفرِ حج سے ایک روز پہلے سے تحفۂ حج شروع ہوتا ہے، پھر کراچی تا جدہ پہنچنے میں جدہ سے مکہ مکرمہ پہنچتے ہیں۔ ۲۸/ جنوری کو مکہ مکرمہ کی پہلی صبح دیکھی گئی۔ ۲۹/ جنوری کو حادثہ، ۳۰/ جنوری مقاماتِ متبرکہ، ۳۱/ جنوری کو حرمِ مکہ کی پہلی نمازِ جمعہ، ۳/ فروری کو گم شدہ اشیاء کا دفتر، ۷/ فروری کو کعبۃ اللہ میں دوسرا جمعہ۔ اب تک کے مطالعہ سے یہ معلوم ہوا کہ ٹریولر چیک ڈالر والے گم ہوجائیں تو کوئی بات نہیں لیکن پاکستانی کرنسی یا سعودی ریال گم نہ ہوں کیونکہ ان کا نعم

البدل حسرت و یاس کے سوا کچھ نہیں ہے۔ یہ نہ گم ہوں کہ یہ ملتے نہیں بازاروں میں۔

بہت اچھی کتاب ہے بقلم ڈاکٹر ابوسلمان شاہ جہان پوری کا' تحریر میں عشقِ رسول ﷺ ہے' سوزِ دروں ہے' محبت ہے' علم و ادب کی چاشنی ہے' شگفتگی اور حلاوت ہے' پڑھتے جایئے اور زیارۃِ حرمین شریفین کا لطف اُٹھاتے جایئے، اگر حج کے سفر سے پہلے پڑھ لی جائے تو کوئی حرج نہیں، اس کا ہرجانہ صرف ۱۸۰ روپے ہے اور مکتبہ رشیدیہ بالمقابل مقدس مسجد اردو بازار کراچی سے دستیاب ہے۔ صفحات ۲۵۶ ہیں، جس میں نادر تصاویر بھی شامل ہیں، حج سے پہلے ایک حج ڈاکٹر ابوسلمان شاہ جہان پوری کے ساتھ ہو جائے تو حج کا مزہ دوبالا ہو جائے گا۔ اس کی بہترین صورت یہی ہے کہ موصوف کا سفرِ حج پڑھ لیا جائے۔

☆☆☆

تاریخِ اسلام (مکمل چار حصے)

مصنف: حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی میرٹھیؒ

عنوانات و حواشی و نظرِ ثانی : حافظ تنویر احمد شریفی

تاریخِ اسلام ایک محقق اور پختہ کار مصنف کے قلم کا شاہکار ہے۔ جس پر اعتماد اس لئے کیا جاتا ہے کہ مولانا محمد عاشق الٰہی ایک غیر متنازعہ شخصیت ہیں نہ صرف عاشق الٰہی ہیں بلکہ عاشقِ رسول ﷺ بھی ہیں۔ تحریر نہایت معتدل اور محتاط ہے۔ تحریر میں سادگی اور روانی بلا کی ہے۔ قاری مسلسل پڑھنے کی جستجو میں رہتا ہے۔ موضوع تاریخ ہے مگر دیگر ''موضوعات'' میں بھی موضوعات سے اجتناب برتتے ہیں اور مستند اور صحیح اقوال سے اپنی تحریر کو مزین کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس لائبریری کو لائبریری نہیں سمجھا جاتا جس میں عاشقِ الٰہی کی تاریخِ اسلام نہ ہو۔

مولانا قاری حافظ تنویر احمد شریفی اسی طرح عنوانات و حواشی دینے کے کام میں لگ گئے تو ہوسکتا ہے آنے والے وقتوں میں خود ایک مؤرخ بن جائیں۔ جلد بندی خوب ہے، اجمالی

فہرست میں کتاب کا مغز نکال کر رکھ دیا ہے۔ حصہ اوّل میں چاہِ زم زم کے نمودار ہونے سے تعمیر مسجد نبوی تک کے حالات۔ حصہ دوم میں سلاطینِ عالم کو خطوط تحریر فرمانے تک کے حالات۔ حصہ سوم میں سن ۷ ہجری عمرۃ القضاء سے غزوہ طائف تک کے حالات۔ حصہ چہارم میں سن ۹ ہجری، بنی تمیم اور تحصیلِ زکوٰۃ وصدقات سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات اور تدفین تک کے حالات۔ یہ ہے تاریخِ اسلام۔ باقی رہی اس کی اردو اور اس کی چاشنی ولذت تو یہ کتاب پڑھنے کے بعد ہی اُٹھائی جاسکتی ہے۔

تاریخی مقامات کی تصاویر قاری کو تصور میں چودہ صدیوں کا سفر پلک جھپکتے ہی طے کرا دینے کے لئے ہی دی گئی ہیں۔ پتہ ملنے کا یہ ہے: مکتبہ رشیدیہ نزد مقدس مسجد اردو بازار کراچی کے علاوہ مکتبہ قاسمیہ اُردو بازار لاہور سے بھی دستیاب ہے۔



شاہ فہد بن عبدالعزیز (حیات وخدمات)

جناب یاسر سعید صاحب

حرمین شریفین کے ناطے ہر مسلمان کو مملکتِ سعودی عرب سے محبت اور قلبی عقیدت ہے، یہاں ہی شمعِ رسالت روشن ہوئی اور عالم تمام بقعۂ نور بن گیا۔ زیر تبصرہ کتاب اسی مملکت کے فرمانروا خادم الحرمین الشریفین شاہ فہد مرحوم کی حیات وخدمات کے تذکرہ پر مشتمل ہے۔ مرحوم کئی خوبیوں کے مالک تھے۔ سب سے بڑا کارنامہ اشاعت قرآن کریم کا ہے، لاکھوں نسخے انتہائی اعلیٰ اور نفیس طباعت کے ساتھ شائع کرا کر دنیا بھر میں تقسیم کئے۔

زیر نظر کتاب میں مختلف حضرات کے مقالہ جات اور مضامین کو یکجا کر دیا گیا ہے۔ جن میں شاہ مرحوم کی زندگی کے تمام گوشوں کو اُجاگر کیا گیا ہے۔ نوجوان مؤلف کی قابلِ قدر کاوش ہے سعودی عرب اور شاہی خاندان کے متعلق معلومات افزا کتاب ہے۔ صفحات ۲۰۳، قیمت ۱۳۰

روپے۔ یہ کتاب بصیرت پبلی کیشنز جامعہ اُم القریٰ، ٹی این ٹی سیکٹر G-8/4 اسلام آباد سے منگوائی جاسکتی ہے

☆☆☆

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی المعروف علی میاںؒ

محمد فاروق قریشی

مفتی محمود اکیڈمی کے مینجنگ ڈائریکٹر محمد فاروق قریشی کی یہ تالیف ایک ایسی نادرۂ روزگار شخصیت کے خطوط اور نادر تحریروں پر مشتمل ہے جسے دنیائے اسلام علی میاں کے نام سے جانتی ہے مگر اس کتاب میں جو ۲۱۶ صفحات پر پھیلا ہوا ایک دبستان ہے، مقالات نے اور حسن پیدا کر دیا ہے جبکہ مقالات لکھنے والے خود قد آور شخصیات میں شمار ہوتے ہیں۔ خطبات میں ڈاکٹر مفتی نظام الدین شامزئی شہیدؒ کے علاوہ مولانا فضل الرحمٰن کا خطبہ بھی شامل ہے۔ یہ ایک نہایت گراں قدر کتاب ہے، جس کے لئے مفتی محمود اکیڈمی پاکستان مبارکباد کی مستحق ہے۔ علم و ادب سے شغف رکھنے والے مفتی محمود اکیڈمی پاکستان کراچی پوسٹ بکس نمبر ۱۰۸۰۷ جی پی او صدر کراچی سے خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔ لاہور والے وحدت روڈ پر آجائیں پائلٹ ہائی سکول کی متصل مسجد میں جمعیۃ پبلیکیشنز سے اس گوہر نایاب کو لے سکتے ہیں۔

کتاب کتابت کی اغلاط سے پاک نظر آتی ہے۔ مگر صفحہ ۹۵ پر ہیچ مداں اس ہیچ مداں کو کھٹک رہا ہے۔ آئندہ ایڈیشن میں ہیچ مداں کو دو نقطے عنایت کر دیجئے، نکتہ نوازی ہوگی۔ ضخامت ۲۱۶ صفحات اور قیمت ۱۳۰ روپے ہے۔

☆☆☆

مناقبِ صحابہؓ

افادات: ضیاء الرحمٰن فاروقیؒ ...... ترتیب : ابن یونس

مناقب صحابہؓ کے ہوں اور خطاب ضیاء الرحمٰن فاروقیؒ کا جس نے صحابہؓ کی محبت اور ناموس کی خاطر شہادت کا رُتبہ عالی حاصل کیا۔ چھ خطبات پر مشتمل یہ گلدستہ ابن یونس دست بستہ پیش کرتے ہیں۔ ابن یونس کون ہیں بس اتنا معلوم ہوسکا ہے کہ یہ ابن یونس ہیں جنہوں نے ان خطبات کو کتاب کا جامہ پہنایا ہے اور اجمالی فہرست میں مناقبِ صحابہؓ حصہ اوّل دوئم سوئم چہارم پنجم ششم کے عنوان دیے ہیں۔

اس میں معصومیت کی بحث، محفوظیت کا مقام، صحابہؓ کا ایمان، اطاعت، ہجرت، جہاد اور صحابہؓ کے لئے چھ انعام۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خاتم المعصومین پر دلائل، محفوظ کا معنی، روافض کا باطل عقیدہ، دو دعائیں، شہید کی خواہش، شہید کی اقسام، صحابہؓ کی صفات، صحابہؓ کے آثار، صحابہؓ کا ایثار، صحابہ کرامؓ کے مصائب، شہداءِ اسلام کی تفصیل، دین کی ترویج واشاعت کے لئے آزمائش۔ یہ تمام خطبات خاصے کی چیز ہیں جن کا تعلق پڑھنے سے ہے۔ عجب رنگ ہے، عجب انداز ہے، یہ مکتبہ فیضان دیوبند ہے۔ ان کا دستور نرالا ہے۔

انتساب فاضل مکرم، بے مثال خطیب وداعی اور مصنف مولانا اورنگزیب اعوان کے نام ہے، ابن یونس کا یہی عمدہ کام ہے۔ جلد عمدہ اور طباعت شاندار ہے۔

ملنے کا پتہ مکتبہ سید احمد شہید لاہور، مکتبہ شہید اسلام لال مسجد اسلام آباد، بخاری اکیڈمی دار بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان۔



دلّی کی برادریاں

مصنف: مولانا اخلاق حسین قاسمی ......تدوین واضافہ: مولانا قاری تنویر احمد شریفی

پیشِ نظر کتاب ''دلی کی برادریاں'' مشہور مفسر قرآن مولانا اخلاق حسین قاسمی کی تصنیف ہے۔ یہ اس کا تیسرا ایڈیشن ہے۔ کتاب بہت پسند کی گئی۔ حافظ تنویر احمد شریفی نے مزید اضافے کیے ہیں' اور اس کی تدوین کی ہے۔ اس کتاب میں دہلی کی عظمت' عروج و زوال' برادری ازم' دہلی کے قریشی' راعین' عطار' پنجابی' انصاری' لاہوری' صدیقی' عباسی' پراچہ' خیاط' زرکوبی' منصوری' رنگ ساز' موسیقار' سلمانی' گھوسی' منہیار' صباغ' خطاط' مکاتیبِ اخلاق' برادریوں کے اکابر کے واقعات و حالات درج ہیں۔

یہ کتاب لکھنؤ والوں کے لئے بھی ویسے ہی مفید ہے جیسے دلّی والوں کے لئے۔ پیش لفظ میں مفسر قرآن مولانا اخلاق حسین قاسمی کا تعارف ہے۔ دہلی میں با کمال ہستیاں پیدا ہوئیں، جن میں حکیم الہند شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ اور ان کا خاندان، استاذ الکل حضرت مولانا مملوک علیؒ نانوتوی، سر سید احمد خان، حکیم اجمل خان، مولانا مفتی محمد کفایت اللہ دہلویؒ، سحبان الہند حضرت مولانا احمد سعید دہلویؒ، مجاہد ملت حضرت مولانا حفظ الرحمٰن سیوہارویؒ کے علاوہ مرزا غالب' مؤمن خان مؤمن اور داغ دہلوی جیسے بڑے بڑے شعرائے کرام بھی شامل ہیں۔

صفحہ نمبر ۱۳ سے دلی کی عظمت کا مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ عروج و زوال کی سب کہانیاں اس میں ہیں۔ تمام دلّی نواز حضرات کو اس کے پڑھنے کی تکلیف دی جاتی ہے۔ برادرانِ دہلی اگر مصنف کے مؤرخانہ انداز سے تکلیف رساں ہوں تو مصنف تکلیف کے لئے معذرت چاہتے ہیں۔ اس لئے ''تکلیف کے لئے معذرت پر دلّی کی عظمت'' کا اختتام ہے۔

باب نمبر ۱ برادری ازم اور اسلام پر ہے جو قبیلہ پسندی سے بلند ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تم کے حبشی ہوں یا روم کے رومی اور فارس کے فارسی سب اسلام کو پسند کرتے ہیں۔ دلی کی اصل

شہرت تو علمائے دہلی کی وجہ سے ہے۔ جنہیں دہلی کی ساری برادریاں پسند کرتی تھیں۔ ان برادریوں میں قریش برادری کے حافظ نصیر الدین قریشی ؒ، مولانا رحیم شاہ صاحب ؒ اور مدرسہ رحیمیہ قابلِ ذکر ہیں۔ داعین برادری کے مولانا جعفر تھانیسری رائیں مشہور ہوئے۔ عطار برادری کے ہمدرد اور ہمدرد دواخانے، پنجابی برادری کے ندوۃ المصنفین اور شیخ فیروز الدین، انصاری برادری میں مولانا محمد عثمان فارقلیط سرائے خلیل کے جمیل تاباں مرحوم شاعر، شیخ بدر الدین انصاری، بندھانی برادری اور حضرت شاہ جیؒ اسی میں مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی کا تذکرہ بھی شامل کیا ہے۔ لاہوری برادری کے استاد نسیم الدین قرآن کریم کے پھول وار بارڈر تیار کرنے میں بڑی شہرت کے حامل ہوئے۔ صدیقی برادری کے مولانا امداد صابری مرحوم اور شیخ حاجی منصور الزمان صدیقی مشہور ہوئے ہیں صدیقی ٹرسٹ والے۔

عباسی برادری بارہ دری شرافگن، بلی ماراں اور سوئیوالان جامع مسجد کے محلوں میں آباد ہے۔ پراچہ برادری اور مولانا محمد ایوب منطقی، خیاط برادری اور ماسٹر محمد عمر منصوری برادری اور پھول والے۔ اس برادری کے اُتر پردیش میں رہنے والے اپنے آپ کو اپنے پیشے کے لحاظ سے صاف صاف انجمن تیلیاں کے نام سے پیش کرتے ہیں۔ دلی کی گاڑی بانی برادری میں مشہور اہلِ فن پہلوان مثلاً پنجاب کے گاما پہلوان' رستم زماں، رستم ہند مشہور ہوئے۔

یہ تمام برادریاں مسلم برادریاں ہیں۔ کتاب کے آخر میں مکاتیبِ اخلاق ہیں۔ بالکل آخر میں تصاویر ہیں، جس سے پہلے مولانا ابوالکلام کے فتویٰ کے نام سے ایک شذرہ ہے، جسے فتویٰ کا نام دینا ہمارے نزدیک غلط ہے، بلکہ اس میں تو خود استفسار ہے کہ اور وہ یہ ہے کہ ''دراصل علتِ نہی' شرک واصنام پرستی تھی، اگر یہ علت باقی نہ رہے تو کیوں تصویر ممنوع ہو؟

اگر زیارتِ قبور بہ حالتِ تذکرۂ موت ورفع خوفِ شرک جائز ہوگئی اور اسی طرح اور بہت سی چیزیں تو بہ حالتِ عدم خوف پرستش و بہ اعتراضِ مستحسنہ علمیہ واخلاقیہ تصویر کشی کیوں جائز نہ ہو؟ سوال فرما رہے ہیں جس کا جواب یہ ہے کہ حکم نہی دائمی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت مفتی کفایت اللہ دہلویؒ، مفتی اعظم ہند ہوں یا جن کی تصویریں کتاب میں دی گئیں ہیں' ان میں سے

اکثر تصویر کی حلت کے نہیں، حرمت کے قائل ہیں۔ جہاں تک قبور کی زیارت کا معاملہ ہے تو منع بھی شارع علیہ السلام نے خود کیا اور جائز بھی خود فرمایا۔ اس لئے علماءِ کرام اکثر مفتی اعظم ہند مولانا مفتی کفایت اللہ کے فتویٰ کے پابند ہیں۔ مولانا آزاد کے نہیں۔ باقی رہی مولانا آزاد کی علمی شان وہ اپنی جگہ مسلم ہے۔ تصویری حصہ کے بغیر صفحات ۳۶۷ ہیں، ۸۰ صفحات پر تصویریں اس کے علاوہ ہیں۔ (قاری تنویر احمد شریفی اپنے عزیز، نوجوان فاضل، صاحبِ علم وقلم عالمِ دین ہیں۔ انہیں زمانۂ طالب علمی سے میرے ساتھ اُنس ومحبت اور تعلقِ خاطر ہے۔ دارالعلوم کراچی کے فاضل اور مدنی نسبتوں کے حامل ہیں۔ اس لئے تصویر سازی اور فوٹوگرافی کی حُرمت پر مستقلاً احقر نے ان کے نام تفصیلی تحریر لکھ دی ہے۔ یہ میرا فریضۂ منصبی بھی ہے اور حقِ دوستی بھی) یہ کتاب مکتبہ رشیدیہ بالمقابل مقدس مسجد اردو بازار کراچی سے مل سکتی ہے۔



اشاعتِ اسلام

تالیفِ لطیف : فخر الہند حضرت علامہ حبیب الرحمٰن عثمانی نور اللہ مرقدہٗ

اشاعتِ اسلام فخر الہند حضرت علامہ حبیب الرحمٰن عثمانی نور اللہ مرقدہٗ کی تصنیفِ لطیف ہے، جس پر کچھ لکھنا سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے۔ علامہ حبیب الرحمٰن عثمانیؒ، علامہ شبیر احمد عثمانیؒ اور مفتی دارالعلوم دیوبند مفتی عزیز الرحمٰن عثمانیؒ کے بھائی تھے۔ ''اشاعت اسلام'' کو نہ صرف حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانویؒ نے پسند فرمایا بلکہ شیخ الاسلام حضرت مولانا السید حسین احمد مدنی قدس سرہما نے بھی پسند فرمایا۔ اس کی تقریظ لکھی، مصنف نے اس کے چار حصے لکھنے کا ارادہ کیا مگر دو حصے لکھ سکے، لیکن یہ دو حصے بھی ۵۷۸ صفحات کا احاطہ کیے ہوئے ہیں۔ اکابر کسی واقعہ کو رقم کریں تو وہ خود ایک سند ہوا کرتا ہے اور حضرت تو محتاط قلم کے مالک ہیں۔

مکتبہ اسعدیہ کراچی اس لحاظ سے ہدیہ تبریک کا مستحق ہے کہ ایسے نادر و نایاب موتی

جہانِ علم وادب میں تقسیم کر رہا ہے۔ جس کے لئے شائقینِ علم ترستے ہیں۔ اگرچہ کتاب کا نام اور مصنف کا نام ہی کتاب کو ہاتھوں ہاتھ لیے جانے کی ضمانت ہے۔ مگر اتنا بتانا ضروری سمجھا جاتا ہے کہ اس مجموعہ میں زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم از بعثت تا ہجرت سے حجۃ الوداع تک حضرت خالدؓ کے مسلمان ہونے سے معزول ہونے تک کے واقعات نہایت تفصیل سے بیان کئے گئے ہیں۔ اس کتاب کا ہر گھر میں ہونا ضروری سمجھا جاتا ہے۔ اس لئے کہ مستند اور معتبر حوالے بھی اس میں موجود ہیں اور پیرائے بھی دلنشین ہیں۔ ملنے کا پتہ مکتبہ رشیدیہ نزد مقدس مسجد اردو بازار کراچی ہے۔

☆☆☆

سیرت امام احمد بن حنبلؒ

عبدالرشید عراقی

امام اہل سنت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی ذات محتاجِ تعارف نہیں لیکن خوش قسمت ہے وہ صاحبِ قلم جو اس دور میں ان کی شخصیت پر لکھے، ایسی کوشش ممتاز اہل قلم جناب عبدالرشید عراقی نے کی ہے اور موضوع کا حق ادا کر دیا ہے۔ اگرچہ کتاب مختصر ہے مگر تمام ضروری مباحث اس میں آ گئے ہیں۔

امام احمد بن حنبل ویسے تو مشہور امام ہیں لیکن معتزلہ کا فتنہ جو خلقِ قرآن کے ضمن میں بادشاہِ وقت مامون الرشید کے دربار میں اُٹھایا گیا اس کے ردّ میں اور اہل سنت کے مسلک کو واضح کرنے میں امام احمد بن حنبل نہ صرف گرفتار ہوئے بلکہ شدید جبر وظلم کا شکار ہوئے۔ آج معتزلہ مرمٹ گئے لیکن امام احمد حنبل امام اہلسنت کے نام سے علمی دنیا کے سر کا تاج بنے ہوئے ہیں۔

اس کتاب کو غور سے پڑھیے گا۔ یہ مصنف کے قلم کا جوہر لگتی ہے، تحریر نہایت شگفتہ اور اندازِ بیان سے متکلم ایک معتدل قلمکار کے طور پر سامنے آئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے قلم میں مزید روانی پیدا کرے۔ ملنے کا پتہ : طارق اکیڈمی ڈی گراؤنڈ فیصل آباد

خواتینِ اسلام کے حیرت انگیز واقعات

تالیف : مولانا محمد اسرار تحسینی

محمد اسرار تحسینی جامعہ تحسین القرآن کے ہونہار طالب علم اور جامعہ ابوہریرہ کی القاسم اکیڈمی کے مخلص رکن ہیں۔ علمی کتب کے ساتھ ادبی سرگرمیوں میں بھی حصہ لیتے ہیں، نصیحت آموز واقعات سے نہ صرف خود نصیحت اخذ کرتے ہیں بلکہ اُمت کا درد وغم لے کر ایسے واقعات جمع کر کے انہوں نے ایک بہترین کتاب ترتیب دی ہے، اگرچہ یہ ان کی پہلی کاوش ہے لیکن کتاب میں مرقوم اثر انگیز واقعات کی اثر پذیری سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ سلسلہ وار آگے قدم بڑھاتے چلے جائیں گے۔ ان شاء اللہ۔

اس کتاب کے ذریعے جس کے دل میں آخرت کا خوف، اللہ تعالیٰ کا ڈر، دنیا کی زندگی کو فریب اور دھوکے کی زندگی کا خیال پیدا ہو، وہ مؤلف کتاب کے لئے جامعہ تحسین القرآن کے لئے القاسم اکیڈمی کے لئے اور تمام اُمت کے لئے دعا کریں۔

اس کتاب میں خواتینِ اسلام کے زہد، تقویٰ، ولایت وکرامت کے ایمان افروز واقعات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں زندگی گذارنے والی عورتوں کے واقعات، خواتین اسلام کے شوقِ قرآن کے حیرت انگیز واقعات، خواتین اسلام کے تربیتِ اولاد کے حیرت انگیز واقعات، عورتوں کی کرامات، مثالی بیویوں کے حیرت انگیز واقعات کے ساتھ ساتھ نافرمان عورتوں پر ہونے والے دنیاوی عذاب کے نقشے بھی دکھائے گئے ہیں۔

اُمید ہے اس سے استفادہ نہ صرف عورتوں کے لئے مفید رہے گا، بلکہ نصیحت اخذ کرنے والے مرد بھی اس میدان میں عورتوں سے پیچھے نہیں رہیں گے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس ہونہار طالب علم کو اپنی علمی کتب میں مزید محنت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کی اس پہلی کاوش کو قبول فرمائے۔ ان کے اساتذہ کے درجات کو مزید بلند فرمائے۔ (آمین) ملنے کا پتہ: القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہ خالق آباد نوشہرہ سرحد پاکستان۔

سرگزشتِ ہاشمی

مولانا محمد طاہر علی الہاشمی مدظلہ

سرگزشتِ ہاشمی سوانحی تذکرہ ہے۔ استاذ العلماء پیر طریقت حضرت مولانا قاضی عبدالحی چن پیر الہاشمیؒ۔ اس کتاب کی ابتدا مؤلف کتاب ہذا کے نسب نامہ حریتِ علمی و روحانی و فکری سے ہوتی ہے۔ یہ تعارف مولانا آصف محمود فاضل جامعہ فاروقیہ و متخصص جامعۃ الرشید کراتے ہیں۔ فرزندِ جلیل فرماتے ہیں :

''حضرت قاضی صاحب چن پیر الہاشمی کے فرزندِ جلیل قاضی محمد طاہر الہاشمی مدظلہ نے نہ صرف اپنے آپ کو حضرت قاضی صاحب کا صحیح خلف ثابت کیا بلکہ ان کی جانشینی کا حق ادا کر دیا۔ منبر و محراب ہو یا عدالت کا کٹہرا اس نے اپنے مرحوم والد کی احقاقِ حق اور ابطالِ باطل کی سنت جاریہ کو مزید تقویت بخشی اور تحریر و تقریر اور تدریس ہر سہ میدانوں میں اپنے متوسلین و متعلقین کی صحیح رہنمائی کو اپنی زندگی کا مشن و مقصد بنایا۔

فاضل مؤلف نے ۱۹۶۳ء سے ۱۹۷۲ء تک حصولِ علم کی خاطر بہاولپور میں قیام کیا۔ یہ وہ زمانہ تھا جبکہ ملک پاکستان میں صرف ایک یونیورسٹی تھی جس میں دینی و دنیاوی علوم، درجاتِ عالیہ تک پڑھائے جاتے تھے۔ جس میں اس وقت تک ملک کے جید اور چوٹی کے علماء رونق افروز تھے، جن میں حضرت مولانا علامہ شمس الحق افغانیؒ، علامہ احمد سعید کاظمیؒ، مولانا عبدالرشید نعمانیؒ، مولانا لطافت الرحمنؒ، مولانا حبیب اللہ شاہ بنوریؒ جیسی عظیم شخصیات سر فہرست ہیں۔

مؤلف مذکور کا مزید تعارف خود مؤلف کے قلم سے سرگزشتِ ہاشمی پڑھ کر ہو جائے گا۔ پایۂ علم اپنے کلام سے زیادہ واضح ہوتا ہے۔ سرگزشتِ ہاشمی کے مؤلف مولانا محمد طاہر الہاشمی اپنے والدِ گرامی (جو علم و عمل کا کوہِ گراں تھے) کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں کہ :

''صاحبِ سوانح جناب چمن پیر الہاشمی کو دنیا سے رخصت ہوئے پندرہ سال کا عرصہ گذر چکا ہے، مگر اب بھی انہیں دیکھنے والے، اختلاف رکھنے والے اور پہچاننے والے بلامبالغہ ہزاروں کی تعداد میں موجود ہیں، انہوں نے گمنام یا معاشرہ سے الگ تھلگ رہ کر پہاڑوں یا جنگلوں میں زندگی بسر نہیں کی اور نہ ہی ان کی علمی، عملی، خانگی اور عوامی زندگی پر کوئی دبیز پردہ پڑا ہوا ہے۔ وہ ایک سیدھی سادھی شخصیت کے مالک تھے۔ جنہوں نے اپنی زندگی کا پورا سفر ان ہی لوگوں میں طے کیا۔ ان لوگوں سے ان کی زندگی ہرگز مخفی اور اوجھل نہیں تھی۔ یہ لوگ خود زیر نظر سرگزشت میں بیان کردہ مستند اور باحوالہ حالات، واقعات اور دقائق کے گواہ بھی ہیں''۔

قارئین کے لئے اس بات کا خاص خیال رکھا گیا ہے کہ جو قارئین ''صاحبِ سوانح'' سے کوئی دلچسپی نہ بھی رکھتے ہوں تو ان کے لئے بھی مختلف مباحث وتحاریک کے ذیل میں مفید، نفع بخش اور مستند مواد کتاب میں شامل کر دیا جائے جو انہیں مستقبل میں بطورِ حوالہ کام آئے۔

اس سرگزشت میں ''صاحبِ سوانح'' کا خاندانی پس منظر، علمی پس منظر جس علاقے میں انہوں نے کام کیا اس کا پس منظر سب بیان کیا گیا ہے۔ تعلیم وتدریس، تصنیف وتالیف، روحانی مشرب وطریقت، سیاسی مسلک، خطابت وتعمیر مساجد، مدارس ومکاتیبِ قرآنیہ کا قیام، تحریک برخلاف رسوماتِ باطلہ، تحریک ردّ بدعات، تحریک دفاعِ صحابہ، تحریک دعوت وتبلیغ، تحریک اصلاحِ معاشرہ، اکیڈمی علوم اسلامیہ کوئٹہ، بہاولپور ڈسٹرکٹ خطابت کی پیش کش، تحاریکِ ختم نبوت، تحریک نظامِ مصطفیٰ، اسفار، تحریک نفاذِ شریعت ...... غرض کہ تحاریک کا ایک دبستان ہے مگر سوانح بھی ہے۔ ایک وقت میں دو فائدے۔ صاحبِ سوانح ایک بلند پائے کی شخصیت تھی، جن کو بطلِ حریت جناب مولانا غلام غوث ہزارویؒ کے داماد پروفیسر مظفر اقبال قریشی صدر شعبہ اسلامیات پوسٹ گریجویٹ کالج مانسہرہ قطبِ ملت کہتے ہیں۔

ماہنامہ خلافتِ راشدہ فیصل آباد میں ان کو ''پاکستان کے نامور روحانی پیشوا'' کہا گیا۔

ماہنامہ دارالعلوم دیوبند والوں نے ان کو بے نظیر خطیب کہا اور لکھا کہ :

''اس قلندر نے ساری زندگی صبر و توکل پر بسر کی ، ہمیشہ اتحاد بین المسلمین کے لئے کوشاں رہے۔ باطل قوتوں سے ہمیشہ نبرد آزما رہے''۔

یقیناً یہ سوانح پڑھ کر نہ صرف ثواب ملے گا بلکہ ماضی قریب کی تاریخ سے بھی شناسائی ہوگی۔ صفحات ۳۶۴ لیکن قیمت صرف ۱۵۰ روپے ہے۔ ملنے کا پتہ نوٹ کر لیجئے :

قاضی چن پیر الہاشمی اکیڈمی مرکزی جامع مسجد سیدنا معاویہ چوک حویلیاں ہزارہ۔

☆☆☆



باب : ٦

مضامین، مقالات اور مکتوبات

مکتوباتِ مفکر اسلام مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ (جلد اوّل)

مولانا سید محمد حمزہ حسنی ندوی

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ کے نامِ نامی اسم گرامی سے کون واقف نہیں، آپ کسی تعارف کے محتاج نہیں بلکہ کسی کتاب کے تعارف کے لئے آپ کا نام ہی کافی ہے۔ زیرنظر مکتوبات پہلی مرتبہ منظر عام پر لائے جا رہے ہیں۔ ان مکتوبات کی ابتداء اس مکتوب سے کی گئی ہے جب آپ کی عمر صرف ۲۲ سال تھی ۔ یہ مکتوبات بڑوں کو بھی لکھے گئے اور اپنے عزیزوں اور شاگردوں کو بھی ۔ بڑوں کے خطوط میں ادب کا ازدیاد ملے گا اور عزیزوں و شاگردوں کے خطوط میں علم کا ازدیاد۔ دونوں صورتوں میں ایمان کا ازدیاد متفق علیہ ہے۔

اسلام ایک ایسا دین ہے جس کے بغیر نجات ناممکن ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے ہر دور میں ایسے رجالِ کار پیدا فرمائے ہیں، جنہوں نے اسلام کو ساری دنیا میں پھیلایا۔ تقریر سے بھی کام لیا اور تحریر سے بھی۔ ان کے اس سارے کام کو اگر کوئی مجتمع دیکھنا چاہے تو وہ ان شخصیات کے خطوط سے استفادہ کرلے، گوہرِ مقصود ہاتھ آئیگا۔ یہ خطوط ڈاکٹر سید عبدالعلی حسنیؒ کے نام بھی ہیں اور حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریاؒ کے نام پر بھی۔ مولانا منظور نعمانیؒ ، مولانا عبدالسلام قدوائی، مولانا حکیم سید حسن مثنی ندوی امروہویؒ، مولانا سید ابوبکر حسنی صاحب کے علاوہ مکتوباتِ یورپ بھی اس میں شامل کئے گئے ہیں۔ یہ مخطوطات بار بار پڑھے جانے چاہئیں کیونکہ اس سے شخصیت کی تعمیر ہوتی ہے۔ ان خطوط کو پڑھتے ہوئے کبھی آپ شیخ زکریاؒ کی محفل میں خود کو محسوس کریں گے اور کبھی حضرت الشیخ عبدالقادر رائے پوری رحمۃ اللہ کی محفل میں، کبھی ہندوستان میں اور کبھی حرم شریف میں خود کو موجود محسوس کریں گے۔ یورپ کی سیر بھی ہوسکتی ہے۔ ان مکتوبات کے ذریعے اہم دینی وعلمی شخصیات سے ملاقات اور تبادلۂ خیالات کے سارے مناظر نظر کے سامنے ہوں

گے۔ یہ مکتوبات علماء، ادباء اور علمی ذوق رکھنے والے تمام اعیان کیلئے جوہرِ استفادہ اور نعمتِ غیر مترقبہ ثابت ہوں گے۔

مغربی تہذیب وتمدن اور استعمار کے جبر و استبداد کے شکار ان ممالک کی تصاویر کی عکاسی کی گئی ہے جو کبھی اسلام کا گہوارہ تھے۔ عرب ممالک اور یورپ کے اس دور کے علماء، ادباء، مفکرین، دعوت وعزیمت کے ذمہ داروں، انجمنوں، تحریکوں کے حالات اور ان پر حضرت کا تبصرہ یہ سب مکتوبات کے آئینے میں قاری کے ذوق وتجسس کی تسکین کا باعث بنے گا، اگرچہ ان خطوط کا دائرہ فکر وخیال ان شخصیات تک محدود ہے جن کے نام یہ خطوط ہیں، مگر ان کو پڑھنے والے جوہر استفادہ سے محروم نہ رہیں گے۔ ایمان میں بھی اضافہ ہوگا، ادب کی بھی تربیت ہوگی، بڑوں کو کیسے لکھا جاتا ہے یہ بھی معلوم ہوگا اور چھوٹوں پر شفقت کا انداز بھی ازبر ہوگا۔ یہ کتاب مجلسِ نشریاتِ اسلام ا۔کے۔۳ ناظم آباد مینشن نمبر ا کراچی ۷۴۶۰۰ سے منگوائی جاسکتی ہے۔



مکتوباتِ مفکرِ اسلام مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ (جلد دوم)

مولانا سید محمد حمزہ حسنی ندوی

مکتوبات جلد اوّل کے بعد اللہ کا شکر واحسان ہے کہ مکتوبات جلد دوم بھی منظر عام پر آ گئی ہے۔ ان خطوط سے حضرت مولانا علی میاںؒ کی دعوتی، اصلاحی، ادبی اور علمی خدمات سامنے آئیں گی، جو اَب تک منظر عام پر نہیں آسکی تھیں۔ اس جلد میں وہ خطوط شامل کئے گئے ہیں جو مولانا علی میاںؒ نے حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریاؒ، حضرت مولانا وصی اللہ فتح پوریؒ اور حضرت مولانا محمد احمد پھولپوریؒ کو لکھے تھے۔ یقیناً یہ مکتوبات ان حضرات کے متوسلین کے لئے بہت نفع رساں ہوں گے اور عمومی طور پر بھی علماء، طلباء، ادباء ان سے استفادہ کرسکیں گے۔

پیغام رسانی اور مراسلت کے ذریعہ اسلام کی خدمت کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ زیرِ نظر

کتاب میں اِس فریضہ کو ایک ایسے مدبر، متکلم شخصیت کا قلم ادا کرتا نظر آ رہا ہے کہ جس کا قول، قولِ فیصل کی حیثیت رکھتا ہے، جس کا عالمانہ وقار مسلّم ہے، جس کی تحقیق پر دورِ حاضر کے علماء کا اعتماد ہے۔ جلد دوئم کا دائرہ قرطاس ۵۰۴ صفحات سے مزیّن ہے۔ ان مکتوبات کے ذریعے سے داعیانِ اسلام کے اندر کا درد ہر خاص و عام محسوس کرے گا۔ جذبۂ عمل افزوں ہوگا۔ خطوط میں جہاں غیر معروف و معروف نام آ گئے ہیں، ان کا تعارف حاشیہ میں آ گیا۔ اس لحاظ سے مکتوبات دو چند فائدہ کے حامل ہو گئے ہیں۔ فہرست مختصر ہے۔ صفحہ نمبر ۱۱ سے ۴۶۵ تک حضرت شیخ الحدیثؒ کے نام خطوط مرقوم ہیں۔ ۴۶۶ سے ۴۸۸ تک مولانا وصی اللہؒ کے نام اور باقی سارے خطوط حضرت پھولپوریؒ کے نام ہیں۔ بڑے اہم، تحقیق طلب مقالات کا یہ مجموعہ گوہر گرانمایہ سے کم نہیں۔ کتاب بہترین مجلد ہے۔ کاغذ بھی عمدہ ہے۔ ضخامت ۵۰۴ صفحات ہے مجلس نشریاتِ اسلام ا۔ کے۔۳ ناظم آباد مینشن ناظم آباد کراچی ۴۶۰۰ ۷ سے منگوائی جا سکتی ہے۔

☆☆☆

عظمت کے نشاں

ڈاکٹر محمد الیاس الاعظمی

اس کتاب میں دو درجن شخصیات کا تذکرہ ہے۔ انِ میں جہاں علماً، فقہاً، مفسرین، مؤرخین اور قراء حضرات کے حالاتِ زندگی ہیں، وہاں شعراء، ادباً اور زندگی کے دیگر شعبوں سے متعلق رجالِ کار کے نقوشِ عظمت کو بھی بڑے فراخدلانہ انداز میں اُجاگر کیا گیا ہے۔ طرزِ تحریر معتدل ہے جسے افراط تفریط کی ہوا بھی نہیں لگی۔ پوری کتاب میں اعاظم رجال کا ذکر خیر کے ساتھ ہے اور ''خذ ما صفا ودَعْ ما کدر'' کی آئینہ دار ہے اور اندازِ تحریر سے لگتا ہے کہ سوانح نگار کہنہ سال ہیں اور زندگی اسی ''دشت کی سیاہی'' میں گذری ہے، مگر حقیقت یہ ہے کہ ڈاکٹر محمد الیاس الاعظمی صاحب ابھی زندگی کے کچھ اوپر تیس ہی بہاریں دیکھ پائے ہیں جس سے اُن کی اپنی ''عظمت کا نشان'' ملتا ہے۔

اس کتاب کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ شخصیات کے تذکرہ میں ان کی زندگی کے جس مفید اور سبق آموز پہلو کو لیا گیا ہے، سوانح نگار کے قلم نے ایک تو اس سے سرِ موانحراف نہیں کیا اور دوسرے بیش از بیش معلومات کا ذخیرہ فراہم کیا ہے۔ پوری کتاب لائقِ مطالعہ ہے اور عمدہ نمونہ بھی ہے کہ شخصیات پر لکھنے والوں کو ایسا ہی رنگ ڈھنگ اپنانا چاہئے ....

ع صدائے عام ہے یارانِ نکتہ داں کے لئے

سوانح نگار نے قاری محب الدینؒ کے تصانیف میں سے ''معرفۃ الرسوم'' کے متعلق یہ کہا ہے کہ '' یہ اپنے موضوع کے اعتبار سے اردو زبان میں واحد کتاب ہے''۔ اطلاعاً عرض ہے کہ پاکستان کے معروف قاری حضرت رحیم بخشؒ کی بھی اسی موضوع پر ''خط عثمانی'' کے نام سے اُردو میں کتاب مطبوعہ ہے۔

(۲) مصری ادیب نجیب محفوظ کے تذکرہ میں مشہور سائنسدان ڈاکٹر عبدالسلام کا ذکر بھی ہے جسے نوبل انعام سے نوازا گیا۔ یہ پاکستانی ضرور ہے مگر مسلمان نہیں بلکہ قادیانی ہے۔

کتاب کا کاغذ عمدہ ہے اور طباعت بھی معیاری ہے، کاش کہ کتاب مجلد ہوتی، ایسا نہ ہونے سے کتاب کا حسن قدرے گہنا گیا ہے۔ ڈاکٹر محمد الیاس الاعظمی کا یہ تاریخی وادبی شہکار جو ۲۹۶ صفحات پر مشتمل ہے ۲۰۰ روپے بھیج کر ادب کدہ مہراج پور، انور گنج اعظم گڑھ انڈیا سے طلب کیا جاسکتا ہے۔

☆☆☆

افکارِ پریشاں

حضرت مولانا عبداللہ صاحب کاپودروی

گجرات کے علاقہ میں کاپودرا نام کی ایک بستی ہے جس کو ہمیشہ اہلِ علم وفضل اور اصحابِ رُشد وہدایت سے تعلق رہا۔ حضرت شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنیؒ، حضرت مفتی مہدی

حسنؒ، مولانا بدرِ عالم میرٹھیؒ، علامہ محمد یوسف بنوریؒ، مفتی محمود صاحب گنگوہیؒ، مسیح الامت مولانا مسیح اللہ جلال آبادیؒ اور حضرت مولانا سید اسعد مدنیؒ جیسے اکابرینِ اُمت کے قدوم میمنت سے اس قریہ کو استفادہ کا موقع ملا ہے۔

مفکر ملت حضرت مولانا عبد اللہ صاحب کاپودروی کا تعلق اسی بستی سے ہے جو دارالعلوم فلاحِ دارین کے رئیس الجامعہ بھی ہیں اور اپنے مواعظ و بیانات کے ذریعہ اُمت کو صراطِ مستقیم پر گامزن رہنے کی مسلسل تلقین فرماتے رہتے ہیں۔ مواعظِ حسنہ پر مشتمل مجموعہ صدائے دِل کے نام سے چھپ کر اُمت سے خراجِ تحسین پا چکا ہے اور پہلا ایڈیشن ختم ہو کر دوسرا ایڈیشن چھپ چکا ہے۔

زیرِ نظر کتاب افکارِ پریشاں آپ کے مختلف مواقع پر ماہانہ یا ہفتہ واری رسائل میں لکھے گئے مضامین کا مجموعہ ہے۔ نادر مجموعہ ہے، صدہا کتب کا نچوڑ ہے، افکارِ پریشاں کا ہجوم ہو تو یکسوئی سے ''افکارِ پریشاں'' پڑھئے۔ یکسوئی بھی حاصل ہوگی اور قلب کی تسکین بھی۔ ابوالفتح علی بن محمد کا قصیدہ افکارِ پریشاں کا ابتدائیہ ہے، جسے شروع کرتے ہی آدمی گردوپیش سے بے خبر ہو جاتا ہے۔ ۶۳ اشعار پر مشتمل یہ قصیدہ فصاحت و بلاغت اور اندازِ شریں کے عروج پر ہے۔ چوتھی صدی ہجری کا نایاب تحفہ ہے، اس کے بعد چودھویں صدی کے مجدد اور حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے فارسی ادب سے گلعذاری کی گئی ہے۔ تیسرا مضمون بھی حکیم الامت کے ادبی خطوط پر مشتمل ہے جن کو پڑھنے کے بعد آپ کی مشہور خشک مزاجی کا تاثر زائل ہونے لگتا ہے۔ شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ سے پہلے گجرات میں علمِ حدیث کے موضوع کو سمیٹنے کے بعد امام اہلِ سنت احمد بن حنبل اور ان کی کتاب ''المسند'' کا دل نشین تعارف ہے۔ امام اہلِ سنت کے بعد شیخ الہند مولانا محمود حسن اور ان کی علمی و ادبی خدمات کا تذکرہ ہے۔ علامۃ الشام جمال الدین قاسمیؒ کے حالات ملکِ شام کی دریوزہ گری کا نتیجہ معلوم ہوتے ہیں۔

مصنف اکثر سفر پر رہتے ہیں، ہزاروں بندگانِ خدا نے ان سے فیض حاصل [illegible]

محترم والے مضمون میں مولانا وحید الزماں کے تذکرے سے سرشار فرماتے ہیں۔ [illegible]

وحید الزمانؒ رقمطراز ہیں :

"آپ کی تالیفِ لطیف کے ایک حصہ کا مطالعہ کیا' جب مؤلف ہی ثقہ اور قابلِ تعریف واطمینان ہے تو بلاشبہ تالیف بھی ایسی ہی ہوگی"۔

اندازہ لگایئے جن کی تالیف کے خود مولانا وحید الزمان حامد ہوں۔ ان کے افادات کو افکارِ پریشاں کے نام سے چھاپنے والے مجلسِ معارف کا پودرا کے احباب مبارکباد کے مستحق کیوں نہ ٹھہریں۔ کتابت کی اغلاط ہماری کوتاہ نظری کی نذر ہوگئیں۔ پہلے ہمارے افکار پریشان تھے، افکارِ پریشاں پڑھنے کے بعد پری-شان ہوگئے ہیں، قبل اس کے کہ صدائے دل پڑھنے والے افکارِ پریشاں بھی سمیٹ لیں۔ مجلس معارف کا پودرا وایا انکلیشور، ضلع بھروچ گجرات انڈیا ۳۹۳۰۰۱ سے رجوع کریں یا پھر مکتبہ سعیدیہ ترکیسر ضلع سورت گجرات ۳۹۴۱۷۰' انڈیا کو خط لکھ کر منگوالیں۔

☆☆☆

مقالاتِ ترمذی

افادات: مفتی عبدالشکور ترمذی ...... مرتبہ: حافظ قاری سید محمد اکبر شاہ بخاری

حضرت مولانا مفتی عبدالشکور ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کے نامِ نامی اسم گرامی سے کون واقف نہیں' آپ کی شخصیت کمالاتِ علمی اور کمالاتِ ظاہری و باطنی کے اعتبار سے مرجع عوام و خاص تھی۔ تبحر علمی تحقیق و تفقہ اور تقویٰ وطہارت میں اعلیٰ مقام رکھتے تھے۔ علم وعمل کے اس آفتاب و ماہتاب کی ضیاء پاشیاں ملک وملت کے لئے روشنی کا مینار ہیں۔

زیر تبصرہ کتاب آپ کے مقالات کا مجموعہ ہے۔ سب کو معلوم ہے کہ مقالات علمی شخصیات کی زندگی کا نچوڑ ہوتے ہیں۔ جو آنے والے لوگوں کے لئے راہِ علم وعمل کا تعین کرتے ہیں۔ جن کو پڑھ کر لوگ اپنی زندگی کے راستوں کو بناتے ہیں۔ اس کتاب کو سید محمد اکبر شاہ بخاری نے نہایت بہترین انداز میں مرتب کیا ہے۔ اس میں حضرت کے علمی، فقہی، اصلاحی، سیاسی

مقالات و بیانات کا نادر و نایاب مجموعہ فراہم کیا گیا ہے۔ اس میں حضرت کی خود نوشت بھی ہے۔ ۴۴ عنوانات کے تحت ۴۰۸ صفحات تک نورِ ہدایت کی کرنوں سے دامنِ قرطاس کو منور کیا گیا ہے۔ ویسے تو ہر مقالہ اپنی جگہ ہر ایک کتاب ہدایت کا کام دے رہا ہے، اگر صفحہ ۶۶ اور ۷۰ پر مرقوم زندگی کا آخری خطاب اور اقتباس از زرّیں وصایا کتاب کے بالکل اخیر میں آ جاتے تو کتاب کی اہمیت تو اپنی جگہ مسلّم ہے ہی قاری آخری تاثرات سے اپنے دیدۂ دل کے گداز کو برقرار رکھنے کیلئے کتاب کو پھر سے شروع کرنے پر مجبور ہو جاتا۔ اس لئے کہ کتاب ہے ہی بار بار پڑھنے کی چیز، دالاشاعت کراچی کے علاوہ ملک کے ہر معروف و مشہور کتب خانوں سے دستیاب ہے۔ صفحات ۴۰۸ ہیں، قیمت درج نہیں ہے۔

☆☆☆

مقالاتِ نعمانی (جلد اوّل)

مفتی غلام قادر نعمانی صاحب

مقالاتِ نعمانی مجموعہ ہے اُن مقالات کا جو حضرت مولانا مفتی غلام قادر نعمانی نگران شعبۂ تخصص فی الفقہ دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے رُشحاتِ قلم کا نتیجہ ہیں۔ جس میں اجتماعی اجتہاد کا تصور زمانہ ماضی میں اجتہادی کاوشیں فقہ حنفی کی عالمگیریت قسطوں پر خرید و فروخت کی شرعی حیثیت، مبیعہ کی کاغذات رہن میں رکھنے کی شرعی حیثیت، اسلامی فوجداری نظام میں اعتدال، غیرت کے نام پر قتل، اسلام کا نقطۂ نظر، مردہ انسان کے اعضاء کی قطع و برید جائز نہیں، افیون کا کاروبار شریعت کی نظر میں اور مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ کی آراء پر ایک نظر ڈالی گئی ہے۔

یہ کتاب گراں قدر مقالات پر مشتمل ہے جو پڑھے جانے کی چیز ہے مگر پڑھے ہوؤں کے لئے، اس سے علماء خصوصاً مفتی صاحبان فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔ سائنسی اور مادی ترقی نے جو مسائل پیدا کیے ہیں۔ اس میں ان کا حل موجود ہے۔ اسلام میں قیامت تک پیدا ہونے والے

مسائل کا حل موجود ہے، مگر ان مسائل کو حل کرنے کی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونے کے لئے ایسے اشخاص کی ضرورت ہے جنہیں اللہ نے دین کے علم وفہم کے لئے مختص کر دیا ہے۔ مرکزِ علم جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے مفتی غلام قادر نعمانی کا شمار بھی ایسے لوگوں میں ہوتا ہے جن کی اصل قدر و منزلت کتاب کے مطالعے کے بعد ہی ہوسکتی ہے۔

بہترین مجلد، شاندار کمپوزنگ، عمدہ کاغذ، صفحات 325۔ ملنے کا پتہ: دارالافتاء دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک، اسلامی کتب خانہ کراچی کے علاوہ مکتبہ روضۃ القرآن پشاور سے دستیاب ہے۔

☆☆☆

مقالاتِ قاسمی

مولانا ڈاکٹر اکرام اللہ قاسمی

کتاب کی ابتدا میں حضرت شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر سید شیر علی شاہ مدنی صاحب نے تقریظ میں کتاب اور صاحب کتاب کا جو تعارف کیا ہے، اس سے چند کلمات کو یہاں نقل کرنا کتاب کے تعارف کیلئے کافی ہوگا۔

''محترم ومکرم علامہ ڈاکٹر حافظ اکرام اللہ جان قاسمی صاحب ڈائریکٹر مرکز تحقیق اسلامی پشاور فاضل دارالعلوم دیوبند میدانِ تالیف وتصنیف کے شہسوار اور دنیائے علم و دانش میں جانی پہچانی علمی عبقری شخصیت ہیں۔۔ بندہ نے ان کے زرین مؤقر اور جاندار موضوعات پر مشتمل مجموعۂ مقالات کو پڑھا۔ علامہ موصوف کے ان مؤثر روح پرور، ایمان افروز مقالات سے آنکھیں منور ہوئیں۔ دل ودماغ معطر ہوئے۔ مولانا موصوف کے یہ بیش بہا وقیع اور دورِ حاضر کے گوناگوں جدید عصری تقاضوں سے ہم آہنگ اسلامی مقالات رجالِ فکر ونظر سے خراجِ داد وتحسین اور قومی سطح پر صدارتی ایوارڈ یافتہ کا طرۂ امتیاز

حاصل کر چکے ہیں"۔

یہ متنوع جواہر پاروں کا حسین گلدستہ پورے آب وتاب کے ساتھ منصۂ شہود پر جلوہ گر ہو چکا ہے۔ شیدایانِ اسلام کے ایمانی شوق وذوق سے قوی اُمید ہے کہ وہ اس گنجینۂ علم وعرفان سے خود بھی اور اپنے اہل وعیال اور حلقۂ اثر ورسوخ کو بھی استفادہ کی تلقین فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ علامہ موصوف کے اس علمی ومذہبی مساعیٔ جمیلہ کو شرفِ پذیرائی عطا فرمائے اور بندگانِ خدا کی ہدایت واصلاح کا ذریعہ بنائے۔ (آمین)

۳۱۲ صفحات، کتابت طباعت اور جلد عمدہ، اس کتاب کو مرکز تحقیق اسلامی واقع جامع مسجد قبا جندر گلی نوتھیہ قدیم پشاور سے طلب فرما سکتے ہیں۔



بیسویں صدی کے اسلامیت کے ممتاز شارح ان کی فکر کا تجزیاتی مطالعہ

جناب محمد موسیٰ بھٹو صاحب

زیر تبصرہ کتاب اگرچہ تصنیف مولانا عبدالماجد دریابادیؒ کی ہے لیکن مرتب ومدوّن اور ناشر جناب محمد موسیٰ بھٹو صاحب ہیں جو علمی دنیا میں وزیر اعظم بھٹو مرحوم سے زیادہ مشہور ہیں۔ مفکر بھی ہیں اور مدبّر بھی۔ سندھ نیشنل اکیڈمی ٹرسٹ سے بڑی اعلیٰ اسلامی فکر پر مشتمل کتابیں ان کی محنت اور سرپرستی میں چھپ رہی ہیں۔ وقت پر وقت کی بات کرنا ان کا طرّہ امتیاز ہے۔ بے وقت کی راگنی نہیں الاپتے۔ اس وقت جو کتاب سامنے لائے ہیں وہ بیسویں صدی کے اسلامیت کے شارحین مثلاً علامہ اقبالؒ، ڈاکٹر محمد رفیع الدینؒ، مولانا ابوالکلام آزادؒ، مولانا حمید الدین فراہیؒ، مولانا مناظر احسن گیلانیؒ، مولانا عبیداللہ سندھی ودیگر صاحبانِ فکر ونظر پر نقد ونظر وتجزیہ پر مبنی ہے،

جس میں تجزیہ نگار مولانا عبدالماجد دریابادیؒ ہیں ۔یعنی بیسوی صدی کو اکیسویں صدی کے آغاز میں پیش کر کے اکیسویں صدی کے مشاہیر کو صحیح رُخ پر ڈالنا چاہتے ہیں ۔اس میں کہاں تک کامیابی ہوتی ہے، یہ اس کتاب کے مطالعہ کے بعد معلوم ہوسکتا ہے جسے ہم نے تو دیکھا ہے او ربہت خوب پایا ہے۔اب آپ کی طلب پر منحصر ہے۔ قیمت کے لحاظ سے تو گراں نہیں مگر گراں مایہ ضرور ہے۔مثلاً :

''اقبال دورِ جدید کے انسان کی اس بہتر طور پر رہنمائی کرتا ہے کہ اگر جدید انسان میں طلب موجود ہو تو فکر اقبال اس کی حقیقت تک بآسانی رسائی کرسکتا ہے۔یعنی اصل طلب ہی کارفرما رہتی ہے۔ سارے تقویٰ کا انحصار طلب پر ہے اور فتویٰ کا انحصار بھی طلب پر ہے اور ہدایت کا انحصار بھی طلب پر ہے''۔

بہت اعلیٰ تجزیہ ہے دریابادیؒ صاحب کا۔مزید مولانا ابوالکلام آزادؒ کی شخصیت پر لکھتے ہیں کہ :

''مولانا آزاد چھوٹے پن کے مراحل سے گذر کر قیادت کے مقام پر فائز ہونے کی بجائے شروع سے قائد بن کر سامنے آئے تھے''۔

مولانا حمیدالدین فراہیؒ کی شخصیت کا نچوڑ ان الفاظ میں پیش کرتے ہیں :

''نفس مطمئنہ کا لفظ کتابوں میں بارہا نظر سے گذرتا رہتا تھا انہیں دیکھ کر دل گواہی دیتا ہے کہ لفظ بے معنی نہیں ہے''۔

مولانا مناظر احسن گیلانیؒ کے متعلق فرماتے ہیں :

''مسلک میں دیوبندی ہونے کے باوجود بڑے بڑے ندویوں سے بڑھ کر روشن خیال تھے اور جدیدیت سے بیزار و متنفر نہیں بلکہ اس کے مبدا و منشا سے واقف تھے''۔

کتاب میں ہر پیش کردہ شخصیت پر جاندار تبصرے و تجزیے پیش کیے گئے ہیں، جس کو

پڑھنا طلب پر منحصر ہے۔ مدوّن و مرتب جس کتاب کے جناب محمد موسیٰ بھٹو ہوں گے، اس میں کتابت کی اغلاط اکثر ناپید ہوتی ہیں۔ مگر پھر بھی کاتب کتاب کاتبِ تقدیر تو نہیں ہے کہ اس سے غلطی ممکن ہی نہ ہو۔ چنانچہ صفحہ ۱۹ پر ''خرد آتش فروز دل بسوز دکو بسوزِ دلکھا ہے اور ترجمہ میں لکھا ہے ''جس سے دل جلتی ہے'' بس کاتب کی اس غلطی پر دل جلتا ہے۔ اگلے ایڈیشن میں اس کو درست کرنے کا اہتمام کیا جائے گا۔ ان شاء اللہ۔ ایسی نادر و نایاب کتاب چھاپنے پر جناب محمد موسیٰ بھٹو صاحب مبارکباد کے مستحق ہیں۔ 160 روپے کی یہ کتاب سندھ نیشنل اکیڈمی ٹرسٹ ۴۰۰/ بی لطیف آباد نمبر ۶ حیدر آباد سندھ سے طلب کی جاسکتی ہے۔

☆☆☆

نیرنگِ عالم

از : مولانا حافظ محمد صدیق ارکانی

ماہنامہ حق نوائے احتشام جامعہ احتشامیہ کراچی کا ترجمان ہے۔ مولانا حافظ محمد صدیق ارکانی مدظلہٗ اس کے مدیر بھی ہیں اور منتظم بھی اور زیر تبصرہ کتاب کے مؤلف بھی ہیں۔ ''نیرنگ عالم'' دراصل جناب صدیق ارکانی صاحب کے ان ۳۷ مقالات کا مجموعہ ہے جو وقتاً فوقتاً ماہنامہ حق نوائے احتشام میں شائع ہوتے رہے اور اب دفعتاً ''نیرنگ عالم'' کے نام سے عالمِ علم و ادب میں اہل علم کے ذہین و فطین عالم شعراء ادبا کے ذوق کی تسکین کیلئے قلوب کو منور کرنے کے لئے قلم کو جلا بخشنے کے لئے روح میں اُترنے کے لئے، دل میں اُتارنے کے لئے، اخلاق کو سنوارنے کے لئے، شخصیت کی تعمیر کے لئے، شخصیات کو ہمہ صفت موصوف بنانے کے لئے شائع کیے گئے ہیں۔ مولانا رحمت اللہ کیرانویؒ نے مخزنِ اخلاق کے لئے جو شعر کہا تھا ''نیرنگ عالم'' اس کا بجا طور پر مستحق ہے .... ۔

علم و حکمت کا یہ مخزن نہ ملے گا یکجا
لاکھ پڑھ جاؤ کتب خانے زمانے بھر کے

اگر چہ یہ کتاب سرسری نظر میں پڑھنے کی نہیں، لیکن اگر آپ اسے سرسری نظر سے بھی پڑھیں گے تو یہ خود بخود دقیق النظری پر مجبور کر دیگی اور اس کے لئے آپ کو فرصت کے لمحات نہیں بلکہ گھنٹے نکالنے پڑیں گے۔

قیمت حسبِ خواہش ہے۔ میرا خیال ہے کہ آپ جتنے میں بھی لیں کم ہے بلکہ بہتر ہے آپ حق نوائے احتشام کے مستقل ممبر قاری بن جائیں۔ اس طرح علامہ ارکانی مدظلہٗ سے سلسلہ جنبانی رہے گا۔ ملنے کا پتہ درج ذیل ہے۔

ماہنامہ ''حق نوائے احتشام'' پوسٹ بکس نمبر **8552** صدر کراچی **74400**





باب : ۷

مواعظ وخطبات

خطبات الاحکام لجمعات العام

مع خطباتِ عیدین واستسقاء

تالیف : مولانا محمد اشرف علی تھانویؒ ...... ترجمہ اردو : مولانا مفتی محمد شفیعؒ

نہ تو مولانا اشرف علی تھانویؒ کی ذات محتاجِ تعارف ہے اور نہ مولانا مفتی محمد شفیع دیوبندیؒ کی۔ خطبات الاحکام حضرت کی وہ تالیف ہے جس کا سراسر فائدہ اور نفع، علماء، خطباء، ائمہ مساجد ہی اُٹھا سکتے ہیں۔ ان خطبات میں بارہ مہینوں کے الگ الگ خطبے ہیں اور ہر ایک کا موضوع جدا ہے جن کے سمجھنے کے لئے ترجمہ بھی ساتھ ہے۔

خطبہ کے مختصر احکام مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ کے قلم سے ہیں۔ خصوصیاتِ امتیاز یہ حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے قلم سے ہیں جس میں فرماتے ہیں کہ ہر خطبہ احکامِ شرعیہ، مہمہ واجبات یا مکملاتِ واجبات میں سے ایک ایک حکم پر مشتمل ہے۔ ظاہر و باطن کا بھی جامع ہے اور فقہ و تصوف کا بھی، جہاں ضروری سمجھا گیا ہے، وہاں تفسیر و تفصیل کی گئی ہے، وسیع النظر کو دریا کوزے میں بند ملے گا۔

کل خطبے پچاس ہیں، ان خطبوں کو جس جمعہ سے شروع کیا جائے گا، خطبوں کے ساتھ سال بھی ختم ہو جائے گا۔ عیدین و استسقاء کے خطبے ان پچاس سے علیحدہ ہیں' چونکہ جمعہ کے ساتھ مخصوص نہیں۔ اس لئے اس ترتیب اور ترکیب سے جدا ہیں اور کتاب کے آخر میں درج ہیں۔ ہر خطبہ سورۂ مرسلات کے برابر ہے۔

چونکہ ہر شخص عربی نہیں سمجھتا، اس لئے ان عجیب وغریب خطبوں کے مضامین سے شائقین کی تسکین کا سامان مہیا کرنے کے لئے آیات واحادیث کا ترجمہ کیا گیا ہے ورنہ خطبہ کے ساتھ ترجمہ پڑھنا خلافِ سنت ہے۔

غرض ان خطبات کی افادیت سے کسے انکار ہے کہ اس میں فضل العلم، تصحیح عقائد، طہارۃ، نماز، زکواۃ، قرآن، ذکر ودعا، علم وعمل، نوافل، کھانے پینے میں میانہ روی، حقوقِ نکاح، اجتناب از کسبِ حرام، حقوقِ عام وخاص ...... غرض گوناگوں مضامینِ نافعہ کو متضمن ہیں۔ لینے ودل بے چین ہوگا۔ مندرجہ ذیل پتہ سے راحت حاصل کیجئے:

مکتبہ رشیدیہ بالمقابل مقدس مسجد اردو بازار کراچی۔

☆☆☆

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے

افادات: مولانا طارق جمیل صاحب...... مرتب: مولانا محمد ندیم قاسمی

توحیدِ باری تعالیٰ؛ معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم، میدانِ عرفات، دنیا کا بدبخت انسان، عدل وانصاف، ظالم معاشرہ، چار چیزیں، تجارت کا سنت طریقہ، موت کا جھٹکا اور شانِ اولیاء؛ کہنے کو تو یہ دس خطبات ہیں لیکن ۳۸۸ صفحات تک پھیلے ہوئے ہیں۔ یہ وسعت تو کتاب کی ہے مگر اس میں مولانا طارق جمیل صاحب کی داعیانہ زبان سے جو عمل کو انگیخت ہوتی ہے اور جس کے نتیجے میں عمل کر کے انسان ابدی جنت کا مستحق بن جاتا ہے۔ اس کی وسعت اس دنیا سے دس گنا بڑی ہے، قابلِ صد مبارکباد ہیں مولانا محمد ندیم قاسمی جن کی انتھک محنت کوشش، لگن اور جذبہ سے یہ کتاب منظر عام پر آئی۔ جنہوں نے اپنی بساط اور طاقت کے مطابق کتابت، طباعت اور جلد بندی میں پوری احتیاط کی ہے۔

اس کتاب میں اللہ کے لامحدود خزانے، پہلا علم، احد اور واحد میں فرق، توبہ کی برکت، بچپن سے جوانی تک، توبہ کی اہمیت، غلامِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بنو، خشک ناچ کیا ہے، خاندانِ نبوت کی فضیلت، فکرِ اُمت، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پکار، اللہ کو راضی کرلو، انسان خواہشات کا مجموعہ ہے، مالک صرف اللہ ہے۔ سائنس کا اقرار، ہم کیسے بتائیں، اللہ بلا رہا ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم

کا آسمانوں پر استقبال، تہجد کی پابندی کرو، روزی رساں اللہ ہے، انسان ناشکرا ہے، مناظرِ قیامت، عبرت حاصل کرو، دنیا دھوکہ ہے، اللہ کی طرف دوڑو، یہ ہم نے کیا کر دیا، اپنا طرز بدلو، حج ایک منفرد عمل، واللہ کا مطلب، حج کن پر فرض ہے، حج کے فوائد، حج مبرور کی جزاء، ایامِ حج کی فضیلت، حج کی تین اقسام، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سفر جاری ہے، آپ مقامِ ابواء پہنچے پھر عصفان چلے، حجر اسود کو بوسہ دیا، مقصرین کے لئے دعا فرمائی، عرفات کی اصل عبادت، نو کے دِن کو دس کی رات عطا فرمادی، نگاہوں کی حفاظت، احتیاط کی ضرورت، بالوں کی برکت، یوم العقارع، دین مکمل ہوگیا، تبلیغی محنت، زندگیاں بدل گئیں، اللہ نے ہدایت دی، عدل وانصاف، ہر چیز فانی ہے، انسان کمزور ہے، سینکڑوں عنوانات قائم کر کے مولانا ندیم قاسمی نے دعوتِ فکر دی ہے۔

اس کتاب کو پڑھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ واقعی جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے۔ اس بات کا یقین پیدا کرنے کے لئے دنیا ہی میں رہ کر آخرت کا طلبگار بننے کے لئے، کامیابی وکامرانی سے ہمکنار ہونے کے لئے ''جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے'' کا مطالعہ بے حد مفید رہے گا۔ ۳۸۸ صفحات کی اس ضخیم کتاب کی قیمت ۲۰۰ روپے ہے اور ملنے کا پتہ درج ذیل ہے۔

عمر پبلی کیشنز یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔

☆☆☆

نوادراتِ فاروقی

افادات: علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقیؒ ...... تحریر وتخریج : مولانا حافظ محمد ندیم قاسمی

پیش نظر کتاب میں مولانا محمد ندیم قاسمی نے علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ کے ۱۲ خطبات کو تحریری شکل دے کر اُمت پر احسان کیا ہے۔ اس کا انتساب مجھ گناہگار کے نام کیا ہے۔ یہ ان کا حسنِ ظن اور اعلیٰ ظرفی کا ثبوت ہے جس کا شکریہ ادا کئے بغیر میرے لئے آگے بڑھنا مشکل ہے ......

مرید سادہ نے رو رو کے کر لیا توبہ
خدا کرے کہ ملے شیخ کو بھی یہ توفیق

تبلیغ پہنچانے کو کہتے ہیں، علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ کی خطابات کے ذریعے جو بات اُمت تک پہنچی وہی بات فاضل مؤلف ندیم قاسمی صاحب نے تحریر کے ذریعے سارے عالم میں پہنچانے کا بندوبست کیا۔ علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی اپنی منفرد خطابت کی وجہ سے برصغیر پاک و ہند، بنگلہ دیش، افغانستان اور ہر اس علاقے میں جہاں اردو زبان بولی اور سمجھی جاتی ہے، معروف تھے۔ ندیم قاسمی صاحب نے کیسٹوں سے کتاب میں ۱۲ خطبات کو منتقل کیا ہے۔ یہ کام آسان نہیں اور اس مشکل سے عہدہ برآ ہو کر آپ کی خدمت میں یہ لعل و جواہر پیش کیے ہیں۔ خطاب کی چاشنی کو بھی برقرار رکھا ہے اور کتاب کے حسن کو بھی اور ان ۱۲ علمی شاہکاروں کو بارہ پھولوں کا نام دے کر گلدستہ بنا دیا ہے۔ اس گلدستے میں پہلا خطاب توحید و رسالت پر مبنی ہے جس کی خوشبو سے سارا عالم منور ہے۔

دوسرا خطاب ''یتیم مکہ'' کے نام سے لائے ہیں، جن پر کلمۂ توحید کے عوض پتھروں کی بارش ہوئی' مگر آپ نے کسی کے لئے بددعا نہ فرمائی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو رحمت اللعالمین بنا کر بھیجا۔ ندیم قاسمی صاحب فاروقی صاحب کے تیسرے خطاب کا نام ہی رحمت اللعالمین رکھتے ہیں، موضوع کے لحاظ سے بڑا پیارا خطاب ہے جیسے سارے عالم میں رحمت کے بادل چھائے ہوں، نسیم صبح، گنبد خضریٰ سے ٹکرا کر پورے عالم کو معطر کر رہی ہے۔ چوتھے خطاب میں معجزاتِ پیغمبر کا بیان ہے۔ اسی طرح یکے بعد دیگرے ختم نبوت، درِّ یتیم، صحابہ دین کے گواہ، دفاعِ صحابہ، سنت اللہ ہے۔ اسلام میں عورت کا مقام، اکابرین علماءِ دیوبند، بڑا دردناک خطاب ہے' پڑھ کر جسم کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ دل کی آواز کے آخری خطاب سنت اور بدعت پر لائے ہیں، جس کو پڑھ کر یہ محسوس ہوتا ہے کہ یہ دل کی آواز ہے۔ اسلام رسموں کو مٹانے آیا ہے نہ کہ خود رسم بننے کیونکہ جب دین رسم بن جائے تو اس میں سے روح نکل جاتی ہے۔

غرض یہ کہ قاسمی صاحب نے اس کتاب میں ''نسبت کی عظمتِ'' کو اُجاگر کیا ہے۔

دعوتِ فکر دی ہے، ''کانٹوں کے جواب میں پھول'' دیے ہیں، ''سیرت کا پیغام'' گھر گھر پہنچایا ہے، ''آخرت کے لئے محنت کی ضرورت'' پر زور دیا ہے، ''ایمان بچانے کا راستہ بتایا ہے'' معجزاتِ پیغمبر کی تعداد بتائی ہے۔ مؤمن کو مؤمن کا آئینہ بنایا ہے'' قادیانیوں سے سوال'' کر کے لاجواب کر دیا ہے، یہ ان کے ''مؤقف کی صداقت'' ہے۔ موقع کی مناسبت سے نوادراتِ فاروقی اگر استعمال ہو جائیں تو نجات کے ضامن بنیں گے۔ ملنے کا پتہ :

کتب خانہ سید احمد شہید کچہری روڈ پسرور سیالکوٹ

☆☆☆

پیامِ جمیل

افادات : حضرت مولانا طارق جمیل ...... مرتب : مولانا حافظ محمد ندیم قاسی

توحیدِ باری تعالیٰ، سیرت النبی، اسلام میں عورت کا مقام، اہمیت علم، دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔ ان پانچ عنوانات کے تحت مبلغِ اسلام مولانا طارق جمیل صاحب نے مختلف مواقع پر جو ارشادات فرمائے ہیں، ان کو مرتب کرنے کی سعادت مولانا حافظ محمد ندیم قاسمی صاحب کے حصے میں آئی جنہوں نے جگر لخت لخت کو جمع کر کے اُمت پر احسان کیا ہے۔ مولانا طارق جمیل کے نام کی مناسبت سے اس کا نام پیامِ جمیل رکھا گیا ہے۔

مولانا طارق جمیل کی شخصیت پر روشنی ڈالنا تو سورج کو چراغ دکھانے والی بات ہے، البتہ جو کچھ ان خطبات میں فرما رہے ہیں، اس کا خلاصہ کچھ یوں ہے کہ پہلے خطاب توحیدِ باری تعالیٰ میں ثابت کرتے ہیں کہ سب کا خالق و مالک صرف اللہ ہے اور یہ یقین راسخ ہو جائے تو یہ بھی خالق کا مخلوق پر احسان ہے اور کام میں لگنے والے ''نصرتِ خداوندی'' کے روز نظارے دیکھتے ہیں۔ دنیا فانی ہے اور آخرت دائمی ہے۔ عمر بن عبدالعزیز کی نورانی کا زندگی عکسِ جمیل بھی اس خطاب میں شامل ہے۔ خطاب کو کتابی صورت میں پڑھ کر یوں لگتا ہے جیسے بہت بڑے تبلیغی

اجتماع میں طارق جمیل صاحب بیان فرما رہے ہوں اور سب سن رہے ہوں۔ دوسرا خطاب سیرت النبی ﷺ پر ہے اور عشقِ نبوی ﷺ ہر ہر حرف سے عیاں ہے۔ اُمت کا انتخاب رسول اللہ کا انتخاب، امتِ وسط، جانور بھی صحابہ کے غلام، حضرت واثلہ کی کرامت، اُمت محمدیہ کی فضیلت و ذمہ داری، گواہی ہمارا کام ہے، ہم گواہ ہیں، لفظِ شہید کی وضاحت، اس کے خاص موضوعات ہیں جو پڑھنے سے تعلق رکھتے ہیں۔ خطاب میں اہمیت علم کا بیان ہے جس میں تائید باری تعالیٰ، اجمال و تفصیل، علمی استعداد کیسے پیدا ہو، حفاظتِ خداوندی، دشمن کو جرأت کب ہوتی ہے، علم روشنی ہے، اس میں علم کی روشنی پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ محاورے کی ابتداء، کانا کافر، جنت کا چھا، رہبری کا سوال، عجمی مفتی، علماء کی ذمہ داری جیسے اہم عنوانات سے خطاب کو مبرہن کیا گیا ہے۔ تیسرے خطاب میں اسلام میں عورت کا مقام بتایا گیا ہے۔ اب یہ عورت کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے مقام سے آشنا ہو۔ اس لئے مرد پر لازم ہے کہ وہ پیامِ جمیل اپنی عورتوں کو سنائے۔ آخری خطاب میں ''دنیا آخرت کی کھیتی ہے'' کو اُجاگر کر کے بتایا گیا ہے کہ جو بوؤ گے وہی کاٹو گے۔ دنیا بے وفا ہے، قیامت کے مناظر، دل کی تاریکی دور کریں اس کے اہم عنوان ہیں۔ فہرست میں عورت کا مقام تیسرے نمبر پر ہے کتاب میں آخری نمبر پر خیر اس سے عورت کے مقام پر کچھ اثر نہیں پڑتا۔

پیامِ جمیل دے کر طارق جمیل صاحب عہدہ برآ ہو چکے اور ندیم قاسمی صاحب چھاپ کر اور اب آپ کو اس کو ناپ کر لینا چاہئے۔ خوبصورت اور مجلد کتاب پورے ۱۰۰ روپے میں ملے گی۔ ادارہ تالیفاتِ اشرفیہ ختم نبوت اردو بازار لاہور غرض ہر بڑے شہر کے اسلامی کتب خانوں میں ملے گی۔

☆☆☆

خطبات حکیم العصر

افادات : مولانا عبدالمجید لدھیانوی ...... ترتیب : مولانا شبیر احمد فاروقی

یہ کتاب حکیم العصر، محدث دوراں، ولی کامل مخدوم العلماء حضرت مولانا عبدالمجید

لدھیانوی کے خطبات پر مشتمل ہے۔اس کی ترتیب مولانا شبیر احمد فاروقی نے کی ہے اور تصویب استاذ العلماء حضرت مولانا مفتی ظفر اقبال نے ، اس کتاب کی یہ پہلی جلد ہے۔جس میں توحیدِ باری تعالیٰ ، آمدِ حضور ﷺ سے قبل معاشرے کی حالت ، ولادتِ رسول ﷺ ، رحمت کائنات ﷺ کے بچپن کے حالات ، ماہ محرم اور اسلامی تقویم تقویٰ کی حقیقت اور طائفہ منصورہ کی اہمیت علم دینی مدارس اور کالج ، تاریخ علمائے دیوبند ، اہمیت پردہ ، سورج گرہن ، احکام ماہ محرم ، ظالموں کی طرف میلان اور قیامِ پاکستان پر خطبات ہیں۔

ہر خطبہ اپنی ایک الگ شان رکھتا ہے ، ہر خطبہ مطالعہ کی وسعت کا پتہ دیتا ہے ، سمجھانے کا انداز نہایت سادہ اور پراثر ہے۔اپنے مشن سے یکسوئی جھلکتی ہوئی نظر آتی ہے۔جادۂ شریعت و طریقت اور اتباعِ کتاب وسنت پر ثابت قدم اور جمے ہوئے نظر آتے ہیں ، یہ وہ خطبے ہیں جو مولانا عبدالمجید صاحب نے مختلف موقعوں پر دیے ہیں۔ان میں انداز تدریسی ہے ، اسلوب بیان سے اس کا اظہار بخوبی ہوتا ہے ، اگرچہ مدرس اور خطیب میں بڑا فرق ہوتا ہے۔مدرس کے سامنے طالب علم ہوتے ہیں اور خطیب کے سامنے عوام ، عوام سے عوام کی سطح پر بات کرنی پڑتی ہے۔ مصنف اس میں بڑی حد تک کامیاب ہیں ، عوام کو طالب علم بنانے میں کافی حد تک کامیاب نظر آتے ہیں۔بایں وجہ یہ کتاب ہر پڑھے لکھے طالب علم کی ضرورت بن گئی ہے۔مجلد ہے مگر بہترین کاغذ ہے مگر عمدہ ، کتابت ہے مگر نہایت شستہ ، اسکو پڑھ کر حکیم العصر کی عصری عبقریت آشنا ہوتی ہے۔۲۷۴ صفحات کی یہ کتاب ۱۹۰ روپے میں دستیاب ہے جسے مکتبہ شیخ لدھیانوی باب العلوم کہروڑپکا ضلع لودھراں نے عمدہ ترین زیورِ طباعت سے آراستہ کر کے امت پر احسان کیا ہے۔



خطباتِ حکیم العصر (جلد دوم)

افادات : حکیم العصر مولانا عبدالمجید لدھیانوی ...... ترتیب : مفتی سجاد حسین ظفر

خطباتِ حکیم العصر حصہ اوّل کے بعد حصہ دوم بھی منظر عام پر آ گیا ہے۔جس میں

شامل مضامین کا اجمالی نقشہ یوں ہے۔ اکابر کا تذکرہ، مسلمانوں کے زوال کے اسباب، روشن خیالی کی حقیقت، وسیلہ کا حکم، فتنۂ دجال، سماع الموتی، اولیاء کی گستاخی کا انجام، فلسفۂ حج، شیعہ سنی اختلاف کا حل، شانِ اولیاء، سنت و بدعت میں فرق، شانِ صحابہ تک کے خطبات نہایت حسنِ ترتیب سے احاطۂ تحریر میں فاضل مرتب مفتی سجاد حسین ظفر لائے ہیں۔ حکیم العصر کے خطبات کا اپنا لطف اپنی جگہ مسلّم ہے، مگر مرتب کی ترتیب نے اس لطف کو دوبالا کر دیا ہے۔

خطبات میں سامعین سامنے ہوتے ہیں مگر یہی خطبات جب تحریری شکل میں لائے جاتے ہیں تو یہاں قارئین سے سابقہ پڑتا ہے۔ قارئین کے دل میں پہلے شخصیت کا علمی مقام بٹھانا ہوتا ہے، تاکہ خطبات کو توجہ سے پڑھ سکیں۔

مفتی صاحب اس میں کامیاب نظر آتے ہیں۔ منیر احمد منور کے شہکارِ قلم سے دورِ حاضر کی ایک جامع شخصیت سے لے کر حکیم العصر بحیثیت ایک خطیب تک ۶۲ صفحات پر مشتمل یہ روداد سونے پر سہاگہ کا کام دے رہی ہے، جس میں علم وحلم، علمی رسوخ وکمال کے اسباب، علمی جواہر پارے، ظرافت وذہانت، تصوف وسلوک، روحانی ترقی کے اسباب، مسئلہ وحدت الوجود، نکاتِ تصوف، دار العلوم سے باب العلوم تک کے عنوانات قائم کر کے منازلِ حکیم العصر طے کرائے گئے ہیں۔ یہ وصولِ حکیم العصر ہے۔

بعد ازیں حکیم العصر کے خطباتِ جاں فزا، قلب افشاء روح آفریں، دل نشیں، دماغ افروز، تسکینِ بیان رقوم ہیں جس میں ایک ایک خطبہ دماغ کی الجھنیں دور کرتا ہے۔ فکر کی کلیاں کھولتا ہے۔ دل کے دروازے پر دائمی نجات کی دستک دیتا ہے۔ کانوں کو ذوقِ سماعت، زباں کو قوتِ گویائی، روح کو مسرت وشادمانی وجدانی سے آشنا کرتا ہے۔ یہ خطبات صفحہ ۶۵ سے لے کر ۳۷۳ تک پھیلے ہوئے ہیں۔ اس مجموعے کی قیمت =/200 روپے مقرر کی گئی ہے۔ رابطہ کے لئے جلدِ اوّل کے تبصرہ میں لکھ دیا ہے۔

☆☆☆

ندائے سحر

ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان مرحوم

ندائے سحر حضرت ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خانؒ کی ریڈیو سے نشر ہونے والی تقاریر کا مجموعہ ہے اگرچہ آپ کا اصل شعبہ اردو زبان وادب تھا، لیکن اسلامی موضوعات پر بھی آپ کی کاوشیں تحقیقی ہیں، جن سے استفادہ کرنا عوام وخواص دونوں کے لئے ضروری ہے۔ ان کی تقریریں اتحاد و اخوت پیدا کرنے میں معین و مددگار ثابت ہوتی ہیں۔ وہی تقاریر جمع ہو کر ندائے سحر کے عنوان سے بشکلِ کتاب آپ کے سامنے ہیں۔ جن سے ذہن کو جلا ملے گی۔ یہ علم وفکر کا نچوڑ ہے۔

اس میں اختلاف دور کرنے کے طریقے بھی ہیں اور دعوت وتبلیغ کے اُصول بھی' احترامِ انسانیت بھی ہے اور صراطِ مستقیم بھی۔ اتباعِ رسول ﷺ کے ساتھ ساتھ خشیتِ الٰہی پیدا کرنے کے اُصول بھی ہیں جس سے آدمی کا مرنا جینا اللہ تعالیٰ کے لئے ہو جاتا ہے۔ جن لوگوں نے ریڈیو سے یہ تقاریر نہیں سنیں ان کو ضرور پڑھنا چاہئے اور جو سن چکے ہیں وہ پڑھیں گے تو نورِ ایمان کو جلا ملے گی۔ ندائے سحر ان کے لئے نعمتِ غیر مترقبہ ہے، اگرچہ کتابت کی غلطی نظر میں نہیں آئی لیکن کتابت خود نظر ثانی کی محتاج ہے۔ کمزور نظر والوں کے لئے اس میں بصیرت کا سامان تو ہے بصارت کا نہیں۔

۲۷۲ صفحات کی یہ کتاب دارالاشاعت اردو بازار کراچی سے ۱۲۰ روپے میں دستیاب ہے۔ زوار اکیڈمی پبلی کیشنز اے۔۴/۱۷' ناظم آباد نمبر ۴ کراچی نے اس کی عمدہ طباعت کا اہتمام کیا ہے اور روحانی سوغات کی اشاعت پر وہ ہدیۂ تبریک کے مستحق ہیں' خط لکھ کر ناشر سے بھی طلب کی جاسکتی ہے۔



خطباتِ محرّم

جناب سید عزیز الرحمٰن صاحب

یہ کتاب ان دس تقاریر کا مجموعہ ہے جو ریڈیو سے نشر ہو کر مقبول ہوئیں۔ اب یہ مستقل طور پر آپ کی لائبریری کی زینت بنانے کے لئے' آپ کے قلوب واذہان کو منور کرنے کے لئے طبع ہو کر مارکیٹ میں آ گئی ہے۔ توحید اسلام کی اساس ہے مگر یہ توحید انبیاء ورسل کے ذریعے سے انسانوں تک پہنچائی گئی ہے تاکہ انسان آخرت میں سرخرو ہو سکے۔ اعمالِ صالحہ نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ ایسے اعمال ہیں جس سے ایمان باللہ قوی ہوتا ہے۔ آخرت کا یقین بڑھتا ہے، پھر آدمی کے لئے توحید پر جان دینا آسان ہو جاتا ہے۔ اس کتاب میں ایمانیات اور اعمالِ صالحہ کا ربط و تعلق کچھ ایسے دلنشین انداز میں پیش کیا گیا ہے کہ جس سے قاری نہ صرف منزلِ یقین سے آشنا ہوتا ہے بلکہ اعمالِ صالحہ پر بھی بصد خلوص کاربند ہو جاتا ہے۔ آخر میں فلسفۂ شہادت سمجھایا گیا ہے اور اہم شہدا کے تذکرے کے بعد شہادتِ حسینؓ پر اختتامی تقریر کی گئی ہے۔

کتاب شروع کرنے کے بعد چھوڑنے کو جی نہیں کرتا۔ موٴلف نے قلم کا قرض تو ادا کر دیا مگر ناشر بھی قرطاس کا پاس رکھتا تو بہت ہی بہتر ہوتا۔ ۲۴۶ صفحات کی یہ کتاب ۱۴۰ روپے میں فرحان ٹیرس ناظم آباد نمبر ۲ کراچی اور دار الاشاعت اردو بازار کراچی سے دستیاب ہے۔



تجلیاتِ طارق (جلد اوّل)

افادات : مولانا طارق جمیل صاحب ...... مرتب : مولانا محمد ندیم قاسمی

مبلغ اسلام خطیب العصر حضرت مولانا طارق جمیل صاحب مدظلہٗ سے کون واقف نہیں،

موصوف جب تقریر کرتے ہیں تو سننے والے دم بخود ہو کر سنتے ہیں۔ قلب و جان میں ایمانی حرارت پیدا ہو جاتی ہے۔ خوفِ خدا سے سامعین پر رقت طاری ہو جاتی ہے۔ ایمان بالآخرت مضبوط ہو جاتا ہے، لوگ گرد و پیش سے بے خبر ہو کر صدائے طارق پر لبیک کہہ کر تبلیغ کے لئے نکل کھڑے ہوتے ہیں۔

تجلیاتِ طارق حضرت کی دس تقاریر کا مجموعہ ہے جسے مولانا محمد ندیم قاسمی صاحب نے نہایت خوبصورت کتاب کی شکل میں مرتب کر کے دیدہ وروں کے لئے مقررین، مبلغین اور علماء و خطباء حضرات کے لئے پیش کیا ہے۔ جس کے لئے آپ مبارک باد کے مستحق ہیں، یہ گراں قدر سرمایہ نہایت گرانمایہ ہے جسے توحید و رسالت کے پروانوں کے ہاتھ میں ہونا چاہئے، اس کی اجمالی فہرست بھی عمدہ ہے اور آسانی سے قاری اپنے مطلوبہ مضمون تک پہنچ سکتا ہے۔ خطبات کو نمبر بھی دیے گئے ہیں اور خطبات میں مضمون کی نشاندہی بھی خوب کی گئی ہے۔

کاغذ بھی بہترین ہے اور کتابت بھی۔ البتہ صفحہ نمبر ا۷ پر مرقوم یہ جملہ نظر ثانی کا محتاج ہے۔ ''اب بھی یہ ترجمہ اس آیت میں موجود مقامِ نبوت کو واضح نہیں کر سکے گا''۔ یہاں ''واضع'' کو ''واضح'' کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ اُمید ہے دوسرے ایڈیشن میں یہ غلطی درست کر دی جائے گی۔ ۱۱۴ صفحات کی یہ کتاب بسم اللہ پبلشرز علی سنٹر بھوانہ بازار فیصل آباد سے ۱۶۵ روپے میں دستیاب ہے۔

☆☆☆

تجلّیاتِ طارق (جلد دوم)

افادات : مولانا طارق جمیل صاحب ...... ترتیب : حافظ محمد ندیم قاسمی

مشہور و معروف مبلغ اسلام مولانا طارق جمیل صاحب سے کون ہے جو واقف نہ ہو گا۔ ان کو ایک مرتبہ سننے کے بعد کہاں سیری ہوتی ہے۔ بار بار سننے کو دل چاہتا ہے، کیسٹ خریدیں تو

اس کے لئے ٹائپ ریکارڈر بھی خریدنا پڑے۔ ٹائپ ریکارڈر خریدیں تو آج کل کے بگڑے ہوئے ماحول کے بگڑے ہوئے بچوں سے اس کی حفاظت کون کرے، پھر جو مزہ آمنے سامنے سننے میں ہے اور جو فائدہ اجتماع کے روح پرور ماحول میں سن کر ہوتا ہے، وہ کیسٹ میں کہاں، لیکن اجتماع میں بھی یہ موقع کبھی کبھی ملتا ہے، پھر آخر کیا کیا جائے، یہ ایک مشکل تھی جس کو ہمارے فاضل دوست بہترین مرتب اور قلمکار حافظ محمد ندیم قاسمی صاحب نے حل کر دیا ہے اور تجلیاتِ طارق کی جلد اوّل کے بعد جلد دوم بھی منظر عام پر لے آئے ہیں۔

اس میں بارہ خطبات 416 صفحات کے دامانِ قرطاس میں معطر معطر ہیں۔ ایک ایسا گنج گراں مایہ ہے جو صدیوں تک محفوظ رہنے والا ہے جس سے لائبریری میں چار چاند نہیں 12 چاند لگ سکتے ہیں کہ ہر چاند بدرِ کامل کی صورت میں نظر آ رہا ہے۔ مثلاً مالک حقیقی کون، توحید باری تعالیٰ، سیرت النبی ﷺ، عظمتِ قرآن، سیرتِ صحابہؓ، اہمیت علم، تجارت کی اہمیت، اسلام میں عورت کا مقام، میرے بھائیو! واپس آ جاؤ، دنیا آخرت کی کھیتی ہے، داعیانِ دین کے لئے انعامات اور جنت منزلِ مقصود پر مشتمل یہ خطبات اپنی قدر کا پتہ دے رہے ہیں، اس کا نام خطباتِ طارق ہونا چاہئے تھا لیکن اس کا آسان اور واضح نام تجلّیاتِ طارق رکھا گیا ہے۔ پہلی فرصت میں خطبات وتجلیاتِ طارق سے بہرہ ور ہونے کے لئے بسم اللہ پبلی کیشنز علی سنٹر بھوانہ بازار فیصل آباد سے رجوع کریں۔ خوبصورت مجلد کتاب ۱۶۵ روپے موزون ہدیہ ہے۔



خطباتِ درخواستی (جلد اوّل)

حضرت مولانا شفیق الرحمن درخواستی مدظلہم

زیر تبصرہ کتاب افادات، شیخ الحدیث والتفسیر مولانا شفیق الرحمن درخواستی دامت برکاتہم اور مرتب حضرت مولانا حماد اللہ صاحب درخواستی ہیں جو نائب مہتمم وناظم تعلیمات جامعہ عبداللہ

بن مسعودؓ خانپور بھی ہیں۔

خطباتِ درخواستی کا منظرِ عام پر آنا نہ صرف علماء، طلباء، ادباء، خطباء کے لئے مفید رہے گا بلکہ فہم وشعورِ مطالعہ رکھنے والے وکلاء شعراء کیلئے بھی نعمتِ غیر مترقبہ ہے۔ مکتبہ شیخ درخواستی کے یہ جواہر پارے اپنے مطالعہ میں رکھنے والے خود بھی گوہر گرانمایہ ہو جائیں گے، جنہوں نے شیخ الاسلام حضرت محمد عبداللہ درخواستی رحمۃ اللہ علیہ کو سماعت فرمایا ہے۔ ان میں ابھی کثیر تعداد باقی ہے، ان کے لئے تو یہ کتاب ہر وقت سامنے رکھی جانے کی چیز ہے۔ وہ تو یوں محسوس کریں گے کہ جیسے شیخ الاسلامؒ منبر پر تشریف فرما ہیں اور فرمارہے ہیں " چاند چمک رہا ہے ستارے بھی جگمگا رہے ہیں، رات بھی ڈھل چکی ہے، سب کہو سبحان اللہ"۔ یہ حضرت درخواستیؒ کے خاندان کے علوم و معارف ہیں، وہی نسبتیں تو ہیں جن کی یہ قدریں ہیں۔

یہ خطبات ایک ایسے خطیب کے ہیں جو خود مصنف بھی ہے، مبلغ بھی ہے، تصوف کے میدان کا شہسوار بھی ہے، سیاست کی پرخار وادی کا مکین بھی ہے، سننے والوں کے لئے باعثِ تسکین بھی ہے۔ دلائل و براہین کا ایک سمندر زیرِ نظر خطبات میں موجزن ہے۔ دس خطبات کا یہ مجموعہ توحید خداوندی سے شروع ہوتا ہے، جس سے ایمان تازہ ہوتا ہے، دل پاک ہوتا ہے، اندھیرے دور ہوتے ہیں، عقائد درست ہوتے ہے۔ دوسرا خطبہ صورت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی نہایت جامع ہے۔ تیسرے خطبے میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر پہلو پر موتی بکھیرے گئے ہیں۔ چوتھا خطبہ معراج پر ہے، جب حضور ﷺ نے آسمانوں کی سیر فرمائی اور سارے انبیاء کی اقصیٰ مسجد میں امامت فرمائی۔ پانچواں خطبہ ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم۔ اس میں آپ نے مرزا کی بیخ کنی خوب کی ہے۔ اب حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے جان نثاروں' فداکاروں کے بیان پر مشتمل چھٹے خطبے میں اہل بیت سے محبت کو علامتِ ایمان ثابت کیا ہے اور صحابہ کا ہدایت یافتہ ہونا دلیل نقلی سے مبرہن کیا گیا ہے۔ ساتواں' آٹھواں' نواں اور دسواں خطبہ مناقبِ خلفائے راشدین پر مشتمل ہے۔ غرض یہ خطبات واقعی ہر خطیب، ادیب، صاحبِ تصنیف، مفسر، مفکر سب کی ضرورت ہے۔ اس کو پڑھ کر آپ لاریب شیخ الاسلام حضرت درخواستی رحمۃ اللہ علیہ کے نواسے کی نَوا سے بہرہ یاب ہوں گے۔

کتاب انتہائی دیدہ زیب ہے۔ بہترین مجلد ہے، عنوانات شاندار ہیں۔ باقی کتاب کی اغلاط بھی بہت کم ہیں، جس کا بار کاتب پر ہے۔ مثلاً صفحہ ۲۴ پر پر سجدہ اللہ (کی) حق ہے، قسم اُٹھانا بھی للہ (کا حق) ہے۔ صفحہ ۳۴ پر صفت موصوف کا تقاضا کرتی ہے۔

اُمید ہے آئندہ ایڈیشن جلد ہی نکلے گا' جس میں کوئی کتابت کی غلطی نہیں ہوگی۔ بہر حال یہ کتاب عقائد کی اغلاط کو درست کرنے والی ہے، جس سے فوز وفلاحِ دارین مسلم ہوتے ہیں جو اصل ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی عمر میں برکت نصیب فرمائے۔ خطباتِ اوّل و دوم دونوں کا آپ کے پاس ہونا ضروری ہے۔ مکتبہ شیخ درخواستی سے رجوع فرماویں۔

مکتبہ شیخ درخواستی جامعہ عبداللہ بن مسعودؓ (رجسٹرڈ) خانپور ضلع رحیم یار خان

☆☆☆

قرآن اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

مولانا محمد ندیم قاسمی

افضل البشرِ بعد الانبیاء بالتحقیق ابوبکرِ الصدیق کے روح پرور جملے مساجد میں پڑھے جانے والے خطبوں میں ہم سنتے ہیں۔ روح میں تازگی پیدا ہوتی ہے اور قلب میں سرورِ ذہن و دِل کی کلیاں کھل اُٹھتی ہیں، وہ جانشینِ شہ ابرار بھی ہیں اور رفیق غار و مزار بھی۔ سیدنا صدیق اکبرؓ کی شان میں نازل ہونے والی آیات اور ان کا تفصیلی پسِ منظر اِس کتاب میں دکھایا گیا ہے۔ جس کے مؤلف مولانا محمد ندیم قاسمی ہیں، جن کے رُشحاتِ فکر پڑھے لکھے افراد کی نظر سے گذر کر خراجِ تحسین پا چکے ہیں۔

زیرِ تبصرہ کتاب صرف ۳۲ صفحات پر مشتمل ہے، لیکن دریا کو کوزے میں بند کیا گیا ہے، جس میں آیات کا سلیس ترجمہ بھی ہے اور شانِ نزول بھی۔ وشاورھم فی الامر ہو کہ آیتِ ردہ شہامت اور استقامتِ صدیق کا مظہر ہیں۔ سفرِ ہجرت میں ثانی اثنین کا خطاب ایسا ملا کہ جس کو تا محشر کوئی جھٹلا نہیں سکتا۔ اسی طرح فاضل مؤلف نے ۱۲ آیات کو اس بارہ میں رقم فرما کر اس کی

تفصیل وتشریح کو مفسر اور مدلل کر دیا ہے۔

یہ کتاب صرف ۳۲ روپے کے ہدیہ سے مکتبہ سید احمد شہید کچہری روڈ پسرور سیالکوٹ سے منگوائی جاسکتی ہے۔

☆☆☆

خواتین کیلئے تربیتی بیانات

حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد نقشبندی مدظلہم

الحمدللہ پیر طریقت، مفکر اسلام حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد مجددی کی تصنیفِ لطیف سے بخوبی استفادہ کیا۔ ماشاءاللہ خواتین کے لئے تعلیمی، تربیتی اور زندگی کی مکمل راہنمائی کا ایک بیش بہا وحسین گلدستہ ہے۔ شوہر کو دیندار بنانے، شریف و نیک بیوی کی صفات اور خاندانی ناچاقیوں و پریشانیوں سے نجات اور ترغیب وترہیب کے لئے جنت کے نظارے اور جہنم کے بھڑکتے ہوئے شعلوں اور دھکتے ہوئے انگاروں کا نقش نظر آتا ہے۔ روح وقلب کو نیا ایمان جوش، ولولہ اور دنیا کے گھر کو جنت نما بنانے کے لئے یہ تصنیف نسخۂ اکسیر کی حیثیت رکھتی ہے۔ یہ حضرت مجددی کا اُمت پر احسانِ عظیم ہے۔ آپ نے اپنے جگر پارے اور بے شمار علمی تجربات کے بعد ہمیں ایسا نایاب وقیمتی سرمایہ عنایت فرما دیا۔ اللہ تعالیٰ قبول فرماویں۔ ۳۶۸ صفحات کی یہ کتاب آپ دارالمطالعہ حاصل پور ضلع بہاولپور سے طلب کر سکتے ہیں۔

☆☆☆

صدائے دل

افادات : حضرت مولانا عبداللہ صاحب کاپودروی، مرتب : صلاح الدین سیفی نقشبندی

صدائے دل حضرت مولانا عبداللہ صاحب کاپودروی کی صدائے دل ہے جو عالمگیر شہرت کے مالک ہیں۔ علماء میں معزز ہیں، اکابر کے معتمد ہیں، ماہر تعلیم، نظم ونسق میں یکتا، مدبّر و

منتظم، جدید وقدیم کا سنگم، رسم ورواج سے متنفر، نکیر کے عادی، اُصول وضوابط کے پابند نباضِ اُمت اور مفکرِ ملت ہیں، منبر پر بیٹھ کر نہایت سادہ لیکن پُر تاثیر خطاب میں مشہورِ عالَم ہیں۔

صدائے دل آپ کے خطبات کا مجموعہ ہے جس کی ابھی پہلی جلد منظرِ عام پر آئی ہے۔ یہ اس کا دوسرا ایڈیشن ہے، اسی سے کتاب کی افادیت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ اس کا پیش لفظ حضرت مولانا پیر سید ذوالفقار احمد دامت برکاتہم نے لکھا، تقریظ شیخ طریقت حضرت مولانا قمر الزماں صاحب الہ آبادی دامت برکاتہم، تأثرات مولانا محمد ایوب، محمد سلیم صاحب دھورات اور مولانا عمر فاروق صاحب لوہاروی کے قلم سے ہیں۔ مختصر حالاتِ زندگی خودنوشت ہیں، یوں لگتا ہے کہ مرتب نے اس کی ترتیب میں کافی جانفشانی کا ثبوت فراہم کیا ہے۔

مواعظ میں احساسِ ذمہ داری، شہوت اور غصہ، تعلیماتِ قرآنی، حیاتِ انسانی میں روزہ کی اہمیت، حضرت یوسفؑ اور قرآنِ کریم مردِ کامل، ایمان ویقین، دینی مدارس کی اہمیت، تقویٰ کی حقیقت جیسے اہم خطبات کیسٹ سے کتاب میں لاکر تقاریر کو محفوظ کر دیا گیا ہے۔ یوں استفادہ دائمی صورت اختیار کر گیا ہے۔

آخر میں مختصر نصیحت ہے جو پوری کتاب کی جان ہے۔ کتابت نہایت عمدہ ہے، کتاب بہترین مجلد ہے۔ اُمت کے غم وفکر سے مملو، اُمت کے دوبارہ عروج کے داعی، اُمت کی زبوں حالی پر غم زدہ، مفکرِ ملت کے ساتھ چند لمحے بے اُصولیوں کا تدارک کرنے میں ممد ومعاون ثابت ہوں گے۔ بشرطیکہ دوسرا ایڈیشن ختم ہونے سے پہلے مجلسِ معارف کا پوذرا وایا انکلیشور ضلع بھروچ گجرات انڈیا سے رابطہ کر لیا جائے یا مکتبہ سعیدیہ ترکیسر ضلع سورت، گجرات، ۳۹۴۱۷۰ انڈیا پر رابطہ کر کے کتاب منگوالی جائے۔

☆☆☆

بنائے کعبہ

از افادات: فضیلۃ الشیخ محمد خیر محمد مکی حجازی ...... ترتیب: حافظ محمد ندیم قاسمی

زیر تبصرہ کتاب گو مختصر کتاب ہے مگر فائدے سے خالی نہیں۔ یہ حضرت مکی حجازی کے

افادات ہیں جو بہت مشہور و معروف خطیب ہیں اور حرم پاک کعبۃ اللہ کا حج کرنے والے ان سے بخوبی واقف ہیں، حج کے پیچیدہ مسائل کو سامعین کے قلوب و اذہان میں بڑی آسانی سے اُتار دیتے ہیں۔ اسے ترتیب دینے والے حافظ محمد ندیم قاسمی صاحب ہیں، اس کا انتخاب یو کے سے حافظ عبدالحمید نے کیا ہے۔

عدیم الفرصتی کے اس دور میں مختصر کتاب بہت مفید ثابت ہوتی ہے۔ اس کو پڑھنے کے بعد مرتب اور انتخاب کرنے والے کے حق میں دعائے خیر کے کلمات نکلیں گے۔ کتابت عمدہ ہے، ٹائٹل خوبصورت ہے صفحات ۳۲ اور قیمت صرف ۲۰ روپے ہے، آپ کا ذوق منتظر ہے۔ مجاہد فضل اکیڈمی انٹرنیشنل علی سنٹر فسٹ فلور منشی محلہ گلی نمبر ۸ بھوانہ بازار فیصل آباد سے دستیاب ہے۔



خطباتِ خالد (جلد دوم)

افادات : علامہ خالد محمود صاحب ...... ترتیب : حافظ محمد ندیم قاسمی

مفکر اسلام ڈاکٹر علامہ خالد محمود مدظلہٗ ایک بہترین مقرر، مناظر، ادیب، داعی، خطیب اور محقق مصنف ہیں جن کا قلم ہر موضوع پر روانی سے چلتا ہے۔ زیر تبصرہ کتاب خطباتِ خالد جلد دوم کو مکتبہ اہلسنت فیصل آباد نے شائع کرنے کی سعادت حاصل کی ہے، جس میں ایسے نایاب علمی موتی ہیں جو سینکڑوں کتب کے مطالعہ کے بعد بھی میسر نہیں ہوتے۔

448 صفحات پر مشتمل کتاب ایک گوہر گرانمایہ ہے جس کو پڑھنا اور سمجھنا ہر قسم کے ''وبائی امراض'' سے محفوظ رکھتا ہے۔ اس کے مرتب حافظ محمد ندیم قاسمی قابل صد مبارک باد ہیں، طباعت کے لئے اس کا انتخاب بھی خوب ہے اور انتخاب کرنے والے بھی تحسین و آفرین کے مستحق ہیں۔

یہ کتاب ۱۲ خطبات کو اپنے دامن میں لیے ہوئے ہے، ہر خطبے کا پتہ آئینۂ مضامین میں

درج ہے۔البتہ پیش لفظ میں پیش کردہ اشعار توجہ کے مستحق ہیں جو وزن سے ہٹ گئے ہیں،اگلے ایڈیشن میں یوں پڑھے جائیں ....

وہ آئیں گھر میں ہمارے خدا کی قدرت ہے
کبھی ہم ان کو کبھی اپنے گھر کو دیکھتے ہیں
ہے خبر گرم ان کے آنے کی
آج ہی گھر میں بوریا نہ ہوا

خطابت کی کتابت عمدہ ہے،ہاں صفحہ نمبر ۲۷۴ پر اس جملے پر نظر ثانی' طبع ثانی کے وقت کام دیگی۔ثقایت کو مبدل بہ ثقاہت کر دیا جائے تو کتابت کی عمدگی میں کوئی فرق نہیں پڑے گا۔خطبات کے عنوانات سے کتاب کی اہمیت مزید اُجاگر ہو جائے گی۔

۴۴۸ صفحات کی یہ کتاب جامعہ حنفیہ بالمقابل صدیق برادرز امداد ٹاؤن شیخوپورہ روڈ فیصل آباد سے دستیاب ہے۔

..........☆☆☆..........



باب : ۸

درسی کُتب

التَّوضیحُ السامی پشتو شرح حسَّامی

افادات : حضرت مولانا حافظ محمد ابراہیم فانی مدظلہ

مرتب : مولوی محمد اشفاق

حضرت مولانا عبدالحلیم زروبویؒ کے نام سے کون واقف نہیں۔ صدرالمدرسین حقانیہ کا نام آتے ہی ذہن خود بخود حضرت زروبویؒ کی طرف منتقل ہوجاتا ہے۔ صدرالمدرسین بھی آج کے نہیں حضرت شیخ الحدیث محدث کبیر مولانا عبدالحقؒ کے دور کے، اب آپ ان کے تبحر علمی کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ وہ متکلم عصر تھے، شیخ التفسیر والحدیث تھے، اجلہ اکابر کا پرتو اور عکس جمیل تھے علمی تفوق وتعمق میں ممتاز تھے۔ تکلم کے امام و بذلہ سنج، خادم دین متین تھے۔ رازدان رمز کتاب تھے۔ وقت کے رازیؒ اور عیاضؒ تھے۔ اس لحاظ سے خوش قسمت تھے کہ اپنے پیچھے ہزاروں تلامذہ کے علاوہ ایک ایسا صدقہ جاریہ فرزند ارجمند حضرت مولانا حافظ محمد ابراہیم فانؔی کی شکل میں چھوڑ گئے جو نہ صرف ان کے ورثے کا امین ہے بلکہ خود ایک مشفق استاد، قادرالکلام شاعر، متبحر عالم دین اور تفقہ فی الدین میں خود حضرت زروبویؒ کا عکس جمیل ہے۔ (القاسم اکیڈمی نے بھی متکلم اسلام حضرت زروبویؒ پر تذکرہ وسوانح کی ترتیب کا کام شروع کردیا ہے۔ ان شاء اللہ جلد قارئین اس سے مستفید ہوسکیں گے)

زیر تبصرہ کتاب انہی کے رشحات قلم کا مجموعہ ہے، جنہیں ان کے شاگرد رشید مولوی محمد اشفاق نے ترتیب دیا ہے۔ افادات فانی کا نام ''التوضیح السامی'' شرح حسامی ہے جس کے ذریعے پشتو زبان کے ادب کو پشتو جاننے والے تشنگان علوم نبوت کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچانے کی سعی کی گئی ہے، جس میں علم اُصولِ فقہ پر بحث کی گئی ہے۔ علم اُصول فقہ کی تعریف کے علاوہ اس میں غرض وغایت علم اُصولِ فقہ اس کا حکم، اس کا مرتبہ، اُصول تدوین فقہ مصنف حسامی کے حالات، اہمیت کتاب فرق حمد وشکر، حمد کے فضائل، آل اور اہل کا فرق امام ابوحنیفہ کے مذہب کی

وضاحت، تقسیمِ مقسم قسم قسیم، مخصص معلوم ومجہول، صنعتِ استخدام المفسر وحکمِ مفسر، المحکم والخفی المشکل وحکمِ مشکل، المتشابہ وحکم متشابہ، احکامِ حقیقت ومجاز، حکم عبارت النص، فصل فی صفۃ الحسن فصل فی النہی ...... غرض اس طرح کے بیسیوں عنوانات کے تحت سیر حاصل کلام کیا گیا ہے۔ علم اُصولِ فقہ کونہایت آسان پشتو میں بیان کیا گیا ہے۔ یہ شرح جامع مانع اور مفصل شرح ہے۔

برادرم مکرم مخدومزادہٴ ذی قدر حضرت مولانا حافظ محمد ابراہیم فانی صاحب نے ایک ایسی ضرورت کو پورا کیا ہے کہ پشتو زبان میں جس کی طلب تھی۔ اللہ تعالیٰ کے کرم سے اس شرح کی تکمیل ہوئی۔ کتاب جلد بندی کے اعتبار سے جدید ہے اور قرطاس کے حوالے سے دورِ متقدمین کا عکسِ جمیل معلوم ہوتی ہے۔ غالباً طبقہٴ غربا کی رعایت کی گئی ہے اور کتاب تک ان کی رسائی کو آسان بنایا گیا ہے۔ بایں وجہ اس کی قیمت درج نہیں ہے۔ موٴتمر المصنفین دارالعلوم حقانیہ کے علاوہ مکتبہ رشیدیہ، مکتبہ حقانیہ، حافظ کتب خانہ، مکتبہ علمیہ اکوڑہ خٹک سے بھی دستیاب ہے۔



آسانِ فلکیات

ڈاکٹر مولانا اعجاز احمد صمدانی صاحب

آسان فلکیات ڈاکٹر مولانا اعجاز احمد صمدانی صاحب کی گراں قدر تصنیف ہے۔ معلوماتی کتاب ہے۔ آسان فلکیات میں سب سے پہلے علمِ فلکیات کی تعریف بیان کی گئی ہے۔ اجرامِ سماوی، ستارہ، سیارہ، چاند، دم دار ستارہ، شہابِ ثاقب، کہکشاں کی آسان اور عام فہم تشریح پر پہلے باب کا اختتام ہے۔

باب دوم میں نظام شمسی کا مکمل تعارف ہے۔ عطارد' زہرہ' زمین' چاند' مریخ' مشتری کا تعارف اور حرکات کے علاوہ نئے دریافت ہونے والے ستارے یورینس اور نیپ چون تک کے بارے میں معلومات فراہم کی گئی ہیں۔

تیسرا باب نظامِ محدد کا ہے۔ باب چہارم میں وقت اور تقویم تشریح معیاری وقت،

کائناتی وقت، قمری تقویم وشمسی تقویم کو اچھی طرح ذہن نشین کرانے کے بعد کہیں رویت ہلال کی جانب آئے ہیں جس سے یہ بھی معلوم ہو سکے گا کہ سعودی عرب میں چاند ایک دن پہلے کیوں نظر آجاتا ہے۔ یہ پانچواں باب ہے۔ چھٹے باب میں سمتِ قبلہ معلوم کرنے کا طریقہ بتایا گیا ہے۔ تخریجِ اوقاتِ صلوٰۃ ہر مسلمان کی ضرورت ہے، اس کو ساتویں باب میں مدلّل اور واضح کیا گیا ہے۔ آخر میں انتباہ ہے۔ اس کو ضرور پڑھیے گا۔

غرض یہ کتاب ہر اس فرد کی ضرورت ہے جو زمین کے اوپر اور زیرِ فلک علمِ فلکیات سے دلچسپی رکھتا ہے۔ اگر کوئی علمِ فلکیات سے دلچسپی نہیں رکھتا تو وہ بھی اس کتاب کو منگوا لے خود بخود علمِ فلکیات سے دلچسپی پیدا ہو جائے گی، کیونکہ ایسی کتاب ہر گھر کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ قدرتی تخلیقات میں غور وفکر کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے اور حکم ربی بھی۔ حکم ربی کی تکمیل پر ثواب بھی ہے اور اجر بھی۔

وفاق المدارس العربیہ پاکستان نے جب سے فلکیات کے فن کو داخلِ نصاب کر کے طلبہ کیلئے اس کا پڑھنا ضروری قرار دیا، تب سے اس موضوع پر متعدد رسائل سامنے آئے، مگر مولانا صمدانی سباق الغایات نے ایسی کتاب مرتب کر ڈالی ہے جو فنی اعتبار سے درست اور مبتدی طلبہ کے لئے حد درجہ مفید اور نافع ہے اور علمِ فلکیات کے لئے گویا کلید کی حیثیت رکھتی ہے۔ ۱۴۳ صفحات کی یہ کتاب مکتبۃ الاسلام کراچی نے خوبصورت اور معیاری عمدہ کاغذ پر شائع کی ہے۔

پتہ : ادارۃ المعارف دار العلوم کراچی نمبر ۱۴



جهد الوصول الى فهم على الاُصول

مولوی محمد اسد خان

جامعہ عربیہ اشاعت القرآن حضرو اٹک کے مدرس مولوی محمد اسد خان نے ایک اہم موضوع پر ایک اہم کتاب لکھی ہے۔ جس کا نام جهد الوصول الی فهم علم الاصول

ہے۔ یہ کتاب عربی زبان میں ہے۔ علم الاصول پر اصول الشاشی چونکہ مشکل کتاب ہے، اصول الشاشی کے فہم تک پہنچانے کے لئے مؤلف کی یہ تالیف ایک بہترین کتاب کی حیثیت رکھتی ہے جو مدارس کے طلبا کے لئے ایک مصدقہ نسخے کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس میں مبادیات، اصول فقہ آسان اور قابل فہم انداز میں سمجھا کر اصول الشاشی کو سمجھنے کی راہ ہموار ہوگئی ہے۔ طالب علموں کے لئے نادر تحفہ ہے۔

الفاظ الکتاب تنقسم باربع اعتبارات :وجه الضبط، تعریف الخاص، اقسام ثلاثه، حکم الخاص تعریف العام، مثال الاوّل، ان اللّٰه بکل شیء علیم مثال الثانی "احلّ اللّٰه البیع" تعریف المطل' تعریف المقید، تعریف الحقیقة، تعریف المجاز مثالهما لغة : کالفظ "اسده" فانهٗ اذا استعمل فی الحیوان المفترس فهوَ حقیقة لغویه و اذا استعمل فی الرَّجل الشجاع فمجاز لغوی "یہ کتاب کا اندرون ظاہر کردیا ہے۔ اتفاق سے اس کے لکھنے والے بھی ایک شجاع بندہ ہے، جس کا نام مولوی اسد خان۔ مولوی محمد اسد خان ایک لائق فاضل' کامیاب مدرس اور جید عالم دین ہیں پیش نظر کتاب ان کی تحریری کاوش کا نقش اوّل ہے جو تدریسی میدان میں نافع ہے، بعض مدارس نے اسے بطور نصاب اپنا بھی لیا ہے۔ دلی دعا ہے کہ اللہ مؤلف کے علم وقلم میں برکت دے کہ دیگر نفع کی چیزیں بھی منظر عام پر لاسکیں۔ فائدہ دینے والی یہ کتاب مندرجہ ذیل پتہ پر ملے گی مولوی محمد اسد خان جامعہ عربیہ اشاعت القرآن حضرو اٹک۔



ایضاح الصرف شرح اردو ارشاد الصرف

مولانا محمد ابراہیم

ادب عربی میں علم صرف کی اہمیت اور ضرورت نحو سے کئی درجہ زیادہ ہے۔ اس علم پر چھوٹی بڑی بے شمار کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ہر دور کی ضرورت کے مطابق کام ہوا ہے۔

زیرِنظر کتاب شرح ہے خدا بخش نور اللہ مرقدہٗ کے ارشاد الصرف کی، جس کی خاص خاصیت یہ ہے کہ اسے طلباء اور احباب کے اشد اصرار پر تالیف کیا گیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ مؤلف اس علم کے پڑھانے کا خاص ملکہ رکھتے ہیں۔ یہی کتاب سے بھی ظاہر ہو رہا ہے۔ اس میں قانون کا خلاصہ بیان کر کے اس کو مثالوں کے ذریعے سے واضح کیا گیا ہے۔ قانون کو چار چیز وں میں یعنی خلاصہ، شرائط، مثالِ احترازی و مثالِ مطابقی کو بیان کر کے واضح کیا گیا ہے۔ مثالوں کے ذریعہ سبق کا یاد ہو جانا اظہر من الشمس ہے۔ عام طور پر شرح کو سمجھنے کے لئے بھی شرح کی ضرورت ہو جاتی ہے لیکن اس کتاب میں ایسا نہیں ہے۔ یہ شرح کسی تشریح کی محتاج نہیں۔ ٹائٹل ایسا دیدہ زیب ہے کہ طالب علم اسی میں کھو جائے۔ ہمہ اقسام کے دیگر فوائد اس کے پڑھنے سے معلوم ہوں گے۔ اللہ کریم اس تالیف پر مؤلف کو اجرِ عظیم عطا فرمائے کہ ام العلوم کی شرح مزین فرما کر طالب پر احسانِ عظیم کیا۔ وما توفیقی الا باللہ۔ ضخامت ۲۶۴ صفحات ہیں، قیمت درج نہیں۔ ناشر ہے مدرسہ عربیہ اشاعت القرآن گلستان کالونی لین ۷ راولپنڈی۔



الانوار الاشرفية فی الفوائد الصرفية

افادات: مولانا محمد اشرف شاد صاحب ... تالیف: مولانا مفتی محمد احمد انور صاحب

علم الصرف کا انسائیکلوپیڈیا نظر کے سامنے ہے جس میں مقدمہ ارشاد الصرف مفصل و مکمل ہے۔ صرفِ کبیر بابِ ضرب بمع ترجمہ اردو مکمل ہے۔ قوانین ارشاد کی تسہیل احترازی اور مطابقی مثالوں کے ساتھ دی گئی ہے۔ مختلطات سمیت تمام ابواب کی مکمل صرف صغیر و کبیر باجراء قوانینِ وجوبیہ بھی شامل ہے اور تقریباً ۱۸۰۰ حل شدہ قرآنی احتمالی صیغہ جات کا گرانقدر ذخیرہ صیغہ جات وزن اور قانون کی نشاندہی کے ساتھ ہے۔ مشکل صیغوں کی تعلیلات حاشیہ پر دی گئی ہیں۔ غرض یہ ایک ایسی کتاب ہے جس کو علم الصرف کا انسائیکلوپیڈیا کہنا بجا ہے۔

یہ کتاب اس موضوع پر لکھی جانیوالی تمام کتب سے بے نیاز کر دیتی ہے۔ طالب علم اور فارغ التحصیل علماء بھی اس سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ مجلد ایسی ہے کہ صدیوں تک محفوظ رکھی جا سکتی ہے۔ ۸۸۸ صفحاتِ قرطاس میں علم الصرف سے متعلق کسی مسئلہ کو تشنہ نہیں چھوڑا گیا۔

جامع المعقول والمنقول استاذ العلماء حضرت مولانا محمد اشرف شاد مدظلہم کے افادات کی تالیف حضرت کے برخوردار اور ان کے علوم و معارف کے امین و ترجمان مولانا مفتی محمد احمد انور صاحب متخصص جامعہ خیر المدارس ملتان کے خوبصورت قلم سے ہوئی ہے۔ جس میں رسم الخط اور صحت اعراب کا خاص خیال رکھا گیا ہے، دیگر حواشی بھی مفید ہیں۔ اس لئے ہمارا مشورہ یہ ہے کہ اس کتاب کا طلباء و علماء کے پاس ہونا اشد ضروری ہے۔ بایں وجہ اس کی قیمت صرف 540 روپے ہے، جبکہ سائز بڑا ہے اور ضخامت بھی بڑی ہے۔ تا کہ ہر ضرورت مند کی دسترس میں ہو۔ بار عایت لینے کے لئے ملنے کا پتہ نوٹ کر لیں:

المکتبۃ العلمیۃ جامعہ اشرفیہ مانکوٹ، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

☆☆☆

اجرائے صرفی

جناب مولانا زر خلیل خان صاحب

علمِ صرف کو تمام علوم میں ایک امتیازی حیثیت حاصل ہے۔ چنانچہ مشہور مقولہ ہے کہ ''الصرف اُم العلوم'' علم صرف تمام علوم کی ماں ہے۔ ہر دور میں علما نے اس فن پر بہترین کتابیں تصنیف فرمائی ہیں۔

ہمارے فاضل دوست مولانا زر خلیل خان صاحب نے بھی اس موضوع پر قلم اُٹھا کر قرآن مجید کی ابتدائی ۱۴۱۴ کلمات کی صرفی تحقیق کی ہے۔ شروعِ کتاب میں فن صرف کے اصطلاحات پر بہترین مقدمہ ہے، پھر ہر لفظ کی صرفی تحقیق کی گئی ہے۔ موصوف نے ''اجرائے

صرفی'' لکھ کر طالبان پر احسان فرمایا۔ اللہ کریم ان کی یہ کاوش اپنی بارگاہ میں قبول فرمائیں اور کتاب کو طلباء کیلئے انفع بنائیں۔ پتہ درج ذیل ہے۔ مولانا نازر غلیل خان ڈپٹی سیکرٹری مذہبی اُمور اسلام آباد۔

☆☆☆

توضیح الراشدہ شرح اردو قرأۃ الراشدہ

مولانا مفتی فدا محمد صاحب

مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ کا نام نامی اور اسمِ گرامی کسی تعریف یا تعارف کا محتاج نہیں۔ پوری دنیا آپ کی عظمتِ شان اور علمی عبقریت کی معترف ہے۔ آپ نے جو مختلف النوع موضوعات پر چھوٹی بڑی تصانیف لکھی ہیں، ان کی افادیت پورے عالم میں مسلّم ہے۔

''القرأۃ الراشدہ'' انہی کے قلمی کاوشوں کی ایک کڑی ہے۔ عرصۂ دراز سے وفاق المدارس العربیہ کے نصاب میں بھی شامل ہے۔ ابتدائی طلباء کے لئے اگرچہ کتاب سہل اور آسان ہے، تاہم اس افادیت کو عام کرنے کیلئے شرح کی ضرورت تھی۔ اس حاجت کو مدنظر رکھ کر ہمارے فاضل دوست لائق مدرس مولانا مفتی فدا محمد حقانی نے اس کی شرح توضیح الراشدہ لکھ کر مبتدئین پر احسان فرمایا۔ ویسے تو توضیح الراشدہ بہت سی خوبیوں کی حامل ہے۔ مثلاً عبارت پر اعراب، حرفی 'لغوی تحقیق اور نحوی ترکیب وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ البتہ اگر اردو ادب '' کا'' '' کے'' '' کی'' وغیرہ اور پروف ریڈنگ میں بعض غلطیوں کی تصحیح کی طرف مزید توجہ دی جائے تو انفع ہوگی۔ اللہ کریم اپنی بارگاہ میں قبول فرماوے اور بافائدہ بنائے۔ ۳۶۸ صفحات کی یہ ضخیم کتاب آپ کو مکتبہ سید احمد شہید اکوڑہ خٹک سے مل پائے گی۔

☆☆☆

قانونچہ خلیلیہ

(المشتمل علی مسائل الصرفیہ و ابواب الصرف)

جناب زرخلیل خان صاحب

علمی دنیا میں اب زرخلیل خان کا نام محتاجِ تعارف نہیں رہا۔ مؤلف نے تالیف کیلئے ایسے مشکل علوم کا انتخاب کیا ہے کہ جس میں مہارت حاصل کر کے علومِ نبوت کی ساری کتابیں طالب علم کے لئے آسان ہو جاتی ہیں۔ اس مشکل علم میں کسی ایسے ماہر فنون کی ضرورت تھی جو مسائل الصرفیہ کو نہایت آسانی سے طلبا کے اذہان میں اُتار دے۔

زیر تبصرہ کتاب اس مقصد کو پورا کرنے میں نہایت ممد و معاون ثابت ہوگی۔ اس لئے اس کا نام قانونچہ خلیلیہ نہایت موزون رکھا گیا ہے۔ کتاب اپنے موضوع اور جدیدیت کے اعتبار سے حرفِ آخر لگ رہی ہے۔ حسنِ ترتیب سے تمت بالخیر تک ۵۱۲ صفحات پر یہ کتاب پھیلتی چلی گئی ہے لیکن جنابِ محترم زرخلیل خان نے اس نادر کتاب کا زرِخرید صرف ۱۵۰ روپے رکھا ہے۔ یہ بھی ان کی بلند حوصلگی اور ایثار کی بہترین دلیل ہے۔ یہ جوہر آج کل نایاب ہے اور یہ ایک ایسا وصف ہے جس کی بدولت ذہن کی گرہیں کھلتی ہیں۔ بابِ عطا کھلتا ہے اور مشکل کام آسان ہوتے ہیں۔

اس کتاب کو پڑھنے والے خود ہی ہماری ان باتوں کی تصدیق کریں گے اور دعا کریں گے اور زبانِ حال سے پکار اُٹھیں گے ...... ع مشکلے نیست کہ آسان نہ شود

اللہ تعالیٰ مؤلف کو عمر جاوداں عطا کرے اور ہر لمحہ و ہر پل شاداں و فرحاں رکھے تاکہ مشکل علوم آسان ہوتے رہیں۔ یہ کتاب آپ زرخلیل خان ڈپٹی سیکریٹری وزارتِ مذہبی اُمور اسلام آباد سے طلب کر سکتے ہیں۔

☆☆☆

فوائد الخلیلیّہ فی النحو

المشتمل علی المسائل النحویة

جناب زرخلیل خان صاحب

یہ کتاب زرخلیل خان ایم اے اسلامیات عربی ایل ایل بی صدارتی ایوارڈ یافتہ گولڈ میڈلسٹ کی تالیف ہے۔عربی زبان کے قواعد وکلیات' زبان وادب جوصدیوں پہلے تھا آج بھی اسی طرح ہے،اس کے فہم وادراک کے لئے بہت سے علوم وضع کیے گئے ہیں۔ان میں ایک ''علم النحو'' بھی ہے جوفہم عربی میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔اس علم کے حصول سے ہی الفاظ اور جملوں کے اعراب کا پتہ چلتا ہے۔صدیوں کے دامن میں اس فن کے گلہائے رنگا رنگ بکھرے ہوئے ہیں۔'' فوائد الخلیلیہ فی النحو '' بھی ان میں سے ایک گل سرسبد ہے۔ اردو زبان ویسے بھی عربی زبان سے کافی آشنا ہے۔اردو میں عربی کے بہت زیادہ الفاظ مستعمل ہیں۔یہ کتاب اردودان طبقہ کیلئے بے حد موزوں ہے۔جس سے فہم عربی تک پہنچنا بہت آسان کر دیا گیا ہے۔حسنِ ترتیب میں بھی نہایت حسین ہے جس سے قاری کو اپنے اسباق تک جانا انتہائی آسان ہے۔فاضل محترم چونکہ خود ماہر فنونِ عربیہ ہیں اس لئے ان کی مہارتِ علمی کتاب کے ہر صفحے پر نمایاں ہے۔مزید اس کی چاشنی ،سہل نگاری ،سلاست وروانی قاری خود محسوس کریگا۔یہ کتاب بیک وقت علما،ادبا،شعرا،سب کیلئے ایک نعمت غیر مترقبہ سے کم نہیں۔اس سے اگر مبتدی کو فائدہ ہوگا تو منتہی بھی ضرور نفع پائے گا۔اللہ تعالیٰ مصنف کی عمر میں برکت دے ۔اخلاص کی دولت سے سرفراز فرمائے۔یہ کتاب درج ذیل پتہ پر خط لکھ کر منگوائی جاسکتی ہے۔

زرخلیل خان'ڈپٹی سیکرٹری وزارتِ مذہبی اُمور اسلام آباد۔

☆☆☆

بدرالصرف شرح اردو ارشادالصرف

مولانا حسین احمد بھکروی

القاسم اکیڈمی کی مطبوعات کا دائرہ ماشاءاللہ وسیع تر ہوتا جارہا ہے اور کوشش کی جارہی ہے کہ طالب علم کو ایسا آسان مواد فراہم کیا جائے جس سے اس کا سال مہینہ دن اور گھنٹہ قیمتی بن جائے۔ ابتدائی سال انتہائی قیمتی ہوتا ہے۔ اس لئے کہ اس میں بنیاد پڑتی ہے۔ جیسے بچپن میں بچہ ماں کی شفقت کا محتاج ہوتا ہے، ماں کی جس بچے پر مہربانی زیادہ ہوتی ہے، بڑا ہو کر وہی بچہ دُرِ بے بہا بن کر نکلتا ہے۔

اسی طرح یہ بچہ اپنی مادرِ علمی، درسگاہ میں قلبِ سلیم کی آنکھ کھولتا ہے تو اس کو علوم کی ماں علم الصرف سے سابقہ پڑتا ہے۔ آج کے جدید دور میں بعض بچے اس کی مشکلات کی وجہ سے مادرِ علمی کو چھوڑ دیتے ہیں۔ اس لئے ضرورت تھی کہ ارشاد الصرف مصنفہ جناب خدا بخش نوراللہ مرقدہٗ کی ایسی شرح وجود پذیر ہو جائے جس سے بچے مدرسہ سے بھاگنے کے بجائے مدرسے کی طرف دوڑ لگائیں اور ففرو الی اللہ کے فرمانِ جاودانی سے زندگی پائیں۔ اس مشکل کو حل کرنے کے لئے خدا بخشؒ کی اس کتاب کی شرح کے لئے مولانا اللہ بخش ایاز ملکانوی (صدر مدرس جامعہ سراج العلوم عیدگاہ لوھراں) کے شاگردِ خاص منظر عام پر آئے۔ ماشاءاللہ پیاری شرح ہے بلکہ تمام شروحات کا خلاصہ ہے۔ کتاب مجلد نہیں ہے تاکہ قیمت زیادہ نہ ہو جائے لیکن اسے غیر مجلد بھی نہیں سکتے کہ گتا اس کا بے حد مضبوط ہے۔ ہر طالب علم کی دسترس میں رہے اور تشنگانِ اُم العلوم اس سے بہرہ یاب ہوسکیں۔ کاغذ نہایت عمدہ ہے۔ اس کے لئے القاسم اکیڈمی اور شرح کے لئے مولانا حسین احمد بھکروی مبارکباد کے مستحق ہیں۔ ۱۰۲ صفحات کی عمدہ شرح صرف ۴۵ روپے میں القاسم اکیڈمی سے دستیاب ہے۔

تیسیر الوصول

مولانا الحافظ نثار احمد الحسینی

علم اُصولِ فقہ میں آسان انداز میں طلباءِ دینیہ کے اذہان میں گھر کر جانے والی کتاب الحافظ نثار احمد الحسینی کے قلم سے وجود میں آئی ہے جو پڑھانے اور پڑھنے والے دونوں کیلئے ایک دُرِّ نایاب ہے اوراس میں اُصولی مباحث کونہایت آسان کر دیا ہے۔ یہ کتاب جس انداز میں علم فقہ کے طلبا میں مقبول ہو رہی ہے، بعید نہیں ہے کہ کسی وقت وفاق المدارس کے نصاب میں اپنا ایک مستقل مقام بنالے کیونکہ اس میں فقہ کے دریا کونہیں بلکہ سمندر کو کوزے میں بند کر دیا گیا ہے۔ مصنف کا تجربہ، محنت اور خاص طور تائیدِ ایزدی کارفرما ہے کہ آپ نے جتنی بھی تحریریں لکھی ہیں انہیں قبولِ طلباء وعلماء نصیب ہوا ہے، مگر تیسیر الوصول کا اپنا ایک مقام ہے۔

مختصر اتنی کہ کل صفحات صرف بیس لیکن جامع اتنی کہ بیسیوں مسائل کا حل اس میں موجود ہے۔ یہ کلید فقہ ہی نہیں بلکہ طالب علم کے ذہن کو بھی کھولتی ہے جس سے اس کے لئے آئندہ آنے والے علوم کا حصول آسان ہو جاتا ہے۔ ہر اُصول کی ایسی مختصر اور جامع تشریح کی گئی ہے کہ اس پر اضافہ نامناسب نظر آتا ہے۔ مضامین کی طرح کاغذ بھی عمدہ ہوتا تو نافعیت میں مزید اضافہ ہوتا۔ موصوف ہمارے حضرت، حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی قدس اسرارہ کے خادم اور خلیفہٗ مجاز بھی ہیں، جب نسبتیں اتنی عظیم ہوں تو ان کی تحریروں میں عظمت کیوں نہیں آئے گی۔ رسالہ بلاقیمت مفت تقسیم کیا جا رہا ہے۔ مدرسہ عربیہ حنفیہ تعلیم الاسلام مدینہ مسجد محلہ زاہد آباد حضرو ضلع اٹک سے یہ کتاب طلب کی جا سکتی ہے۔

☆☆☆

مجموعة الحواشى

اعنى ضياء الرّاجى علىٰ متن السراجى

شیخ الحدیث والقرآن مولانا سعید الرحمٰن (الخطیب)

سراجی کی اہمیت اہلِ علم سے مخفی نہیں ۔ وراثت کے مسائل کے حل کے لئے یہ کتاب بنیادی اہمیت کی حامل ہے ۔ اہلِ علم وفتویٰ اس کتاب سے مستغنی نہیں ہو سکتے ۔ کیونکہ "السراجی" علمِ میراث کے لئے مرجع و ماخذ سمجھی گئی ہے ۔ آج اس کی عربی اور اردو شروح منظر عام پر آچکی ہیں ۔ فاضل مؤلف اپنے مدرسہ میں سالہا سال سے پڑھا رہے ہیں ۔ مجموعۃ الحواشی لکھ کر طالب علموں پر احسان کیا ہے ۔ ضیاء الراجی اس کا نام رکھا ہے ۔

گونا گوں مصروفیات کے باوجود کتاب کی شرح اور حل کے لئے کمر بستہ ہو کر اس کو مکمل کرنا اور پھر منظر عام پر لانا ایک عظیم کارنامہ ہے ۔ فاضل مؤلف کے والد محترم شیخ الحدیث مولانا عبدالحنانؒ تمام علوم میں عموماً اور علمِ میراث میں خصوصاً یدطولیٰ رکھتے تھے ۔ اور فاضل مؤلف نے تمام علوم عقلیہ ونقلیہ پڑھنے کے بعد دوبارہ خاص طور پر فنِ میراث کا مکمل علم حاصل کیا ۔ ان کے والد فرماتے تھے کہ فنِ میراث میں ایسا ملکہ حاصل کرو کہ برسر منبر کوئی مسئلہ طلب کرے تو بلا تکلف فوراً جواب دے سکو ۔

چنانچہ آپ چالیس سال سے دورۂ تفسیر اور دورۂ میراث پڑھاتے رہے ہیں ۔ شعبان اور رمضان میں بھی دورۂ تفسیر کے ساتھ دورۂ میراث بھی پڑھاتے رہے ہیں ۔ اور اب بھی یہی ترتیب ہے ۔ اس طرح آپ نے سراجی ۶۶ مرتبہ پڑھائی ہے اور غالباً عمر بھی ۶۶ سال ہے ۔

ہماری رائے میں مجموعۃ الحواشی طلباء اور علماء دونوں کے لئے ایک نعمتِ غیر مترقبہ ہے ۔

بڑی سائز کی درسی کتاب ہے ۔ اعلیٰ کاغذ ہے ، صفحات ۳۳۵ ہیں ۔ ملنے کا پتہ :

المکتبۃ العلمیہ نزد دارالعلوم سعیدہ اوگی ضلع مانسہرہ۔

☆☆☆

معارف المعانی

لتعارف مختصر المعانی

مولانا سعید اللہ بخش ظفرؔ

درسِ نظامی کی مفید ترین کتاب ''مختصر المعانی'' کے تعارف میں یہ مختصر مگر جامعہ رسالہ ہے۔مولانا ابوسعید اللہ بخش ظفرؔ کی'' معارف المعانی'' انتہائی عرق ریزی اور محنت سے تیار کردہ فنِ بلاغت ومعانی میں بہترین علمی ذخیرہ ہے۔علماء وطلباءِ علومِ نبوت کیلئے انتہائی مفید' معلومات افزااور کارآمد سوغات ہے۔ ۴۸ صفحات کی یہ کتاب مکتبہ خلیلیہ بستی حسین آباد نزد چک اوہاڑی تحصیل وضلع مظفرگڑھ سے طلب کی جاسکتی ہے۔

☆☆☆



باب : ۹

رسائل وجرائد

نقوشِ اسلام

چیف ایڈیٹر : محمد مسعود عزیزی ندوی

مرکز احیاء الفکر اسلامی کی طرف سے بہت بہتر ہوا کہ ابھی رسالے کا نام مفکر اسلام تجویز ہوا ہی تھا کہ تبدیل ہوکر "نقوشِ اسلام" ہوگیا۔ جس سے ہمیں نہیں پورے عالمِ اسلام کو اتفاق ہے۔ اس لئے "مفکر اسلام" تو ہزاروں سال کے بعد پیدا ہوتے ہیں لیکن نقوشِ اسلام ہزاروں سال سے ہیں اور رہیں گے اور نقوشِ اسلام کی افادیت کی آفاقیت مسلّم ہوکر ایسے افراد پیدا کرتی ہے، جنہیں "مفکر اسلام" کہلائے جانے کا بجا طور پر استحقاق حاصل ہو جاتا ہے۔

بایں وجہ "نقوشِ اسلام" کا اجراء ایک خوش آئند پیش رفت ہے۔ رسالے میں اسلامی فکر کا احیاء اپنی نشاۃ کی جانب گامزن ہے۔ فکر و عمل، اتحاد و اتفاق، سیرت و کردار، توحید و اتحاد، اصلاحِ معاشرہ، درسِ ادب، تعلیم قرآنی اور تحاریک پر مشتمل بہترین مضامین اس پر دال ہیں۔ ترتیب مضامین ایسی ہے کہ جس سے فکر و عمل کی جامع شخصیت لوحِ دل پر منقش ہوتی ہے۔ عدل و امانت، صبر و قناعت، عفت و حیا، صدق و صفا، اخلاص و محبت، شرافت و مروّت، لحاظ و پاسداری، سیر چشمی و خودداری کی اعلیٰ قدریں جن سے انسانیت عبارت تھی اور جو ایک ایک کرکے رخصت ہوگئی ہیں۔ انہیں واپس لانے میں "نقوشِ اسلام" ایک مثالی کردار ادا کرنے پر مائل نظر آتا ہے۔

۴۸ صفحات میں ۲۲ پیغامات کے علاوہ ۱۳ مضامین کو سمویا گیا ہے۔ رسالے کا سائز بھی بڑا ہے، مگر ماہانہ چندہ صرف ۱۰ روپے ہے جو ہوشربا گرانی کے دور میں بہت کم ہے لیکن اس سے فائدہ یہ ہوگا کہ رسالہ طلباء و علماء اور غریب طبقہ کے اصحابِ علم و فن تک رسائی حاصل کرلے گا، کیونکہ اس کے مضامین عمدہ ہیں، مثلاً فکر و عمل کے عنوان سے باہمی اتحاد و اتفاق کا درس دیا گیا ہے بنیان مرصوص کے عنوان سے مفکر اسلام سید ابوالحسن علی ندوی اپنے افکار کے آئینے میں پیش کی گئی

ہے۔ افکار کے عنوان سے مفکرِ اسلام کی وصایا سے علم وعمل میں روشنی فراہم کی گئی ہے۔ توحید و اتحاد کے عنوان سے حقیقتِ دین کے تقاضے سمجھائے گئے ہیں۔ مسائل میں آزادروی سے بچنے کے لئے حقائق اور تحقیق ونظر کے عنوان سے فقہ حنفی کے مراجع اوران کی خصوصیات پر سیر حاصل کلام کیا گیا ہے۔ گوشۂ خواتین کے عنوان سے اسلام میں پردہ کی اہمیت کو اُجاگر کر کے خواتین کو گھر کی چاردیواری میں اپنے اصل فرائض کی طرف راہنمائی کر کے مرد کو مردِ کامل بننے کی راہیں کھولی گئی ہیں۔ اس کے فوراً بعد اصلاحِ معاشرہ کا عنوان لائے ہیں تاکہ وہ مردِ کامل اُمت کے اجتماعی فکر میں شامل ہو کر اصلاحِ معاشرہ میں گرانقدر خدمات انجام دے سکے۔ درسِ ادب کے عنوان سے بزرگوں اور اکابر سے دعا حاصل کرنے کا گُر بتایا گیا ہے، کیونکہ علم ہوتا ہے بزرگوں کی دعا سے پیدا۔

تعلیم قرآنی کے عنوان سے لائحۂ عمل متعین کیا گیا ہے۔ تاکہ آدمی جماعت کے جلو میں تحریک کی صورت اختیار کر جائے لیکن پھر اس جماعت کی مثال کے لئے تحریکات کے عنوان سے دارالعلوم دیوبند کو ایک مثالی ادارہ کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ اب یہ جماعت آگے بڑھے گی تو طاغوت اور ازلی دشمن شیطان سدِ راہ بننے کی کوشش کریں گے تو شیطان کی کمر توڑنے کے لئے استغفار کی ضرورت ہوتی ہے۔ سو اصلاحیات کے عنوان سے استغفار کی فضیلت نہایت مدلل انداز میں مبرہن کی گئی ہے اور آخر میں گردو پیش کی خبر رکھنے کے لئے حالاتِ حاضرہ کے عنوان سے عالمی خبروں سے روشناس کرایا ہے۔ مضامین کا ایسا ارتباط ہے کہ اس کو مستقل پڑھنے والا قاری اپنے اندر ایک انقلابی تبدیلی محسوس کرے گا اور یہی ماہنامہ نقوشِ اسلام کے ہدف اور نصب العین کا طرۂ امتیاز ہے۔ اس کا ماہانہ چندہ ۱۰ روپے اور سالانہ چندہ صرف ۱۰۰ روپے ہے۔ ترسیلِ زر اور خط وکتابت کا پتہ نوٹ کرلیں۔

نقوشِ اسلام مرکزِ احیاء الفکرِ اسلامی مظفر آباد، سہارنپور (یوپی) انڈیا۔ کوڈ نمبر ۲۴۷۱۲۹۔

☆☆☆

ماہنامہ غزالی پشاور

مدیر: ڈاکٹر فدا محمد (خلیفہ مجاز مولانا محمد اشرف خان سلیمانی)

ادارہ اشرفیہ عزیزیہ کا ترجمان ماہنامہ غزالی پشاور سے نکلتا ہے جو مولانا پروفیسر ڈاکٹر سید سعید اللہ صاحب کی زیر سرپرستی حضرت مولانا اشرف خان سلیمانیؒ کے خلیفہ مجاز حضرت ڈاکٹر فدا محمد صاحب نکالتے ہیں۔

جلد چہارم کا شمارہ جمادی الثانی ۱۴۲۷ھ پیش نظر ہے، جس کے اکثر مضامین نظر سے گذرے ہیں جو اُمت کے لئے بے حد نافع ہیں۔ خصوصاً ڈاکٹر فدا محمد کے خطابات، مضامین، ایک تاریخی حیثیت رکھتے ہیں، جس میں از اوّل تا آخر مضامینِ تصوف کو روح کی گہرائیوں میں اُتارتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ ممکن نہیں کہ ان مضامین کو پڑھنے والا روح میں تروتازگی، قلب میں فرحت ورقت، دل میں گداز کی کیفیت محسوس نہ کرے۔ اس لئے یہ رسالہ نہ صرف عالم صوفی کے لئے یا صوفی عالم کے لئے ضروری ہے۔ بلکہ بیعت ہونے والے عوام کے لئے بھی خاصے کی چیز ہے، جس میں نفع ہی نفع ہے۔ صفحات اگرچہ اس کے ۲۳ ہیں مگر قیمت صرف ۱۵ روپے ماہانہ ہے۔ ملنے کا پتہ :- مدیر ماہنامہ غزالی مکان نمبر مکان نمبر P-12 یونیورسٹی کیمپس پشاور۔



ماہنامہ حیا ڈائجسٹ

مدیر مسئول : محمد انیس رشید ...... مدیرہ : راحت ارشد

حیا ڈائجسٹ نظر کے سامنے ہے۔ دل مسرور ہے، آنکھوں میں نور ہے۔ یہ رسالہ عصرِ حیا سوز میں بالعموم مرد و خواتین اور بالخصوص خواتین کے لئے تطہیرِ فکر و عمل کی چادر ہے، ایک ایسی چادر جس کو اوڑھ کر اگر بضرورت باہر نکلنا بھی پڑے تو کسی نامحرم کی نظر نہ پڑے۔ حیا ڈائجسٹ

کے مطالعہ سے گزرنے والی خواتین، ان شاء اللہ گھر کی چار دیواری میں عبادات بچوں کی تربیت، خاوند کی دل جوئی، ماں باپ کی عزت کو اپنا شعار بنا کر جنت کا راستہ بنائیں گی۔ کیونکہ دنیا خواہشات کی جگہ نہیں، خواہشات کے لئے دنیا کا دامن تنگ ہے، جنت کا دامن وسیع ہے۔ فرمان برداری درکار ہے۔ عورت نظامِ عفت وعصمت کے دائرے میں رہ کر اپنے بچوں کے لئے اپنے قدموں کے نیچے جنت بنا سکتی ہے۔ اپنا ایمان بنا سکتی ہے، دنیا کے اس عارضی مکان میں رہ کر جنت میں مکان بنا سکتی ہے۔ اس کے لئے حیا ڈائجسٹ کا مطالعہ ناگزیر ہے۔

حیا ڈائجسٹ دل پذیر ہے۔ اس میں اللہ کی باتیں ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام ہے، توہم پرستی سے نجات کا سامان ہے، سرزمینِ انبیاء کی سیر ہے، ذوق وعبادت وآدابِ دعا کا طریقہ ہے۔ دعوتِ الی الخیر کا سلیقہ ہے۔ اخلاص کا قرینہ ہے، رشتے ناطے ہیں، نادم لمحہ ہے، حنا کی آگ ہے، صدائے مرگ ہے، ضمیر کا بائی پاس ہے اور گلدستہ حیا ہے۔ گوشۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے حیا کی آبیاری ہے، آرائشِ جمال ہے............

غرض کہ حیا ڈائجسٹ اگرچہ ایک شمارہ ۲۸۸ صفحات پر مشتمل ہے مگر صرف 40 روپے کا ہے، لیکن اس سے حاصل ہونے والی حیا کا اجر 40 صدیوں کے دامن سے زیادہ وسیع ہے۔ پہلی فرصت اس بات کی متقاضی ہے کہ اس کا مستقل ممبر بن جایئے۔ ادارہ حیا پی او بکس نمبر 15009 جی پی او صدر کراچی سے خط لکھ کر منگوایا جا سکتا ہے۔ سالانہ خریدار بنیئے، علم وادب، سیرت وسوانح، تاریخ وموعظت سے لطف اندوز ہوتے رہیئے۔

☆☆☆

ذوق وشوق

مدیر اعلیٰ : محمد عارف قریشی صاحب

''ذوق وشوق'' علم کا ذوق اور عمل کا شوق بڑھانے والا بچوں کا رسالہ ہے جس کو بڑے ذوق وشوق سے پڑھتے ہیں، جس سے علم کا ذوق پروان چڑھتا ہے اور عمل کا شوق

فزوں ہوتا ہے۔زندگی نام ہی علم وعمل کا ہے،علم وعمل لازم وملزوم ہیں،علم کے ذوق اور عمل کے شوق سے لامحالہ اخلاص پیدا ہوتا ہے اور اخلاص والے روشن چراغ کے مانند ہیں۔

حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی مدظلہم کی زیرِ سرپرستی بچوں کے ادب میں ایک منفرد اضافہ کیا گیا ہے۔یہی بچے بڑے ہوکر بڑے آدمی بنتے ہیں۔اس لئے ان کی صحیح نہج پر تربیت وقت کی اہم ضرورت ہے۔جسے ''ذوق وشوق'' نہایت بہترین انداز میں پورا کر رہا ہے۔ساتویں صفحے سے ستائیس عنوانات کو اپنے دامن سے سمیٹ کر 95 صفحات تک بکھرتا چلا گیا ہے۔والدین کو چاہئے کہ وہ بچوں کے ''برائٹ فیوچر'' (روشن مستقبل) کے لئے علیک سلیک کے بعد مقدس جذبہ کے ساتھ معلوماتِ وطن کو حاصل کریں۔نیت کا پھل مل جائے گا۔یہ ادھوری واردات نہیں ہے بلکہ اس میں حمدِ باری تعالیٰ کے ساتھ نعتِ رسولِ مقبول بھی ہے۔اس لئے اسے لفظی کھیل مت سمجھیں۔

اس معصوم آواز کو میاں بھلکڑ کی روِش اختیار کرتے ہوئے بھلا نہ دینا۔ان شاء اللہ ری کا بدلہ مل ہی جائے گا بلکہ آپ خود کہیں گے کہ اب ہم غریب نہیں ہیں بلکہ علم وعمل کی دولت سے مالا مال ہیں۔ہم کوئی پہیلیاں نہیں بوجھوا رہے بلکہ جستجو کے سفر پر گامزن رکھنا چاہتے ہیں تاکہ نیکی کا صلہ مل جائے۔اس میں اداس طبیعت کے لئے شکر پارے پیش کر کے مدیرِ اعلیٰ نے سخاوت سے کام لیا ہے۔آپ بھی عقل مند دوکان دار بنئے ،بکھرے موتی سمیٹ لیجئے ،آپ کا بگڑا ہوا لڑکا نیک لڑکا بننے کا اعزاز حاصل کرے گا اور پھر سچائی کی جیت ہوگی۔اس بھول بھلیاں دنیا میں نئے شہسوار سامنے پائیں گے۔۱۸ روپے ماہانہ اور ۲۰۰ روپے سالانہ کا یہ ماہنامہ ذوق وشوق پی او بکس نمبر ۷۹۸۴ پوسٹ کوڈ ۷۵۳۰۰ کراچی سے خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔



المفكّرة الاسلاميه (سہ ماہی)

مدیرِ اعلیٰ : مولانا محمد عمر عثمانی

''آبِ حیات'' کے بعد دینی رسائل کی دنیا میں جدید انداز، اِک بہار جان فزا ابر ... و

فکر کا امین بن کر ''المفکرۃ الاسلامیہ'' کی صورت میں ایک نیا رسالہ کیا آیا ہے، گلشنِ صحا
اسلامیہ کا ہر فردِ جمیل ان کی آمد پر خوش آمدید کہتا ہے۔

ہم نے دیکھا از اوّل تا آخر مضامین نو بہ نو سے معطر ہے۔ ٹائٹل میں تصویر منبر ہے
جو کچھ اس کے اندر ہے، وہ الفاظ و معانی کا سمندر ہے، جو موجزن ہے، اول اول مدیر اعلیٰ کے
سے چشم کشا اداریہ ہے۔ ایسے لگتا ہے جیسے آبِ حیات پی کر لکھتے ہوں۔ چشم کشا کرتے ہیں،
کے لکھنے والوں کی فہرست پر نظر ڈال لیجئے، آشکارا ہو جائے گا کہ یہ رسالہ بہت جلد ترقی کی جا
رواں ہو گا۔ آج سہ ماہی ہے کل ماہنامہ ہو جائے گا۔

مفکر اسلام مولانا علی میاںؒ کو اسلام کی فکری آبیاری کے لئے جس نئے خون
ضرورت تھی وہ میدان میں آ چکا ہے۔ ''اسلام، ضربِ مؤمن، بچوں کا اسلام، خواتین کا اسلا
آبِ حیات، مطالعہ قرآن، اخوۃ، حیاء ڈائجسٹ، الدعوۃ الی اللہ، محاسنِ اسلام اور اب المفکر
الاسلامیہ۔ اللہ کرے یہ گلشن مہکتا رہے۔

الحمد للہ دل سے دعائیں نکل رہی ہیں، مولانا غلام غوث ہزاروی کے مضمون مناقب
صحابہؓ نے صحابہؓ سے تعلق کو افزوں کیا ہے۔ لوگ ان کے طعنہ زدگان کے ساتھ اُٹھنے بیٹھنے لگے
تنبیہ ہو جائے گی۔ مولانا محمد یوسف بنوریؒ کا مضمون بھی بر وقت ہے، باہمی نزاع و جدال
عذاب تو حضرت کی حیات میں بھی جاری تھا۔ اب تو عمارتیں بھی ایک دوسرے سے ٹکرانے
ہیں' بلکہ اُمتِ مسلمہ کے خلاف محاذوں کی تکثیر ہو رہی ہے۔ لوگ خلاؤں میں جا کر خطرناک
کے پتھر برسانے لگے ہیں، جسدِ ملّی کے گل سرسبد اپنی عمر کے آخری دہانے پر کھڑے مقدس فرا
سرانجام دے رہیں۔ صفدر ایسے ہی ہوتے ہیں، ہر طرف شیوہ آزری کارفرما ہے۔ اسوۂ ابراہی
کی ضرورت ہے۔ نیا خون میدان میں آ چکا ہے المفکرۃ جس کا ایک قطرہ ہے، اگرچہ اس قطرے
میں سمندر موجزن ہے۔

مولانا زاہد الراشدی عدل و انصاف چاہتے ہیں، ہم بھی ان کے ہم نوا ہیں، بے انصا
علماء سے سوءِ ظن رکھنے کا نتیجہ معلوم ہوتی ہے، اس لئے علماء سے حسنِ ظن رکھیئے۔ مولانا رحمت اللہ

ی کہتے ہیں۔آ بِ حیات سے المفکرۃ الاسلامی تک مدیر اعلیٰ کی کہانی ہے۔حدوٹی صاحب کا قلم
و ہر بار ہے، لکھنے والوں کا راز آ وازۂ حق ہو چکا ہے۔ بایں وجہ'' میں جہاد سے بھاگنے کا طعنہ نہیں
ن سکتی۔ مفتی محمد تقی عثمانی ،افغانی عورت کا قول بیان کرتے ہیں۔غرض کہ مہکتا ہوا گلشن ہے کہ ہر
ول کا مضمون الگ الگ ہے،مگر مل کر سب کی خوشبو ایک ہو جاتی ہے۔آخر میں دلہن کی واپسی
ہے۔ بیچاری خوشبوؤں سے معطر زیورات سے لدی حاجت رفع کرنے گئی تھی ، واپس نہیں آئی ،
ک تلاش کرتے ہوئے شاہ عبدالعزیزؒ کے پاس جا پہنچے ، پھر کیا ہوا' یہ تو المفکرۃ الاسلامیہ ہی
ائے گا،المفکرۃ سے دماغ کو جلا ملے گی ،روح میں تازگی آئے گی ،قلب میں سرور آئے گا۔ پتہ
وٹ کر لیں: جامعہ حنفیہ اہلسنت والجماعت مدنی جامع مسجد گلیانہ تحصیل کھاریاں ضلع گجرات۔

............☆☆☆............

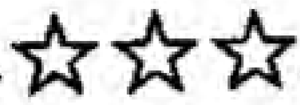
اچھے بچے

مدیر اعلیٰ : محمد منصور احمد ...... نگرانِ اعلیٰ : محمد مسعود احمد

''اچھے بچے'' جب بھی اچھے بچوں کے لئے دلچسپ کہانیوں کا کوئی خوبصورت رسالہ پڑھنا چاہتے ہیں تو رسائل کی اس دنیا میں ان کی نظر ''اچھے بچے'' پر ہی پڑتی ہے۔اس کی کیا وجہ ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کے لکھنے والے کل بڑے اچھے بچے تھے،اس کا نتیجہ بڑے ہو کر ظاہر ہوا،آج وہ بڑے اچھے قلمکار ہیں،ادیب ہیں، فاضل ہیں، سچے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اچھے بچے کے لئے جو واقعہ بھی بیان کریں وہ سچا تاریخی واقعہ ہو اور وہ سبق آموز ہو تاکہ بچے اسے پڑھ کر کچھ سیکھ سکیں اور ''اچھے بچے'' کے ذریعے سے اچھے بچے بن سکیں اور تیسری بات جو ''اچھے بچے'' کو اچھے بڑے پسند کرتے ہیں وہ یہ کہ پیرایہ ادبی ہو، تاکہ بچے تحریر اور تقریر کا فن سیکھ سکیں۔

یہی وجہ ہے کہ آج کل اچھے والدین بچے پیدا ہونے سے پہلے ہی ''اچھے بچے'' گھر پر لگوا رہے ہیں تاکہ جب بچے پیدا ہوں تو گھر ان کو ماحول اچھے بچے کا ملے اور یہی بچے بڑے ہو کر بڑے اچھے بن جائیں ،اس کی قیمت صرف 15 روپیہ ہے جبکہ ضخامت ۵۰ صفحات، جو اس

ہوشربا گرانی کے دور میں مناسب ہے۔ پچاس صفحات میں اچھے بچوں کی ایک الگ اور منفرد
بسائی گئی ہے۔ یہ دنیا دیکھنے سے' پڑھنے سے' اپنے گھر پر لگانے سے اور بسانے سے تعلق رکھ
ہے۔ اب ایک کام آپ نے کرنا ہے کہ آپ اس سے متعلق ہو جائیں، پھر دیکھیں ماں باپ
استادوں کی خدمت سے دل کیسے منور ہوتا ہے۔ خط و کتاب کے لئے: دارالایمان گلی نمبر ۵ الہ آ
روڈ ویسٹرج ۲ راولپنڈی۔



بناتِ عائشہ

مدیر : احمد الرحمٰن

اگرچہ بناتِ عائشہ خواتینِ اسلام کا پہلا اصلاحی ڈائجسٹ ہے لیکن دیکھا یہ گیا ہے کہ
اسے بڑے بوڑھے اور جوان حتیٰ کہ بچے بھی بڑے شوق سے پڑھتے ہیں۔ اس لئے کہ اس میں
مرقوم ہونے والے مضامین انتہائی تحقیق و تدقیق کا نچوڑ ہوتے ہیں۔ مستند بات کو مستند تحریروں کے
ذریعے خواتینِ اسلام تک پہنچایا جاتا ہے۔ ماں چونکہ پہلا مدرسہ ہے۔ اس لئے اس کے کتب
خانے میں بناتِ عائشہ کا ہونا از حد ضروری ہے جبکہ بعض خواتین کو باورچی خانے میں بھی بنات
عائشہ پڑھتے ہوئے بنا گیا ہے۔ کیوں ...... ؟

وجہ اس کی یہ ہے کہ آج تک خواتین اسلام کی اصلاح کے لئے ایسا کوئی اصلاحی
دلچسپ اور معلوماتی و معمولاتی ڈائجسٹ چھپا ہی نہیں تھا، اب یہ کمی جب بناتِ عائشہ نے پوری کی
تو خواتینِ اسلام میں مطالعہ کا ذوق و شوق بھی بڑھا ہے۔

زیر تبصرہ شمارہ درسِ قرآن و حدیث کے بعد بدرِ منیر کے اسمائے گرامی سے مزین ہے۔
رفاہی ریاست اور سیرتِ نبوی ﷺ پر بہترین مضمون ہے' رسالت سے پہلے رسالت کی گواہی
ہے' کمالاتِ اسمِ محمد ﷺ سے قرطاسِ بناتِ عائشہ میں ہی پوری دنیا میں اُجالا ہے۔ "اللہ کے

محبوب اللہ کے حضور'' میں ،'' سید العرب والعجم'' کے علاوہ ''شہیدانِ ناموسِ رسالت'' کے تذکروں سے بھرپور بناتِ عائشہ پڑھنے کی چیز ہے۔ کیونکہ اس میں ''رنگ ونور کی برسات'' ہے ''آسمانی بجلی کا حملہ''نہیں بلکہ ''گلشن نبوت کی بہاریں ہیں''،''جو آپ نے لکھا'' وہ بھی اس میں موجود ہے اور جو آپ نے نہیں لکھا وہ بھی اس میں موجود ہے، حقیقت یہ ہے کہ یہ ڈائجسٹ بناتِ عائشہ دیگر تمام ڈائجسٹوں سے خواتین کو فارغ کر دیتا ہے۔

اس لئے فارغ ہونے کے لئے آج ہی بناتِ عائشہ کیلئے محمد منصور احمد پوسٹ بکس نمبر 13769 کراچی پوسٹ کوڈ 75950/38 پر رجوع کریں۔۱۹۴ صفحات پر مشتمل ہر شمارہ ۳۰ روپے میں جبکہ سال کے بارہ (۱۲) شمارے ۳۶۰ روپے میں دستیاب ہیں۔

☆☆☆

المصداق (کتابی سلسلہ)

مؤلف : شاہ انجم بخاری

کتابی سلسلہ ''المصداق'' بیادامام اہل سنت شیخ عبدالحق ؒ کا دینی وتحقیقی مجلہ ہے جو رشد و ہدایت ،علوم باطنی وظاہری، زہد وتقویٰ ،سلوک واحسان ،شریعت وطریقت ،موعظت وصحبت ،حق شناسی وحق پرستی کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا بحر بیکراں ہے ،اس میں قرآن وسنت کے جواہرات ،اکابر و اسلاف کے علم وفضل کی قندیلیں ہیں۔اس میں اربابِ علم ودانش کی حکمتیں اور اصحاب عزیمت و اہل درد کی وہ داستانیں ہیں، جنہیں پڑھ کر محبت کی چنگاری شعلہ بن سکتی ہے۔زندگی کے ہر شعبہ، تصوف ،سیاست ،درس وتدریس اور جہاد وغیرہ پر سیر حاصل گفتگو کی ہے۔اللہ پاک قبول فرماویں ۳۱۴ صفحات کی یہ ضخیم کتاب بڑی دیدہ زیب ہے۔مجلس شیخ عبدالحق ؒ محدث دہلوی حیدر آباد سندھ سے طلب کی جاسکتی ہے۔

☆☆☆

ششماہی ''علوم اسلامیہ'' انٹرنیشل

مدیر : ڈاکٹر پروفیسر صلاح الدین ثانی

زیر تبصرہ رسالہ چار زبانوں اردو، عربی، سندھی اور انگریزی میں اسلامی تعلیمات کا ترجمان ہے۔ اس رسالہ کو دراصل انجمن اساتذہ علومِ اسلامیہ کالجز کے اساتذہ نے جاری فرمایا ہے۔ اس جریدہ میں مذہبی رواداری کے فروغ، روشن خیالی اور جدت پسندی کی تردید، اعتدال پسند اسلامی معاشرے کی تشکیل، مذہبی انتہاء پسندی کے جائزہ اور خاتمہ پر بہترین مضامین شائع ہوتے ہیں۔

یہ امر اساتذہ و پروفیسر و لیکچرر حضرات کے لئے بہت خوش آئند ہے کہ انہوں نے اس عظیم کام کو اپنے کندھوں پر لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس سعی عظیم کو قبول فرمائیں۔ (آمین)

حضرت مولانا محمد نعیم صاحب مہتمم جامعہ بنوریہ سائٹ کراچی اس جریدے کی سرپرستی فرماتے ہیں۔ ڈاکٹر مولانا عبدالرزاق اسکندر صاحب، ڈاکٹر مولانا قاری فیوض الرحمٰن صاحب، ڈاکٹر خالد علوی صاحب اور ڈاکٹر محمود احمد غازی صاحب کے علاوہ بیشتر علماء و دانشور مجلس ادارت میں حصہ لے رہے ہیں یہ مجلّہ سکول و کالجز کے اساتذہ و طلباء کے علاوہ دینی مدارس کے علماء و طلباء اور عوام الناس کے لئے یکساں مفید ہے کتاب آفس ۱۲۶ اسکیٹر 8/L اورنگی ٹاؤن کراچی سے طلب کی جاسکتی ہے۔

☆☆☆

ماہنامہ ''مکالمہ بین المذاہب''

چیف ایڈیٹر : مولانا عبدالرؤف فاروقی

ماہنامہ مکالمہ بین المذاہب مذاہبِ عالم کا ترجمان ہے۔ اسلامک سنٹر جامعہ اسلامیہ

قصرِ نور کا مو نکنے سے جاری ہوتا ہے۔ فیضانِ کلام اللہ کو عام کر رہا ہے۔ درسِ حدیث سے نورِ نبوت کی کرنیں بکھیر رہا ہے، عقیدۂ توحید کو واضح ومنور کر رہا ہے، بائبل کے عقیدہ توحید وتصورِ خدا، شخصیات میں اسلام کے سید الشہداء کا تعارف، عیسائیت کے جوزف نئے پوپ کا تعارف، جارج بش کس مذہبی فرقے سے تعلق رکھتے ہیں، یہ ہے اس کے مضامین کا اجمالی خاکہ۔ اس میں پوپ کا ایک بیان بھی ہے کہ ''دیگر مذاہب سے مذاکرات کی خاطر اپنے عقائد میں کمی نہیں کر سکتے''۔ جبکہ دو ہزار سال کی تاریخ بتا رہی ہے کہ کمی بیشی کا دوسرا نام ہی عیسائی مذہب ہے اور اعتدال کا نام ہی اسلام ہے۔ سلامتی اسلام میں ہے نہ کہ کمی بیشی میں۔ **من احدث فی امرنا ھذا فھو رد۔**

یہ ہے مکالمہ بین المذاہب کا ماہنامہ جو وقت گذرنے کے ساتھ نکھرتا جائے گا اور اپنے نام سے مناسبت کا پہلو نمایاں ہوتا جائے گا۔ ملنے اور منگوانے کا پتہ نوٹ کر لیں: مسجد خضراء سمن آباد لاہور۔ ضخامت ۴۸ صفحات ہے' قیمت فی شمارہ ۱۵ روپے' سالانہ چندہ ۱۸۰ روپے ہے۔

☆☆☆

الاسلام

زیرنگرانی : مولانا حافظ محمد بلال مظاہری

الاسلام ایک سہ ماہی رسالہ ہے۔ برطانیہ سے شائع ہوتا ہے۔ رسالے اپنے مضامین کی نوعیت' لکھنے والے صاحبانِ قلم کی شخصیت' تحریر کی قدرت اور حالاتِ حاضرہ کے حوالے سے مدیر کی جودت سے اپنا مقام بناتے ہیں۔ ان چاروں حوالوں سے الاسلام ایک کامیاب رسالہ ہے۔ سید ابوالحسن ندوی کی مختصر تحریر دل پذیر سے اس رسالے کا آغاز اس کے اختتام کی کامیابی کا غماز ہے۔ حافظ محمد اقبال رنگونی مسلسل سات مضامین میں گلہائے رنگا رنگ بکھیرتے نظر آتے ہیں اور آخری مضمون جو سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شخصیت پر لکھا ہے اس میں اقبال بلندی پر نظر آتے ہیں۔ صدیقی دور کا فتنہ ارتداد ہو یا قادیانی کا ارتداد، پہلے کا حال بیان کیا ہے تو دوسرے کی

سرکوبی بہت بہتر انداز میں کی گئی ہے۔ "مرشد تھانوی نے فرمایا" میں نے تو نچوڑ کر رکھ دیا ہے اندازہ یہی ہے کہ یہ رسالہ دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کرے گا۔ اُمید ہے آئندہ شمارے میں فہرستِ مضامین میں صفحات نمبر بھی مرقوم ہوں گے۔

۸۹ صفحات کی یہ کتاب ادارہ اشاعت اسلام P.O.BOX No.36 MANCHESTER M16 7AN (UK) سے خط لکھ کر منگوایا جا سکتا ہے۔

..............☆☆☆..............

ششماہی السیرۃ عالمی

مدیر: سید فضل الرحمٰن

دولتِ یقین سے سرفراز ہونے کے لئے جتنا فائدہ سیرتِ رسولِ اکرم ﷺ کے مطالعہ سے ہوتا ہے کسی اور چیز سے نہیں اور سیرت جب قرآن وحدیث جیسے مستند مآخذ سے کشید کی گئی ہو تو اس کا نفع دوچند ہو جاتا ہے۔ ایمان ویقین کی سطح بلند ہو جاتی ہے، اس لئے ضرورت ہے سیرت کو عام کرنے کی۔ اربابِ علم ودانش اس سے غافل نہیں۔

زیرِ نظر تبصرہ مجلہ ششماہی السیرۃ عالمی کا شمارہ 15 / اپریل 2006ء ربیع الاوّل ۱۴۲۷ھ اسی کی شہادت دے رہا ہے۔ چھوٹی تقطیع میں زیادہ سے زیادہ مواد فراہم کیا گیا ہے، تاکہ قاری گوناگوں مصروفیات کے باوصف اگر دقیق النظری سے تھوڑا تھوڑا مطالعہ بھی کرتا رہے، تو اگلے چھ ماہ کا عرصہ اس کے لئے کافی ہو۔ عصرِ حاضر میں صبر اور اس کی ضرورت واہمیت بڑھ گئی ہے، اس لئے پہلا مضمون ہی اسی پر ہے جو نائب مدیر سید عزیز الرحمٰن کے قلم کا شاہکار ہے۔ صبر کے موضوع پر اِس مضمون کو پڑھتے ہوئے اس کے تقاضوں پر بھی ساتھ ساتھ عمل کرتے جایئے، تاکہ آئندہ کے مضامین سے کلی استفادے کی صورت نکل آئے۔

اس طرح جب آپ ڈاکٹر سید ابوالخیر کشفی کے مضمون ''اخلاقِ محمد ﷺ قرآن حکیم کے آئینے میں'' چشم رکھیں گے تو کان خلقه القرآن سے یقین کے چشمے پھوٹیں گے اور اسوۂ حسنہ کو عملی شکل میں سامنے پائیں گے اور مخالفتِ قریش نوعیتِ اسباب، احوالِ تاریخ کا سمجھنا آسان ہو جائیگا جبکہ ڈاکٹر نثار احمد نے اسے اور آسان کر دیا ہے۔ مزید آسانی مکی اسلام کی تفہیم مسائل و جہات میں ڈاکٹر محمد یٰسین مظہر صدیقی نے فراہم کر دی ہے۔ اب ہم اس قابل ہو گئے کہ مولانا محمد طاسینؒ کے دقیق مضمون ''تعلیم حکمت سیرتِ طیبہ کی روشنی میں'' کو آسانی سے سمجھ سکیں۔ باقی مضامین بھی انتہائی معلوماتی ہیں۔ مثلاً خطابتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سیرت کا توقیتی مطالعہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور رفاہی اُمور سریہ عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیغمبر اسلام۔

عصر حاضر کی زبان سے ہم آہنگ مضامینِ نو کا یہ گلدستہ علم و عمل کے ساتھ یقین کی آبیاری کرے گا۔ اس لئے اس کے کا پتہ نوٹ فرمالیں، زوار اکیڈمی پبلی کیشنز ا ے ۴/ ۱۷ ناظم آباد کراچی ۴۶۰۰ ۷ کاغذ عمدہ ترین' طباعت شہکار' ۴۲۲ صفحات کا یہ شاندار ایڈیشن صرف ۱۵۰ روپے میں دستیاب ہے۔ سالانہ چندہ ۳۰۰ روپے' بیرونِ ملک قارئین کے لئے ۸۰۰ روپے۔

☆☆☆



باب : ۱۰

خصوصی اشاعتیں

ماہنامہ ''الاحسن'' کا سیرت النبی ﷺ نمبر

مدیر اعلیٰ : شیخ الحدیث والتفسیر مفتیِ اعظم پاکستان حضرتِ مولانا مفتی محمد زرولی خان مدظلہٗ

امام العصر خاتمۃ المحدثین فی الہند حضرت مولانا سید انور شاہ کشمیریؒ کی یاد میں ماہنامہ الاحسن کیا نکلا۔ رسائل کی دنیا میں بہار آ گئی، رسالے تو بہت نکل رہے ہیں، مختلف سائز اور حجم کے، مگر جو رسالہ اپنی افادیت واہمیت میں دن بدن اضافہ کرتا چلا جائے اسے اگر کوئی نام دیا جائے تو وہ نام ''الاحسن'' کے سوا کیا ہوسکتا ہے، جس میں ۱۴۳ صفحات میں قلوب کی دنیا زیروزبر کر کے ایک نئے آدمی کی بنیاد رکھی جارہی ہے۔ سیرت النبی ﷺ نمبر تو تمام ماہناموں سے نمبر لے گیا۔ اس میں سنتِ خیر الانامؐ پر اس طرح سے کاربند کیا گیا ہے کہ بدعت خود بخود اپنی موت آپ مرتی نظر آرہی ہے۔ اس موقع پر حبیب الرحمٰن نقشبندی کا ایک شعر یاد آرہا ہے جو اسی مناسبت سے ہے .... ؎

عروجِ آدمِ خاکی رہِ سنت میں مضمر ہے
خرابی دین و دنیا کی رہِ بدعت میں مضمر ہے

لاریب سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت النبی ﷺ نمبر سے مدحت سرائی میں ماہنامہ الاحسن کا یہ شمارہ ایک تاریخی دستاویز کی شکل اختیار کر گیا ہے۔ قبل النبوت کردار سے ہوتے ہوئے انوارِ سیرت کی جانب آئے ہیں تو اغیار بھی فدا ہونے لگے۔ اخلاقِ حسنہ، بحیثیتِ شوہر، غزوات النبی ﷺ، خصائص النبوی کو اچھی طرح واضح، منور اور مبرہن کرنے کے بعد بدعات کی ایسی بیخ کنی کی گئی ہے کہ باید وشاید آخر میں عشقِ رسول ﷺ کے حقیقی جلوے بکھیرے گئے ہیں۔ سچ کہا نائب مدیر ہمایوں مغل نے ...... ع سب روشنی ہے سیدِ خیر الانام کی

سالانہ چندہ ۲۰۰ روپے جمع کر کے ماہنامہ الاحسن کے خریدار بنیئے تو ۱۴۳ صفحات کی یہ خصوصی اشاعت اور دیگر چھپنے والے ماہانہ رسائل بھی مفت حاصل کیجئے۔ رابطہ کے لئے پتہ درج ذیل ہے :

دفتر ماہنامہ الاحسن' الجامعۃ العربیہ گلشن اقبال بلاک ۲ کراچی۔

☆☆☆

ماہنامہ ''الاحسن'' کا دورۂ تفسیر نمبر

مدیر اعلیٰ : شیخ الحدیث والتفسیر مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد زرولی خان مدظلہ

ماہنامہ ''الاحسن'' تذکارِ اسلاف اور علمی صداقتوں کا بجا طور پر امین ہے' مگر الاحسن کا دورۂ تفسیر نمبر جو ۲۱۵ صفحات پر مشتمل ہے، عجیب شان کا حامل ہے۔ خیر الاشغال وروح الاعمال کا حسین مرقع ہے، جس میں دورِ حاضر کے عظیم اور منفرد مفسرِ قرآن شیخ الحدیث والتفسیر مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد زرولی خان کے حالیہ سالِ رواں کے دورۂ تفسیر کے پڑھانے کا اجمالی تعارف ہے، جس کی تفصیل پڑھنے سے دل کشادہ ہوگا اور روح آمادہ، معارف ومحاسن جو حضرت مدیر اعلیٰ کے قلم سے ہیں۔ جس میں دورۂ تفسیر پڑھانے کی سعادت پر بارگاہِ قدس میں تشکر وامتنان اور ازلی انتخاب وتوفیق پر عجز وانکسار اور اعترافِ احسانِ ربّ المنان ہے' ایک ہزار سے زائد علماء' فضلاء اور طلبہ نے ہاسٹل میں رہ کر استفادہ کیا جبکہ انٹرنیٹ وغیرہ سے استفادہ کرنے والوں کی تعداد تین لاکھ سے بھی متجاوز رہی ہے۔

شیخ التفسیر مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا محمد زرولی خان مدظلہ کے دورۂ تفسیر کا آنکھوں دیکھا حال اور روح پرور منظر پروفیسر مزمل حسن نے لکھا ہے اور خوب لکھا ہے جو قارئین کو تصور کی دنیا میں حضرت الشیخ کے سامنے بٹھا دیتے ہیں' مدیر ماہنامہ ''نورٌ علیٰ نور'' مولانا عبدالرشید انصاری کا تبصرہ بھی تو نورٌ علیٰ نور ہے۔ دورۂ تفسیر کے انعقاد پر ناظمِ تعلیمات جامعہ احسن العلوم کے قلم نے روشنی ڈالی ہے۔ صدرِ اوّل کے طبقات مفسرین کا تعارف' دینی اُمور پر اُجرت لینا، قرآن کا خلاصہ، سورتوں کے خلاصے وامتیازات تمام رُشحاتِ فکر حضرتِ والا مدیر اعلیٰ کے افادات ہیں جو اپنی سلاست' علمی جلالت' تحقیق وصداقت اور اثر انگیزی میں بے مثال ہیں' پڑھتے جایئے

اور علوم و معارف اور روحانی اثرات سے خزینۂ دل بھرتے جایئے۔ مسئلہ توحید کی وضاحت شیخ التفسیر مولانا غلام حبیب صاحب، قرآن کریم کا جامع اعلان شیخ الحدیث مولانا محمد حسن جان المدنی کے رُشحاتِ فکر کا نتیجہ ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی شخصیت اور ان کی علمی عظمتِ تفسیر پر ایک جامع اور محقق مقالہ حضرت مولانا قاری مفتاح اللہ صاحب کی قلم سے ہے جو تذکرہ و سوانح، علم و ادب اور تحقیق و تدقیق کی ایک نادر مثال ہے۔ نائب مدیر محمد ہماں مغل کے احسن الاخبار، جامعہ کے شب و روز حضرت مفتی اعظم پاکستان شیخ الحدیث مولانا مفتی محمد زرولی خان کے مشاغل، ختم بخاری اور دورۂ تفسیر کا آغاز اور ہمایوں مغل کا منظوم کلام ''اعترافِ کرم'' دل کو بھاتا اور ذوقِ مطالعہ کی تسکین اور شوق اور ولولوں کو لبھاتا ہے۔ احسن المفاہیم کے عنوان سے مخدومزادۂ ذی قدر محمد انور شاہ کا انتخاب دیدنی اور خاصے کی چیز ہے۔

اس کے علاوہ قرآن کریم پر دیگر مشاہیرِ علم و قلم کے زریں خیالات اور وقیع مضامین سے مزین دورۂ تفسیر نمبر ایک عظیم علمی اور تاریخی دستاویز بن کر منظر عام پر آ گیا ہے۔ شعبہ دارالتصنیف و دفتر ماہنامہ ''الاحسن'' احسن العلوم گلشن اقبال نمبر۲ کراچی سے شائع کیا گیا ہے۔ قرآنِ کریم کے بارے میں نادر معلومات کا خزینہ ہے۔ ضخامت ۲۱۵ صفحات ہیں، سالانہ چندہ ۲۰۰ روپے ہے اور خصوصی اشاعت کا ہدیہ صرف ۱۰۰ روپے جو معقول بھی ہے اور موزون بھی۔ رابطہ مندرجہ ذیل پتہ پر کیا جا سکتا ہے۔

دارالتصنیف و دفتر ماہنامہ ''الاحسن'' احسن العلوم گلشن اقبال ۲ کراچی۔



انٹرنیشنل علومِ اسلامیہ ششماہی ''تعلیم و تحقیق نمبر''

ایڈیٹر : پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی

انٹرنیشنل علومِ اسلامیہ کا ششماہی مجلّہ نظر کے سامنے ہے۔ اردو، عربی، سندھی اور

انگریزی زبان میں دورِ حاضر کے مفکرین ومدبرین کے مختلف النوع مضامین سے اُمت کے ذہین طبقات کے اذہان وقلوب کی علوم اسلامیہ سے آبیاری کی گئی ہے۔ ذہن کی گرہیں کھولی گئی ہیں۔ اس لحاظ سے یہ مجلّہ ہر محقق، مدبر، مؤلف ومرتب ومصنف کی اوّلین ضرورت بن گیا ہے۔ اس میں اسلامی اُصولِ تحقیق، مخطوطات کی تحقیق، تھیسس کی تدوین، تالیف کے اہداف وطریقہ کار، دینی مدارس کی تحقیق وتالیف کا تجزیاتی مطالعہ، کالم نگاری، تبصرہ نگاری کے اُصول، پروف ریڈنگ کے اُصول، لیکچر اور گفتگو کا فن، تصنیف وتالیف کے لئے مناسب عمر، اساتذۂ کرام کے لئے رہنما اُصول، تعلیم وتربیت کے سنہری اُصول، حسد کا نفسیاتی علاج جیسے مضامین استفادے کے لئے دامانِ قرطاس میں بکھرے نظر آتے ہیں، جن میں سے ہر مضمون اپنے مصنف کے قلم کا شاہکار ہے۔ اس کے لئے ڈاکٹر صلاح الدین ثانی مبارکباد کے مستحق ہیں، جنہوں نے اردو، عربی، سندھی، انگریزی چاروں زبانوں کے مؤلفین مصنفین، کالم نگار، تبصرہ نگار، سب کے لئے راہنما اُصول فراہم کیے ہیں، بلکہ قرآن وسنت کے آئینے میں حسد کا نفسیاتی علاج مہیا کر کے دلِ فگار کے جلتے ہوئے افکار پر بھی رحمت کی بارش کی ہے، کیونکہ اس راہ میں حسد کا ہونا امکانی نہیں فطری ہے، سو اس کا علاج کر کے مفکرین ومدبرین کو اس آگ میں جلنے سے بچایا گیا ہے۔

اس لحاظ سے ایڈیٹر ایک نباض معلوم ہوتے ہیں، جو قوم کو نہ صرف فکر کی بلندیوں تک لیجانا چاہتے ہیں بلکہ سدِّ راہ کا سدِّ باب کرنا بھی جانتے ہیں۔ اُمید ہے اس ششماہی کا مرغِ ماہی کی طرح تڑپتے ہوئے انتظار کیا جائے گا۔ اس لحاظ سے ''علوم اسلامیہ'' واقعی اور حقیقی معنوں میں اسلام اور نظریۂ پاکستان کا محافظ ہے بلکہ ملک وملت کا ترجمان بھی۔ یہ مجلّہ تعلیم وتحقیق نمبر ہے۔ اس میں مذکورہ بالا مضامین کے علاوہ مشینی ذبیحہ کے متعلق بھی گراں قدر آراء، تجاویز، خواتین کا مقام، تحریک پاکستان پر بہترین تبصرے آئے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب تحقیق میں وسعت، تدقیق میں جدّت، تعلیم میں ندرت، تبصروں میں بلندیٔ خیال وفکر دیکھنا چاہتے ہیں۔ ان شاء اللہ مفتی محمد نعیم صاحب مدظلہٗ کی سرپرستی میں منزل قدم چومنے میں مستعد نظر آئے گی۔ پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی کی ادارت میں چلنے والے اس ششماہی مجلّہ کا ہدیہ صرف سو (۱۰۰) روپے ہے، خط

وکتابت کے لئے آفس ۱۶۲ ایکسٹر 8/L اورنگی ٹاؤن کراچی سے رابطہ کیا جاسکتا ہے۔

☆☆☆

انٹرنیشنل علوم اسلامیہ (ششماہی مجلّہ) دوجلد

سیرت النبی ﷺ نمبر

چیف ایڈیٹر: پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی

اسلام اور نظریۂ پاکستان کا محافظ اور ملک وملت کا ترجمان انٹرنیشنل علوم اسلامیہ کا ششماہی مجلّہ اس مرتبہ نئی آب وتاب کے ساتھ طبع ہوا کہ اس کا عنوانِ دل نشین سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عنوان پر اپنے افکار کا نچوڑ پیش کیا ہے جو پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ موضوع ہے ہی ایسا کہ آدمی لکھتا چلا جائے، سیری نہیں ہوتی، پڑھتا چلا جائے تشنگی پھر بھی برقرار رہتی ہے۔ اس لئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جانِ کائنات ہیں، وجہ کائنات ہیں، ہمارے پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی کو اللہ تعالیٰ نے حفاظتِ ناموسِ رسالت کا اور عشقِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بے پناہ جذبہ عطا فرمایا ہے۔ اس کا مظاہرہ سیرت النبی نمبر میں آپ جابجا دیکھیں گے۔ پہلا صفحہ جناب اثر جون پوری کی نعتِ رسولِ مقبول ﷺ پر مشتمل ہے، جس کا مصرعہ مبدل کر کے پڑھنے کا تقاضا کرتا ہے۔ امام الانبیاء کی شانِ اقدس میں ''یہ بے باقی'' اگر ''یہ بے باکی'' سے تبدیل ہو جائے تو بہتر رہے گا اور پہلا تأثر اچھا پڑے گا۔ باقی تمام مجلّہ کتب خانوں کی زینت بنانے کا داعیہ پیدا کرتا ہے۔

ضخامت ۵۸۷ صفحات ہے۔ کتب خانہ دیوبند'' سابقہ کتب خانہ درخواستی'' بالمقابل بنوری ٹاؤن مسجد گورومندر کراچی سے دستیاب ہے۔ اسی طرح پہلی جلد کے صفحہ نمبر ۱۲ پر مرقوم منظوم کلام میں یہ شعر پکڑ لو راستہ ایسا فلاح مل جائے تم اپنے پاؤں سے نقشِ قدم کو ہاتھ میں دومرتبہ رقم ہو گیا ہے۔ مزید یہ کہ اگر مقطع میں شاعر کا نام بھی لکھ دیتے تو یہ اس پر احسان ہوتا۔ اور شاعر ہماری

القاسم اکیڈمی کے رُکن حبیب الرحمٰن نقشبندی صاحب ہیں، حبیبؔ تخلص رکھتے ہیں۔

☆☆☆

ماہنامہ ''سیّارہ'' لاہور ...... اشاعتِ خاص ۵۱

مدیر : حفیظ الرحمٰن احسن

ماہنامہ ''سیارہ'' کے بانی مدیر نعیم صدیقی مرحوم معروف صاحبِ قلم اور حلقۂ علم وادب کی جانی پہچانی شخصیت تھے۔ 1962ء سے سیارہ کا باقاعدہ اجراء ہوا۔ حلقۂ علم وفضل میں ''سیارہ'' کو خوب پذیرائی حاصل ہوئی۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مشکلات بھی پیش آتی رہیں اور موجودہ حالات میں پرچہ کا وجود برقرار رکھنا بھی محال نظر آنے لگا۔ جناب نعیم صدیقی مرحوم کے اخلاص کا ثمرہ اور جناب حفیظ الرحمٰن احسن ودیگر رفقاءِ کار کی محنت ولگن کے نتیجہ میں 51ویں اشاعتِ خاص منظرِ عام پر آ چکی ہے جو یقیناً قابلِ صد تحسین کارنامہ ہے۔

یہ علمی ترقی کا دور ہے تاہم دینی رسائل وجرائد کو وہ مقام اور حیثیت نہیں دی جارہی جو قارئین، اہلِ علم ومطالعہ اور ذوقِ علم وادب رکھنے والوں سے ملنی چاہئے تھی۔ حالات کی ستم ظریفی نے ماہنامہ ''سیارہ'' کے مدیر مسئول کو یہ لکھنے پر مجبور کر دیا کہ قارئین اس مجلّہ کی بقا کیلئے مالی معاونت کریں اور سالانہ خریداری میں بھرپور حصہ لے کر اس صدقۂ جاریہ کو دوام بخشیں۔ دینی، علمی اور ادبی رسائل وجرائد قارئین کی خصوصی توجہ اور بھرپور تعاون کے مستحق ہیں۔ اُمید ہے قارئین کرام اس نازک صورتحال پر ضرور غور فرماویں گے۔

ماہنامہ ''سیارہ'' کا تازہ شمارہ اشاعتِ خاص ۵۱ ایک علمی وادبی شاہکار ہے۔ شائقینِ علم وادب اور ذوقِ مطالعہ رکھنے والوں کیلئے گرانقدر تحفہ ہے۔ اللہ کریم مدیر مسئول اور جملہ رفقاء کی اس کاوش کو قبولِ عام فرماوے اور ''سیارہ'' کو علم وادب کے آسمان پر ہمیشہ چمکتا دمکتا رکھے۔ ۳۰۸ صفحات پر مشتمل یہ علمی مرقع صرف ۱۰۰ روپے میں ''ایوانِ ادب چوک اردو بازار لاہور'' سے طلب

کیا جا سکتا ہے جبکہ سالانہ زرِ تعاون ۳۰۰ روپے ہے۔

☆☆☆

ماہنامہ سیارہ لاہور ...... اشاعتِ خاص سالنامہ ۲۰۰۵ء

مدیر : حفیظ الرحمٰن احسن

نظر کے سامنے ہے اداریہ پڑھنے کے بعد معلوم ہوا کہ ہمارا ادب جو سابقہ ادوار میں دین سے دور ہو چلا تھا، اب مشرّف بالدین ہو رہا ہے اور یہ اچھی پیش رفت ہے اور ہم رفتہ رفتہ اس طرف آ رہے ہیں۔ الدین کله ادبٌ دینی اداروں میں ادب پر مکمل کتابیں پڑھائی جاتی ہیں۔عروض پر کتابیں ہیں بلکہ ادبی دنیا میں بھی جو شاعر عمر کے ابتدائی حصہ میں صرف ونحو پڑھ چکا ہو، اس کی شاعری دیگر شعراء سے ممتاز ہوتی ہے۔گلستان و بوستان ادب کی کتابیں ہیں، جن کا پڑھنا نہ صرف عالم کے لئے ضروری ہے بلکہ ادیب کیلئے بھی ضروری ہے۔ سابقہ دور ترقی پسند تحریک کا دور تھا، جس کی توجہ کا مرکز مغربی ادب سے استفادہ رہا اور اسلامی ادب سے دوری اور یہ ادیب جتنے اسلام سے دور ہوئے اتنے ہی اپنے آپ سے مجبور ہوئے جبکہ اسلام سے وابستگی نے دنیائے ادب کو الطاف حسین حالیؒ، علامہ اقبالؒ، حفیظ جالندھریؒ، مولانا ظفر علی خانؒ جیسے مشاہیرِ ادب دیے۔ ترقی پسند تحریک نے کیا دیا، آزاد کہلائے جانے کے باوجود اسلام سے دوری کی پابندی رہی، نہ خود بن سکے نہ دوسروں کو بنایا۔ حفیظ جالندھری، نعیم صدیقی اور دیگر اسلام کے شیدائیوں نے جب زمامِ کار سنبھالی تو سب سے پہلے ادب کی محافل ومشاعروں میں نماز کو اہمیت دی۔شاعر شعور سے ہے اور شعور وہ معتبر ہے جو شرع سے ہو۔آخر آپ چمنستان کے گرویدہ ہیں، بہار کے دیوانے ہیں، حسن کے پروانے ہیں، دلِ دردمند رکھتے ہیں، طبع موزوں رکھتے ہیں تو غیر موزوں کیوں ہو جائے جاتے ہیں۔قرآن کا غیر موزوں اُولٰئِک کالانعام کی فہرست میں آتا ہے، اگر آپ انسانیت کا درد رکھتے ہیں تو انفس کو کیوں بھول جاتے ہیں۔

اللہ نے انسان کو عقل دی تو رہنمائی وحی سے کی۔ عقل نے اپنے راہنما کو چھوڑ دیا۔

سابقہ دور راہنما سے دوری کا دور تھا۔ اب اللہ کے فضل و کرم سے ایسے ادیب پیدا ہو چکے ہیں جو وحی کی راہنمائی میں چل رہے ہیں۔ ادب کی بہت "اسراف وتبذیر" ہو چکی۔

ماہنامہ سیارہ کے لکھنے والے مبارکباد کے مستحق ہیں جنہوں نے اعلیٰ معیار کے مضامین اور قلمی شاہکار اور بہترین اشعار سالنامہ کے ذریعے سے عوامِ ادب تک پہنچائے ہیں۔ ادارہ القاسم اس کی قدر کرتا ہے۔ بطورِ نمونہ چند ادبی جواہر پارے نذرِ قارئین ہیں۔

ماہر القادری ....

سوائے ذاتِ خدا ' جو ہے قادر و مطلق
نہ کوئی عقدہ کشا ہے نہ کوئی بندہ نواز

نعیم صدیقی ....

وہ آب و گل کو حیات دیکھ کر کھلانے والا پلانے والا
بنانے والا مٹانے والا اُٹھانے والا گرانے والا

حفیظ تائب ....

نیتوں کی جو خبر رکھتا ہے
اس کو احوال سناتا ہوں میں

صبا اکبرآبادی..................

میری منزل تو ہمیشہ سے مدینہ ہے صبا
رخ کسی اور طرف کرکے چلوں ناممکن

عبدالعزیز خالد ....

وہ مطلع ہر مہر و مہ و نجم صداقت
وہ مقطع ہر سلسلۂ وحی و رسالت

بشیر ساجد ....

تری عظمتوں پہ شاہد تری جاودان شریعت
تری رفعتوں کی مظہر تری شانِ دلنوازی

حفیظ تائب .... ؎

مری نگاہ میں ہے بخت کا سمندر وہ
فقیرِ باب کرم پر جو ایستادہ ہے
حرا کے کنج عزلت سے فرازِ فتح تک احسن
نبیؐ کے عزم و استقلال کا ہرگام سایا ہے

سالانہ چندہ 600روپے'فی شمارہ 200روپے'ضخامت 450 صفحات سے زائد۔

ملنے کا پتہ : ماہنامہ ''سیارہ'' کمرہ نمبر۵'پہلی منزل'نو چیمبرز'بنگالی گلی گنپت روڈ لاہور۔

☆☆☆

ماہنامہ ''تعمیر افکار'' کی اشاعتِ خاص بیاد علامہ محمد طاسینؒ

ترتیب ! سید عزیز الرحمٰن

اسلام کے معاشی افکار اور بلاسودی نظامِ معیشت کے قیام کے لئے پاک و ہند میں جن علمائے کرام نے نمایاں خدمات انجام دیں، ان میں مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاری، مولانا مناظر احسن گیلانی، مولانا مفتی محمد شفیع، مولانا محمد طاسین، محمد تقی امینی، مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاروی، ڈاکٹر نجابت اللہ صدیقی اور دورِ حاضر میں مولانا تقی عثمانی جیسے جید علماء شامل ہیں۔

ان میں مولانا محمد طاسین کو ایک خاص مقام حاصل ہے۔ اسلامی معیشت' اسلام کے اقتصادی نظام' معاشی افکار کے حوالے سے ان کی علمی خدمات اور افکار و آراء ایک امتیازی مقام رکھتی ہیں۔ مولانا محمد طاسین ایک بلند پایہ محقق، جید عالم دین، معروف مذہبی اسکالر، مشفق و مربی معلم، انتہائی خلیق و ملنسار، متواضع و روادار اور نامور محقق و مصنف کے طور پر جانے جاتے ہیں۔ متعدد علمی اور تحقیقی مقالات تحریر کیے۔ آپ مولانا محمد یوسف بنوریؒ کے داماد تھے۔ مولانا دارالعلوم جامعہ امروہہ ضلع مراد آباد میں بھی درس و تدریس میں مشغول رہے ہیں۔ ''اسلام کی عادلانہ اقتصادی تعلیمات قرآن و حدیث کی روشنی میں'' آپ ہی کی تصنیف ہے جن سے آپ کے تبحرِ

علمی کا پتہ چلتا ہے۔

آپ کا سب سے نمایاں وصف حق گوئی تھا، جس چیز کو دلائل کی بنیاد پر صحیح سمجھا، لگی لپٹی کے بغیر طشت از بام کیا، جس کو دلائل کی روشنی میں غلط سمجھا بلا خوف لومۃ لائم بیان کیا، یہی بات کیا کم ہے کہ حضرت بنوریؒ نے آپ کو اپنے استاد امام العصر حضرت مولانا انور شاہ کشمیریؒ کی یاد میں قائم شدہ مجلسِ علمی کا مدیر اور مہتمم مقرر کیا۔ آپ نے توقع سے زیادہ اس علمی ادارے کو آگے بڑھایا اور اس ادارے کو پوری دنیا کا علمی مرجع اور مراجعاتی تحقیقی مرکز بنا دیا۔ مولانا طاسین ایک وسیع اور گہرے مطالعے کے مالک تھے، کتب کی وسیع معلومات رکھتے تھے۔

زیر تبصرہ کتاب آپ ہی کی شخصیت کو متعارف کرنے اور خدماتِ عالیہ کو خراجِ تحسین پیش کرنے کے لئے ماہنامہ تعمیر افکار کراچی کے مدیر اعلیٰ اور مولانا سید عزیز الرحمٰن نے تعمیر افکار کی اشاعتِ خاص کے ذریعے 519 صفحات پر مشتمل ایک ضخیم اور نادر کتاب کی صورت میں شائع کی ہے، اور یہ اشاعتِ خاص مولانا سید عزیز الرحمٰن اور حقانی میاں قادری اور ان کے رفقاءِ کار کی انتھک محنتوں کا ثمرہ معلوم ہوتی ہے۔ خصوصاً معاون مدیر ڈاکٹر محمد عامر طاسین صاحب کہ جو حضرت علامہ مولانا طاسین صاحب کے صاحبزادے بھی ہیں۔ چھوٹی تقطیع میں ہے اس لئے ہاتھوں ہاتھ لی جا سکتی ہے، اگر بڑی تقطیع میں ہوتی تو اس کتاب کا ہاتھ میں لینا مشکل تھا۔ دونوں ہاتھ استعمال کئے بغیر یہ کتاب خود ایک تاریخ ہے، داستان ہے، جس شخصیت پر ہے، اس کا ہر ''شخصیت'' رکھنے والا قدر دان ہے، جنہوں نے اپنے خطوط اور مضامین کے ذریعے سے ایک داستان رقم کر دی ہے اور مدیر نے ان کو ترتیب دے کر حق ادا کر دیا ہے حسنِ ترتیب کا۔

حیات و خدمات کے حوالے سے ڈاکٹر محمد عامر طاسین کی دو مفصل تحریریں اس خصوصی اشاعت کی جان ہیں۔ اس کے بعد افکار و خیالات لائے ہیں، اس میں ڈاکٹر محمود احمد غازی اور ڈاکٹر ابوالخیر کشفی، مفتی محمد طاہر مکی صاحب تک نے مولانا ممدوح کے افکار و خیالات کا شرح وبسط کے ساتھ جائزہ لیا ہے۔ مجلسِ علمی اور مولانا طاسین کی خدمات کے عنوان پر ڈاکٹر نثار احمد کا مضمون وقیع تحریر ہے۔ مولانا طاسین کے افکار پر ڈاکٹر محمد یونس قادری کی تحریر بھی جامع ہے۔ تاثرات

میں ڈاکٹر سید سلمان ندویؒ، مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ، مولانا زاہد الراشدی، مولانا زرولی خان، شاہ بلیغ الدین، ڈاکٹر جسٹس تنزیل الرحمٰن اور دیگر مشہور مشاہیر کے مضامین لائے ہیں۔

تأثرات کے بعد سفرنامہ ہے اور آغازِ سفر کے اختتام کے فوراً بعد مکاتیب کا سلسلہ شروع ہوجاتا ہے۔ یہ وہ مکاتیب ہیں جو بڑی بڑی قدآور شخصیات نے مولانا طاسین صاحب نور اللہ مرقدہٗ کو لکھے ہیں۔ علامہ ابوالوفا افغانی' مولانا احمد رضا خان بجنوری' ارشاد احمد حقانی' مولانا انظر شاہ کشمیری' سینیٹر مولانا سمیع الحق' امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ مولانا مجاہد الاسلام قاسمی محمد تقی امینی' مولانا محمد تقی عثمانی' قاضی محمد زاہد الحسینی۔ یہ سلسلہ صفحہ ۴۵۵ سے شروع ہوتا ہے اور صفحہ ۵۶۶ تک گیا ہے۔ اس کے بعد کتابیات کا دور چلتا ہے، جس میں حضرت کی ریڈیو تقاریر درسِ قرآن پر کاوش ومحنت کا تعارف ہے جو آج بھی اپنی تازگی برقرار رکھے ہوئے ہیں۔ ۵۹۱ صفحات کی یہ خصوصی اشاعت ۲۴۰ روپے میں زوار پبلی کیشنز' اے۴/۱۷، ناظم آباد نمبر۴ کراچی دستیاب ہے۔ طباعت شاندار' مضبوط اور خوبصورت جلد' عمدہ اور جاذبِ نظر ٹائٹل' سفید معیاری کاغذ اور شاندار طباعت' قیمت حددرجہ معقول اور موزون ہے۔

☆☆☆

جریدہ (غیر مطبوعہ کتابیں نمبر)

مدیر : جناب سید خالد جامعی صاحب

شعبۂ تصنیف وتالیف وترجمہ' جامعہ کراچی کا عہد ساز تحقیقی وتجزیاتی مطالعات پر مشتمل ضخیم جریدہ (35) اس وقت پیش نظر ہے۔ یہ جریدہ ضخامت کے اعتبار سے 1329 صفحات اور ضخیم مقالوں پر مشتمل ہے۔ پہلا مقالہ اندلس میں علمِ حدیث کا ارتقاء محمد احمد زبیری کے قلم سے ہے ۔جس میں فتحِ اُندلس سے پانچویں صدی ہجری کا مطالعہ ذہن وفکر کو جلا بخشتا ہے۔ بابِ اوّل میں اندلس کا تعارف (جغرافیہ تاریخ اور معاشرت) اندلس کی مذہبی سیاسی صورتحال، تہذیب وتمدن

اور معاشرتِ اندلس میں فقہی مذاہب کا تعارف اور اشاعت کے اہم مراحل اندلس میں حدیث کی اشاعت پانچویں صدی ہجری کے محدثین، غرض ہر باب کو کئی فصلوں میں تقسیم کر کے مضمون کو مدوّن کیا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ اندلس کی بنیادی آبادی کا مذہب عیسائیت تھا اور یہودان کے زیرنگیں تھے، اسلام کے بابرکت قدم پڑے تو یہودی غلامی سے نکلے اور اسلام کے زیرسایہ آسودہ حال ہوئے تو دنیا بھر کے یہودیوں کا ارتکاز اندلس کی جانب ہوا۔ مسلم حکمرانوں کے دور میں ۴۰ سال تک اوزاعی مذہب کے بعد جب مالکیؒ مذہب اور فقہ کو فروغ ہوا تو اقوام کا ارتعاش مبدل بہ سکون ہوا اور یہ دور سنہری دور تھا جبکہ محدثین کی آمد نے علم کے فروغ میں مزید رنگ بھر دیا۔ پڑھنے کی چیز ہے۔ یہ پانچویں صدی تک کے حالات ہیں۔ نتائج ہر شخص خود نکال سکتا ہے کہ پھر اندلس سے اسلام رخصت کیسے ہوا، عجیب تاریخ ہے۔

جناب سید خالد جامعی صاحب نے دہشت گردی کو تاریخ وتحقیق کی روشنی میں بیان کیا ہے۔ جریدے کا یہ دوسرا مقالہ نہایت جامع مقالہ ہے۔ جسے اندلس کی تاریخ کے حوالے سے پڑھا جائے تب بھی اور آج کے حالات کے حوالے سے پڑھا جائے تب بھی نہایت جامع ہے۔ اس میں دہشت گردوں کے چہرے سے نقاب اُتارا گیا ہے۔ مسلمانوں کی عظمت وعروج کس میں ہے دین میں یا سائنس میں، نہایت خوبصورتی سے تقابلی جائزہ پیش کیا ہے۔ سائنس کا دائرۂ کار اس دنیا تک محدود ہے جو دنیا دار علماء کو بھی تجدد پسندی کے خوشنما لیبل کی آڑ میں دنیادار بنا رہی ہے اور ترقی کا دارومدار سائنس وٹیکنالوجی کے حصول پر رکھ رہے ہیں جبکہ دین کا دارومدار لامحدود زندگی پر مبنی ہے جس کے علم کے حصول اور اُصول پر کاربند رہ کر یہ دنیا بھی گہوارۂ امن وسکون بن جائے اور آخرت کی لامحدود نعمتیں تو ہیں ہی ان کے لئے۔ اس مضمون کو پڑھنے کی خاص طور سفارش کی جاتی ہے۔ دین ودنیا کی تطبیق اور ترقی کے حوالے سے نہایت جامع مضمون ہے، جو جامعی صاحب نے لکھا ہے اور عمر حیدر ہاشمی صاحب بھی تعاونو علی البر کا تغمہ سجائے ساتھ ساتھ چل رہے ہیں۔ جامعی اور ہاشمی کا دائرۂ کار ۱۹۵ صفحہ سے لے کر ۱۰۳۲ صفحات تک پھیلا ہوا ہے۔ یوں لگتا ہے جریدہ کی صورت میں جریدۂ عالم ان کے ہاتھ میں ہے۔ تیسرا چوتھا اور پانچواں

مقالہ ان کا ہے۔ معیشت اور سائنسی ترقی جدیدیت وروایت کے تناظر میں جس پر تبصرہ پچھلی سطور میں ہو چکا۔ مزید چوتھا مقالہ عالم اسلام معرکہ ایمان و مادیت اور اُمت مسلمہ وحدتِ اُمت کی تاریخ، جدیدیت وروایت کو قرنِ اوّل سے عہدِ حاضر تک پیش کیا گیا ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ سلف اور اجماع سے گریز دراصل وحی سے گریز ہے اور عقل پر اعتماد ہے جبکہ وحی سے معلوم ہوتا ہے کہ **واکثرھم لایعقلون**۔ عقل وہ جو وحی کی طرف راہنمائی کرے ورنہ بے عقلی ہے اور وحی سے گریز ہی جدیدیت ہے۔ قرنِ اوّل ہی سے چراغِ مصطفوی جن کے ہاتھ میں رہا ہے وہی شرارِ بولہبی کی ستیز کاریوں پر کاری ضرب لگاتے رہے، جسے ہم ضربِ مؤمن بھی کہہ سکتے ہیں، جن میں سیدنا ابوبکر صدیقؓ، عمر بن عبدالعزیزؒ، امام ابوحنیفہؒ، امام اشعریؒ، امامِ غزالیؒ، امام فخر الدین رازیؒ، ابن تیمیہؒ، تفتازانی، ابوالمعالی، ابوالمظفر کے نام نمایاں ہیں۔ جدیدیت کے نمائندہ مکاتبِ فکر میں خوارج، معتزلہ، ابن طفیل، ابن رشد تک کے نام نمایاں ہیں یہاں جو شہاب الدین سہروردی لکھا گیا ہے ہوسکتا ہے یہ شہاب الدین سہروردی سے کوئی الگ شخصیت ہوں۔ بہرحال جدیدیت کی راہ پر ڈالنے والی آخری شخصیت ابن رُشد ہیں۔ جن کا یونانی فلسفہ مغرب میں پہنچا اور پھر مغرب نے اس میں اضافے کر کے فلسفہ جدید اور جدید سائنس کی بنیاد رکھی۔ اٹھارہویں صدی کے جدیدیت پسندوں میں سرسید، عبدہ! اور جمال الدین افغانی کے مشہور نام ہیں جبکہ مغربی فکر وفلسفے کے زیر اثر جدیدیت کا آغاز حسن العطار سے ہے۔ اقبال کے خیال میں جدیدیت آزاد خیالی کا نتیجہ ہے، جس سے تفرقہ وانتشار کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آتا۔ ان تمام بزعم خود مصلحین نے مغرب کے غلبے کے زیر اثر دین میں ترمیم وتبدیلی کی جو مہم شروع کی، وہ بالآخر لادینیت پر ختم ہوئی۔ حدیث سنت اور ذاتِ رسالت مآب ﷺ جدیدیت پسندوں کا اہم موضوع ہے۔ سرسید سے عبدہٗ غلام پرویز اور یوسف قرضاوی تک احادیث کو نشانہ بناتے ہیں۔ ان میں سے ایک بزعم خود مصلح بھی مغربی فکر وفلسفے کو تنقید کا موضوع نہیں بناتا آخر کیوں؟ امین احسن اصلاحی کے شاگرد رشید جاوید احمد غامدی کی جدیدیت نہایت خطرناک جدیدیت ہے۔ جو سنت کی

من مانی تشریح کرتی ہے۔ معرکہ ایمان و مادیت وجدیدیت کی یہ بحث ۲۳۷ صفحات کو اپنے دامن میں لئے ہوئے ہے۔ پر مغز بحث ہے۔ ان کا آخری مقالہ امت مسلمہ، وحدتِ اُمت کی تاریخ، تحقیق اور افتاء کے دریچوں سے جھانکتا نظر آتا ہے۔ کہتے ہیں اس امت کو تفریق کی نہیں تطبیق کی ضرورت ہے، بجا فرماتے ہیں، نقطہ نظر کا اختلاف صحابہ میں بھی تھا۔ مدنی کوفی حجازی عراقی فقہ تمام فقہاء اور تمام مذاہب فقہ کا چار اُمور میں اختلاف نہیں۔ کتاب' سنت' اجماع اور قیاس۔

الغرض امت کی اکثریت تفرقہ سے الگ ہے۔ تمام مسلمہ مکاتب فکر کی عبادات میں کوئی فرق نہیں۔ فرائض مشترک ہیں۔ پہلی صدی ہجری میں خوارج کا فتنہ (جس کے بڑے گروہ کا نام ''النجدیت'' ہے) پھیل کر سینکڑوں فرقوں کے وجود کا باعث بنا۔ امام ابوحنیفہ نے الفقہ الاکبر لکھ کر اس دھند کو صاف کیا جو عقائد وایمانیات کے باب میں پیدا کی گئی۔ حضرت ابوبکر صدیق نے پوری قوت سے فتنہ کو طاقت سے کچل دیا۔ حضرت علی اور حضرت معاویہ نے خوارج کے فتنے کا مقابلہ کیا لیکن خوارج کو کافر قرار نہیں دیا۔ امامِ غزالی نے فقہا صوفیا اور متکلمین کے مابین خلیج کو وحدت شریعت کے کل میں سمو کر تمام اجزاء کے مابین خلیج کو پاٹ دیا اور علم کلام کا یہ مسئلہ طے کر دیا کہ جو لوگ اہلِ قبلہ میں سے ہیں، ان کی تکفیر نہیں کی جاسکتی۔ ان کے پیچھے نماز جائز ہے۔ یہاں قادیانیت کا سوال اُٹھایا جاسکتا ہے۔ اس سلسلے میں قومی اسمبلی میں مرزا ناصر احمد امیر جماعت احمدیہ کا بیان اور اس پر علماء اور مولانا مفتی محمودؒ کی جرح کا مطالعہ کیا جائے، لہٰذا جس چیز نے انہیں دائرۂ اسلام میں داخل کیا تھا اس کے صریح انکار کے نتیجے میں انہیں دائرۂ اسلام سے خارج کیا گیا اور یہ فیصلہ بھی ان کا موقف سننے کے بعد کیا گیا۔ کافر کون ہے؟ یہ مسئلہ قیامت تک کے لئے طے ہو گیا۔ جو اہل قبلہ نہیں ہیں وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہیں۔ بعض گروہ ایسے ہیں جن کے یہاں کفر پایا جاتا ہے لیکن وہ کافر نہیں۔ اہل سنت والجماعت سے الگ طریقہ رکھنے والوں کو اہل سنت بدعتی کہتے ہیں لیکن بدعتی مسلمان ہیں کافر نہیں۔ اسی اصول کے تحت خوارج بھی مسلمان ہیں اور تمام مکاتبِ فکر بھی اب اگر کوئی مکتب فکر کسی کو کافر کہتا ہے تو وہ اس فرمانِ رسول ﷺ کو یاد رکھے کہ

''جب ایک مسلم دوسرے مسلم کو کافر کہتا ہے تو یقیناً ان میں ایک کافر ہے''۔

یہ قولِ رسول امت کے لئے ہدایت ہے اور مشعل راہ بھی، آگے لکھتے ہیں مغرب میں حفظِ مراتب زندیقی ہے، صحیح فرمایا کیونکہ اسلام میں ''گر حفظِ مراتب نہ کنی زندیقی''۔ امام ابوحنیفہؒ نے ''الفقہ الاکبر'' میں کفر و اسلام کے جو پیمانے مقرر کیے وہی پورے عالم اسلام کی میراث بن گئے۔ اسی کے نتیجے میں یہ اُمت کئی صدیوں تک افتراق کے عمل سے خالی رہی۔ یہی مسلکِ اعتدال ہے اور اس کے بالمقابل جو بھی ہے وہ مسلک اعتزال ہے۔ دیوبندی، بریلوی اختلافات کا عمدہ ترین حل حضرت مہاجر مکیؒ کے رسالہ ہفت مسئلہ کو بتایا گیا ہے یہ تو دیوبندی دیوبندی اختلافات کا حل ہے۔ حسام الحرمین کا حل کیا ہے کہ جو دیوبندی بریلوی اختلاف کا اصل منبع ہے اور الزامات کے آئینے میں پورا دیوبندی مکتبۂ فکر منہدم ہوا جاتا ہے۔ ایک حل تو یہ ہے کہ حسام الحرمین میں حرمین کے وہ علماء جنہوں نے فتویٰ سے رجوع کیا ہے ان کے رجوع کو شعبۂ تصنیف و تالیف و ترجمہ کے ذریعے اردو زبان میں عام کیا جائے کیونکہ یہ ایک غیر جانبدار پلیٹ فارم ہے۔ دوسرا حل پہلے ہی حل ہو چکا ہے، المہند علی المفند کی صورت میں۔ اس طرح وحدت امت کا خواب جلدی پورا ہوگا۔ بجا فرمایا اہل بدعت اور اہل سنت میں یہی فرق ہے کہ اوّل الذکر ایک دوسرے کی تکفیر کرتے ہیں اور مؤخر الذکر غلط اعتقاد والے کو خطا کی طرف نسبت کرتے ہیں کافر نہیں کہتے۔

مضمون اپنے سفر پر ہے، آگے فروعی مسائل میں تطبیق کی راہیں نکالتے ہوئے وحدتِ اُمت کی جانب قلم بڑھاتے چلے جاتے ہیں۔ نہایت جاندار اپنے مقصد کو پورا کرنے والا مقالہ ہے، جس سے جریدہ کا دامن وسیع ہے۔ بہمنی سلطنت کا اثر فارسی ادب و تمدن میں ڈاکٹر عبدالمنان رقمطراز ہیں جس کا خلاصہ یہ ہے۔ باب اوّل میں سلطنت بہمنیہ کا عروج و زوال، بہمنی سلطنت کی داغ بیل ظفر خان نے ڈالی جن کی تاج پوشی مسجد میں جمعہ کے دن ۹ بجے بتاریخ ۲۴ ربیع الثانی ۷۴۸ھ بمطابق ۱۳۴۷ء کو ہوئی۔ ظفر خان کا لقب علاؤ الدین حسن بہمن شاہ تھا۔ بہمنی سلطنت کا

قیام ہندوستان کے عہدِ وسطیٰ میں ایک دور کا خاتمہ اور دوسرے دور کا آغاز ہے۔ سلاطینِ بہمنیہ نے تھوڑے عرصہ میں دکن کے منتشر اجزاء کو جوڑ کر ایک ایسی وحدت تشکیل دی جس نے متحدہ تہذیب کے ارتقاء میں اہم حصہ ادا کیا۔ یہ سلطنت تقریباً دوسو سال تک چلی۔ علاؤالدین حسن کے بعد اس کا لڑکا محمد شاہ بہمنی کے لقب سے تخت نشین ہوا۔ محمد شاہ ثانی غیاث الدین تہمتن شہاب الدین احمد شاہ احمد شاہ ثانی ہمایوں شاہ، نظام شاہ محمد شاہ ثالث، محمود شاہ بہمنی اس سلطنت کے فرمانروا ہوئے۔ باب دوم میں سلطنت بہمنیہ کا نسب درج ہے۔ گارسیں وتاسی تاریخِ ادب ہندوستانی بیان کرتے ہیں۔ ڈاکٹر نسیم آراء خواتین کے اخبارات ورسائل پر پہلا تاریخی و تحقیقی جائزہ پیش کرتی ہیں۔ حفصہ صدیقی برعظیم پاک وہند کی تاریخ کا ایک گم شدہ باب پیش کرتی ہیں، جس میں میر خلیل الرحمٰن زیرِ بحث ہیں۔

جریدہ ایک خاصے کی چیز ہے۔ ملنے کا پتہ نوٹ کرلیں۔ شعبۂ تصنیف وتالیف وترجمہ یونیورسٹی آف کراچی۔

☆☆☆

ماہنامہ آبِ حیات اشاعتِ خاص

مدیرِ اعلیٰ : مولانا محمود الرشید حدوٹی

پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد صاحب مدظلہ نقشبندی مجددی کی سرپرستی میں مولانا عبدالسلام حدوٹی کی نگرانی میں اور مولانا محمود الرشید حدوٹی کی ادارت میں شائع ہونے والا ماہنامہ آبِ حیات واقعی آبِ حیات ہے۔ جاودانی زندگی کا ترجمان ہے۔ اس کے سامنے تحقیق وتدقیق، روایت ودرایت کا ایک وسیع وعریض میدان ہے۔ جس کو سر کررہا ہے اور لمحوں کے دامن میں صدیوں کی مسافت طے کررہا ہے۔ زیرِ نظر شمارہ اشاعتِ خاص ہے، اس کے صفحات ۲۲۴ ہیں۔ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کو آیاتِ قرآنی کی روشنی میں ایسا واضح، منور اور

مبرہن کیا گیا ہے کہ گنجائش نہیں چھوڑی۔ قرآنی آیات کے اثر سے دنیا واقف ہے۔ یہ براہِ راست دل پر اثر انداز ہوتی ہیں اور جس دل میں قرآن گھر کر جائے، اس دل کی اثر پذیری متعدی ہو جاتی ہے ....

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے
پر نہیں طاقتِ پرواز مگر رکھتی ہے

اپنی مکمل طاقتِ پرواز کے ساتھ آبِ حیات پوری دنیا میں تشنگی بجھا رہا ہے۔ طلب رکھنے والے، تڑپ رکھنے والے، علم کے متلاشی، عرفان کے شیدائی، خودی کے پاسبان، اس رسالے کو ہاتھوں ہاتھ لے کر ابدی نعمتوں سے سرفراز ہوں گے۔ ۲۳۴ صفحات پر مشتمل صرف اس خاص رسالے کی قیمت ۳۰ روپے ہے، ورنہ ہر ماہ صرف ۱۵ روپے میں دنیائے دل میں راحت و سکون کا سامان فراہم کیجئے۔ خصوصی نمبر کے حوالے سے مولانا حدوٹی کی ادارتی تحریر، فضائل و مشاغل، رسالت و بشریت، غزوات و محاربات، معاصرین و محاربین اور معجزات و دلائل ایسے مضامین ہیں جنہیں بار بار پڑھنے سے قند مکرر کا لطف حاصل ہوتا ہے۔

''آبِ حیات'' اور اس کے مدیرِ شہیر مولانا محمود الرشید حدوٹی علم و ادب اور صحافت کی رفعتوں پر ہیں، اگر یہی رفتار رہی تو بہت جلد ''آبِ حیات'' اپنے مدیر کی نیک تدبیر کے بدولت پوری دنیا کے لئے مینارۂ نور و ہدایت ثابت ہوگا۔ یہ رسالہ خصوصی اشاعت سمیت درج ذیل پتہ پر دستیاب ہے۔ دفتر ماہنامہ آبِ حیات...... ۱۴۹ افروز پور روڈ لاہور۔

..........☆☆☆..........

''سیرتِ انبیاءِ کرامؑ'' خصوصی اشاعت ماہنامہ ''آبِ حیات''

مدیر اعلیٰ : مولانا محمود الرشید حدوٹی

ماہنامہ ''آبِ حیات'' کو دینی صحافت میں ایک منفرد و ممتاز مقام حاصل ہے اور کیوں

نہ ہوا اس مؤقر جریدہ کے مدیرِ شہیر مولانا محمود الرشید حدوٹی ایک ممتاز عالم و فاضل، ادیب، منجھے ہوئے اہل قلم، وقت کے تقاضوں کا ادراک رکھنے والے ماہر نباض اور اُمت کی بروقت رہنمائی کا فریضہ انجام دینے والے قافلہ کے رفیق ہیں۔ ''آبِ حیات'' کی خصوصی اشاعتوں کا سلسلہ جاری وساری ہے اور انہی صفحات میں ہمیشہ ان پر تبصرہ و تعارف شائع ہوتا رہا ہے۔

ماہِ اپریل 05ء کا شمارہ ''سیرتِ انبیاء کرامؑ'' کے عنوان سے اشاعتِ خاص کے طور پر منظر عام پر آچکا ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر نبی آخر الزمان ﷺ تک 21 انبیاء کرامؑ کے ایمان افروز و روح پرور حالات و واقعات کا مرقع ایک حسین سوغات اور قابل صد تحسین کارنامہ ہے۔ اللہ کریم ادارہ کو مزید ترقیات عطا فرماوے اور مدیر موصوف کو خصوصی اشاعتوں کے ساتھ ساتھ علمی و تحقیقی تصانیف کا سلسلہ جاری رکھنے کی مزید توفیق رفیق فرمادے۔ اللہ کریم موصوف کے علمی کارناموں کو شرفِ قبول عطا فرما کر ذخیرۂ آخرت اور وسیلۂ نجات بنا دے۔ 287 صفحات پر مشتمل یہ خصوصی شمارہ مبلغ =/30 روپے + ڈاک خرچ یا بذریعہ VP دفتر ماہنامہ ''آبِ حیات'' 149، فیروز پور روڈ لاہور۔ 54600 سے طلب فرما سکتے ہیں۔

☆☆☆

ماہنامہ نوید سحر کا دینی مدارس نمبر

مدیر اعلیٰ : ابن عالم گیر مجاہد

نوید سحر کا دینی مدارس نمبر زیر تبصرہ ہے۔ یہ اپنی جامعیت کی وجہ سے ایک دستاویز بن گیا ہے۔ اس نمبر میں دینی مدارس کے حالات و واقعات، نصاب اور نظامِ تعلیم خدمات اور اہداف پر لکھنے والے مشہور و معروف اہلِ قلم، مفکر، مدبر، علماء کے علاوہ مدیر کا اپنا قلم بھی اپنی جولانیوں، روانیوں کی انتہاء پر ہے۔ اس میں دینی مدارس کی ابتداء، ارتقاء، انفرادیت، مشکلات اس کے نصاب، کمالات و فوائد و ثمرات پر بہت پُر اثر انداز میں لکھا گیا ہے۔ لکھنے والوں میں ڈاکٹر اکرام

اللہ جان قاسمی، مولانا سلیم اللہ خان، مولانا مفتی تقی عثمانی، مولانا زاہد الراشدی، مفتی عبدالقدوس ترمذی کے علاوہ عرفان صدیقی بھی شامل ہیں۔ جاتے جاتے قمر الزمان چوہدری بھی بہت کچھ کہہ گئے ہیں۔ یہ نمبر ہر لحاظ سے خاصے کی چیز ہے بلکہ منگوانے کا نمبر ہے۔ اس لئے کہ اس میں جناب اعجاز الحق، مولانا قاری محمد حنیف جالندھری، ڈاکٹر سرفراز نعیمی، مولانا عبدالمالک ایم این اے کے علاوہ قاری احمد میاں تھانوی کا انٹرویو بھی شامل ہے۔

مضامین گرچہ مختصر ہیں، مگر جامع ہیں، مدارس کے ضمن میں اکثر باتیں آ گئی ہیں۔ مدارس سے ہمدردی رکھنے والے، تعاون کرنے والے اہلِ خیر، علماء، طلباء، اہلِ قلم، تمام افراد کیلئے نویدِ سحر کا مدارس نمبر نوید سحر ہے۔ پوسٹ بکس نمبر ۷۵ جی پی قصور پنجاب کے پتے پر خط لکھ کر منگوایا جا سکتا ہے۔





باب : ۱۱

ادبیات

خیر الوریٰ

شاعرہ : محترمہ پروفیسر ریحانہ تبسم فاضلی

شاعری عشق سے عبارت ہے، حمد عشقِ الٰہی سے اور نعت جب تک نبی کریم ﷺ سے عشق کی حد تک محبت نہ ہو کہی نہیں جا سکتی ہے، جب تک شاعر نرا عاشق ہے غزل گوئی میں جان کھپائے گا، اپنے مجموعہ میں برکت کی خاطر حمد اور نعت بھی ایک آدھ کہہ لے گا لیکن جب پورا مجموعہ ہی حمد و نعت پر چھپ کر آ جائے تو سمجھنا چاہئے کہ کسی حقیقی عاشق کی آواز ہے۔

ریحانہ تبسم فاضلی نے غزل گوئی بھی کی ہے، اچھی اچھی نظمیں بھی کہی ہیں لیکن بچپن کی آرزو پوری ہوئی، حرمین شریفین کی زیارت نصیب ہوئی، ایک اللہ والے کی دعا کارگر ثابت ہوئی تبسم رنگ و نور کا سمندر پی کر جب واپس لوٹی ہیں تو قطرہ ہائے عشقِ حقیقی چھلکنا شروع ہو گئے ......

خیالوں میں وہ آتے جاتے رہیں — مری فکر کو جگمگاتے رہیں

میں جاتی رہوں روضۂ پاک پر — حجاب دوئی وہ اُٹھاتے رہیں

اور وہ تو اللہ و رسول ﷺ سے جیسے باتیں کرنے لگی ہیں۔ اپنے اللہ سے یوں عرض گذار ہیں ....

اپنے گھر کی مجھے توفیقِ زیارت دی ہے — اپنے احکام بجا لانے کی طاقت دی ہے

مجھ کو دنیا کے جھمیلوں سے فراغت دے کر — اپنے محبوب کی اِس دِل میں محبت دی ہے

کیا بتاؤں مجھے کیا کیا نہ دیا ہے تو نے — آنکھ کو نور دیا دِل کو بصیرت دی ہے

تصنع اور بناوٹ سے پاک روانی اور سادگی سے اپنی بات ربِ دو جہاں کے حضور پیش کرتی ہیں۔ یادِ کعبہ میں یوں گویا ہوتی ہیں ....

میرا سفر تمام ہو کعبہ کا در ملے — راہِ خدا میں ایسا کوئی ہمسفر ملے

کیا نور تھا کہ قریۂ جاں جگمگا اُٹھے کعبے کے جگمگاتے ہوئے بام و در ملے

حمدِ باری تعالیٰ کے بارے میں ارشاد فرماتی ہیں ....

حمد اپنی خود لکھی ہے خالقِ کونین نے پھر چلا ہے حمد گوئی کا جہاں میں سلسلہ

حمد گوئی صرف ہوتی ہے خدا کی شان میں اس لئے ہے حمد گوئی کا بھی اعلیٰ مرتبہ

حمد لکھتے وقت صرف اتنا تبسم سوچ لو آخرت میں کام آئے گی یہی حمد وثنا

ربّ کی حکمرانی کا یوں پرچار کرتی ہیں ....

دونوں جہان پر ہے رب کی ہی حکمرانی یہ بھی جہاں اسی کا وہ بھی جہاں اُسی کا

اُس کے کرم کی خوشبو پھیلی ہوئی ہے ہر سو پھولوں کا ذکر کیا ہے ہر گلستاں اسی کا

لا الٰہ کی تفصیل میں کہتی ہیں ......

خلاقِ دو عالم کے سوا کچھ بھی نہیں ہے سب کچھ ہے وہی اس سے جدا کچھ بھی نہیں ہے

انفاس کی یہ آمد و شد اس کی ہے محتاج جُز اس کے دل و جاں کی صدا کچھ بھی نہیں ہے

بابِ حمد سے بابِ نعت کی طرف گامزن ہوتے ہوئے ارشاد فرماتی ہیں ......

دور سے جب گنبدِ خضراء نظر آنے لگا نعت کی صورت میں جذبِ بےخود بخود ڈھلنے لگے

نعت کے چند اشعار ملاحظہ کریں اور دل کے کیف وسرور کو محسوس فرمائیں کیونکہ.......

اسی در سے ملی ہے روشنی اذہانِ عالم کو
اسی در سے ملا ہے راستہ اللہ کے گھر کا
زمین و آسماں روشن ہیں جس کے نامِ نامی سے
یہ سب عکسِ کرم ہے اُن کے ہی روئے منور کا
نظر آئے گا جلوہ رحمتِ عالم کا محشر میں
جہادِ حق میں گر اپنا عمل تلوار ہوجائے
ندامت کے یہی آنسو میری بخشش کا ساماں ہیں
زباں سے بھی ندامت کا اگر اظہار ہوجائے

نُور تو اب بھی برستا ہے فلک سے لیکن
آپ کے دور میں کیا نور برستا ہوگا
روشنائی نعت لکھنے کے لئے کافی نہیں
اپنے ہی خونِ جگر کا قطرۂ تر چاہئے
زید سے پوچھے کوئی ان کی غلامی کے مزے
کیسے رکھتے تھے غلاموں کو خبر دیکھو تو
ان کی سیرت کا ہر اک نقش اُبھر آئے گا
دیکھنا ہے تو انہیں آئینہ بن کر دیکھو
باعثِ راحتِ جاں ہے یہ تبسّم ہر دم
موجۂ قلزمِ مدحت میں اتر کر دیکھو
یہ بات اہلِ بصیرت ہی جان سکتے ہیں
فرشتے کس کی گلی میں قیام کرتے ہیں
وہ ایک نُورِ ہدایت جہاں کو دے کے گئے
وہ جس کا تذکرہ ہم صبح و شام کرتے ہیں

حمد ونعت کے ساتھ وہ پیغام بھی دے رہی ہیں جو اللہ نے اپنے محبوب کو دیا اور محبوبِ دوعالم ﷺ نے اس کے پہنچانے کا حق ادا کردیا۔ ارشاد فرماتی ہیں ....

وہ فرشتوں سے بھی افضل ہیں خدا کے نزدیک
ایسا انسان جو انسان کے کام آتا ہے
اپنے تم دل میں سدا خوفِ قیامت رکھنا
ذہن میں سایۂ دامانِ شفاعت رکھنا
بات جو سچی ہو ہر نعت میں لکھنا ہر دم
سچ کے اظہار میں اظہار کی جرأت رکھنا

فکر و نظر کے زاویے تبدیل کردیے
وہ نغمۂ حیات سنایا حضور ﷺ نے
تاریخ میں نہیں ہے تبسم کوئی نظیر
وہ انقلاب ہم کو دکھایا حضور ﷺ نے

فاضلی پبلی کیشنز سے نشر ہونے والا یہ مجموعۂ نعت وحمد گھر گھر پہنچے گا۔ ملنے کا پتہ نوٹ فرمالیں: تھرڈ ای/۳، بی ۱۸، حبیب اسکوائر ناظم آباد کراچی

☆☆☆

تم اپنی قید میں لے لو

مصنف شاعر معرفت : جناب خالد اقبال تائب صاحب

شاعری بھی نیکی کا وسیلہ ہے یہ بچھڑے ہوئے لفظوں کو ملاتی ہے، مگر شاعری نیکی کا وسیلہ تب بنتی ہے جب شاعر خود صاحبِ نسبت بن جائے اور جناب حضرت خالد اقبال تائب صاحبِ نسبت ہیں، حضرتِ اقدس مولانا شاہ حکیم اختر صاحب سے مجاز ہیں، گویا آپ کی یہ دعا بارگاہِ الٰہی میں مقبول ہوئی ۔۔۔۔۔۔

اہلِ نسبت سے رکھی ہم نے ہے نسبت تائبؔ
ان کی نسبت سے ہمیں صاحبِ نسبت کر دے

صاحبِ نسبت کی شاعری فسق کا نہیں عشق کا سفر ہے۔ کلامِ تائب قاری کے لئے واصل باللہ ہونے کا وسیلہ ہے۔ اظہار سے ابلاغ تک تائب کے کلام کا ہر شعر اہلِ دل و اہلِ نظر کی قدردانی کا متقاضی ہے۔ غیروں سے لینا کچھ نہیں ۔۔۔۔۔۔

غیروں نے کچھ دیا تو سنایا بھی بہت کچھ
اک آپ ہی کا در ہے جو طعنہ نہیں ملا

''تم اپنی قید میں لے لو' رعنائیوں کا حسنِ لطافت کا' سادگی کا' نفس کی قید سے آزادی کا سفر ہے۔ یہ سفر بھی ہے اور سبق بھی، جسے یاد کرنا بھی ضروری ہے اور یاد رکھنا بھی۔ بایں وجہ یہ کتاب ہر خاص و عام کی ضرورت ہے۔ ابتداء اس کی حمد سے ہے یہ مقامِ شکر ہے۔ اس لئے کہ شکر کرنے سے کبر پیدا نہیں ہوتا کیونکہ شکر سببِ قربِ حق ہے اور کبر سببِ بُعد' شکر اور کبر میں تضاد ہے اور اجتماعِ ضدین محال ہے۔ حمد یہ اشعار بہت اچھے کہے ہیں، جس میں آہ و زاری بھی ہے اور گریہ بھی' مناجات بھی ہے اور دعا بھی، مثلاً خالقِ کائنات کے حضور یوں دست بدعا ہیں ...... ۔

مضامین غیب سے مجھ کو عطا کر
اے لفظوں کو معانی دینے والے

مقامِ شکر میں اگر مگر کی بات نہیں ہے۔ اپنے خدا پر اعتماد ہے، اس لئے کہ جب خدا پر اعتماد ہوا تو پھر کیوں اگر اور مگر کی بات کریں۔ جناب خالد اقبال تائبؔ جن کے فیضِ نظر سے تائب ہوئے اور اسم بامسمّٰی بن گئے، ان کا شکر ادا کرتے ہوئے فرماتے ہیں .... ۔

مرشد سے دردِ دل کا وہ توشہ ملا ہمیں
جو اسم سے چلے تو مسمّٰی تک آگئے

تائب بابِ حمد کے آخر تک ''دعا کے لئے ہاتھ اُٹھائے ہوئے ہیں'' ہاتھ' خالی نہیں گئے بارگاہِ صمدیت سے نعت کے تحفے ملے .... ۔

پھر عنایت کی نظر ہونے کو ہے
پھر مدینے کا سفر ہونے کو ہے

نعتیہ اشعار میں بہت سنبھل کر آگے بڑھے ہیں، دامنِ مصطفٰے ﷺ تھام کر گریباں کی لاج رکھی ہے۔ فرماتے ہیں .... ۔

لاج اپنے گریباں کی رہ جائے گی
دامنِ مصطفٰے تھامنا چاہئے

میرے جینے کا مقصد ہے تائب یہی
ان کے جینے کی مجھ کو ادا چاہیئے

کتاب کے صفحہ نمبر ۱۸ سے ۴۲ تک جہانِ رزم میں بزم آراء نظر آتے ہیں۔عزم یہ ہے کہ ''مجاہد کا کردار ادا کرنا چاہتے ہیں اور سر بکف ہیں۔یوں لگتا ہے سر کی بازی لگا کے آئے ہیں اور دوستوں کے دفاع میں مقابل کو للکار کر کہتے ہیں، ہمارے دوستوں پر یہ تمہاری برہمی کیا ہے۔'' کیا ہے'' ''کو'' ہے کیا'' کی ردیف میں خوب نبھایا ہے۔رزم گاہ سے اپنے میخانہ مرشد میں لوٹتے ہیں اور مرشد کے جلوت وخلوت کے تذکروں میں کھو جاتے ہیں اور قاری کو بھی صفحہ ۴۳ سے ۱۱۸ تک کے دامن میں سرگرداں رکھتے ہیں۔ مئے عرفان پیتے بھی ہیں اور پلاتے بھی ہیں اور آخر میں حیرت کا عالم ہے۔غزلیات کے ذریعے صفحہ نمبر ۱۲۰ سے ۲۰۵ تک نظر کے فریب سے بچنے بچانے کا سامان مہیا کرتے چلے جاتے ہیں۔معرفت کے جام پر جام چل رہے ہیں .... ۔

اہلِ دل لاکھ چھپیں جان لیے جاتے ہیں
دور سے دیکھ کے پہچان لیے جاتے ہیں

کلامِ تائب کا قاری جیسے جیسے آگے بڑھتا جاتا ہے، زیرِ بار احسان ہوا جاتا ہے اور آخر میں کہہ اُٹھتا ہے .... ۔

کریں جتنا بھی کم ہے شکر تائب
کہ ہم پر آپ کا احسان بہت ہے

کتابت کی اغلاط سے پاک تائب کا یہ کلام حسنِ صوری و معنوی اعتبار سے لاجواب ہے۔البتہ اگلے ایڈیشن میں پانچویں صفحے کے پانچویں شعر کے دوسرے مصرعہ میں ''دینے'' کو دو نقطے دینے ہیں کہ ایک نقطہ محرم سے مجرم بنا دیتا ہے تو دو نقطے کیا گل کھلائیں گے۔تائب کے آخری شعر پر اختتام اِس کلام کا کرتے ہیں کہ .... ۔

تائب خستہ کی غزلیں ہیں گواہ
شاعری ہے آپ پر مرنے کا نام

ہاں ! عجیب تربات یہ کہ خود شاعر کی آواز میں پوری کتاب سی ڈی میں بھر دی گئی ہے، اَب آپ صاحبِ کتاب کو پڑھ بھی سکتے ہیں اور سن بھی سکتے ہیں۔

۲۰۵ صفحات کی یہ کتاب کتب خانہ مظہری بالمقابل خانقاہ امدادیہ اشرفیہ گلشن اقبال نمبر۲ کراچی نے عمدہ ترین زیورِ طباعت سے آراستہ کر کے اربابِ علم وذوق کی خدمت میں پیش کر دی ہے۔

☆☆☆

چٹکیاں

محمد منصور احمد

ذرا دیکھیے انقلابِ زمانہ   دری تن گئی بجھ گیا شامیانہ

چٹکیاں ''اچھے بچے'' کے نگرانِ اعلیٰ کی کتاب ہے جس کا پیش لفظ ''وٹے سٹے'' کی بنیاد پر اس کے برادرِ عزیز اور اچھے بچے کے مدیرِ اعلیٰ محمد مقصود احمد نے لکھا ہے۔ ''چٹکیاں'' اسی پیشِ لفظ ہی سے شروع ہو جاتی ہیں جو کتاب کے ۲۰۷ صفحات تک خوب چلتی ہیں۔ چٹکیاں حالاتِ حاضرہ پر بہترین تبصرہ ہے، چٹکیاں لیتا ہوا تبصرہ ہے، اس میں ہر چٹکی کا الگ رنگ ہے، الگ ذائقہ ہے، الگ مزہ ہے، البتہ صفحہ نمبر۱۱۲ پر گرو اور چیلے والی چٹکی صفحہ نمبر ۱۶۵ پر دوبارہ مرقوم ہو گئی ہے جس سے اس کا مزہ دوبالا ہو گیا ہے۔ شاید رسی بادشاہ کے گلے میں بھی فِٹ نہیں آئی اور بادشاہ جنت میں پہنچنے کے بجائے صفحہ ۱۵۶ پر دوبارہ مرقوم ہو گیا، حالانکہ صفحہ نمبر۱۱۲ پر مرحوم ہو چکا تھا۔

کتاب ''چٹکیاں'' مختلف کالموں کا مجموعہ ہے جو ''نام میں کیا رکھا ہے'' سے شروع ہوتی ہے اور ''شہداء کا خون مہک رہا ہے'' پر ختم ہوتی ہے۔ اس میں دل لگی کا دل لگا بھی ہے اور بونوں کا کھیل بھی ''بے زبان مخلوق'' سے ''ایک اہم وضاحت'' بھی ہے اور ''محبت کا جواب'' بھی اس میں ''اپنا گھر نذرِ آتش'' ہے اور ''آخری ڈنگ'' بھی۔ آ و جدلی کریں'' چٹکیاں لے لیں کہ ''قابلِ

قبول'' ہے۔ جی ہاں ''برائے فروخت'' ہے قیمت صرف ۱۲۵ روپے ہے۔ ''بات سے بات بڑھاتے چلے جاتے ہیں' البتہ چٹکیاں ''بچوں کی پہنچ سے دور رکھیں'' ورنہ وہ چٹکیاں لینے لگ جائیں گے۔

ملامتی فرقے والے اِس کتاب کو ہاتھوں ہاتھ لیں گے کیونکہ ''جن کے رتبے ہیں سوا'' ان کی سوا مشکل ہے۔ آج کل لیڈر صاحبان ''نشستند گفتند برخاستند'' پر اکتفاء کیے ہوئے ہیں۔ کام کی بات کوئی نہیں کرتا۔ ''یہ سلسلہ کب تک چلے گا'' ''ہم بھی دُعا گو ہیں'' تا کہ ''جمہوریت بے حال ہو'' تا کہ انقلاب آئے۔ ''اللہ سے ڈرو'' ''عزت اپنے ہاتھ میں ہوتی ہے''۔ کل ''مؤرخ کے قلم سے'' لکھا جائے گا کہ ''ذمہ دار کون تھا'' اور ''ہیرو کون'' کیا ''غور شروع ہے''۔

اکثر مضامین کے نام تبصرے کے پیرائے میں لکھدیے ہیں۔ ان ناموں سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ''چٹکیاں'' کیسی ہوں گی اور یہ سوچتے ہونگے کہ کہاں سے ملتی ہوگی۔ لیجئے پتہ نوٹ کر لیں۔ مکتبہ ابن مبارک اردو بازار لاہور، مکتبۃ الایمان قصہ خوانی بازار پشاور، رحمانی کتاب گھر لسبیلہ کراچی۔ ضخامت ۲۰۸ صفحات ہے اور قیمت ۱۲۵ روپے۔

☆☆☆



باب : ۱۲

ردِّ فرقِ باطلہ

اسلام میں فرقہ واریت کی مذمت

افادات :مولانا قاری محمد طیبؒ صاحب......تالیف وتدوین : حافظ تنویر احمد شریفی

آج کل فرقہ واریت کی مذمت وہ بھی کر رہے ہیں جو خود اس میں ملوث ہیں۔اس سے معلوم ہوا کہ موضوع نہایت اہم ہے۔اس لئے ضروری ہے کہ معلوم کیا جائے کہ فرقہ واریت ہے کیا؟رقم کون دے رہا ہے؟ پھیلا کون رہا ہے؟ خرچ کس طرح ہو رہی ہے؟ یہ چار سوال ہیں جس کا جواب پیش نظر کتاب میں پیشِ خدمت ہے، یہ نہ سمجھ لیجئے گا کہ یہ کوئی ایسی ویسی شخصیت کا جواب ہے بلکہ یہ وقت کے حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب قاسمی صاحبؒ کے افادات ہیں جو کہ ہر قاری کے لئے سرمایۂ حیات ہیں' جس کے مطالعہ سے معلوم ہوگا کہ فرقہ واریت پھیلانے والے سراسر واہیات ہیں۔

ہاں جو فرقہ واریت نہیں پھیلاتے وہ کسی شریف کی اولاد ہو سکتے ہیں بلکہ جن کا نام ہی شریفی پڑ جائے تو وہ اسلام میں فرقہ واریت کی مذمت پھیلاتے ہیں، کتابوں کی دنیا میں لوگ اسے تنویر احمد شریفی کہتے ہیں۔ جو خیر سے اس کتاب کے مدوّن اور مرتب بھی ہیں۔مکتبہ اسعدیہ سے نشر کرتے ہیں اور مکتبہ رشیدیہ بالمقابل مقدس مسجد اردو بازار کراچی میں فرقہ واریت کی مذمت کا اسٹاک رکھتے ہیں، رجوع کرنے میں دیر کرنا آپ کے لئے مضر ہوگا، ان کے لئے نہیں۔

☆☆☆

تحریک ختم نبوت کی یادیں

ترتیب وتحقیق : جناب محمد طاہر عبدالرزاق صاحب

محمد طاہر عبدالرزاق بھی بڑے مزے کے آدمی ہیں۔جب بھی دیکھو بس یہ ہیں اور

تحریک ختم نبوت کی یادیں۔اس کتاب کا نام بھی یہی ہے،تحریک ختم نبوت کی یادیں۔جس میں ایک ایک یاد قلوب کو نبی ﷺ کی محبت سے آباد کرتی ہے۔اس کتاب میں مولانا محمد اجمل خان کا ایمان افروز خطاب بھی ہے،اور حضرت امیر شریعت کا ایمان افروز واقعہ بھی اور تب کیا ہوا جب مرزائی غیر مسلم قرار دیئے گئے۔پڑھنے کی چیز ہے،اس میں مولانا محمد علی جالندھری کی یاد بھی ہے، مولانا ظفر علی خان کی قادیان شکن نظم بھی ہے،توجہ مشائخ کرام'ایک مجذوب فقیر'جماعت تحفظ ختم نبوت کا مقام حضرت مولانا مفتی محمودؒ،حضور کی توجہ بشارت،قبولیت کا فیصلہ آسمانی،کے علاوہ بہت سے عنوانات کے تحت بہت واقعات ہیں۔بس یادوں کا ایک سمندر ہے،ایک دریا ہے جو رواں ہے،علمِ انوری کی ضیا پاشیاں ہیں،شاہ جی کی یادیں ہیں،قادیان میں اعلانِ حق ہے،شیخ بنوری کا عہدِ زریں ہے،حضرت انور شاہ کشمیریؒ بہاولپور کی عدالت میں' راجپال کی گستاخانہ جسارت پر احتجاج بھی رقم ہیں،آغا شورش کاشمیری کے آخری ایام بھی اس میں موجود ہیں، جانباز مرزا کی روداد،احرار کی معرکہ آرائیاں،سول نافرمانی کی تحریک ...... غرضیکہ محمد طاہر عبدالرزاق کی عجب حکمت عملی ہے کہ عشق رسول ﷺ میں ڈوب کر خانقاہِ سراجیہ کا نسخہ بھی نکال لاتے ہیں۔

یہ فکر مندیاں زہے نصیب،یہ جرأت اظہار ہی باعثِ نجات ہے،اسی لئے اہل اللہ کی نظر میں مقبول ہیں،آیئے آپ بھی پڑھئے اور تحریک ختم نبوت کی یادوں میں کھو جایئے۔عالمی مجلس تحفظ نبوت حضوری باغ روڈ ملتان نے اسے ۲۰۸ صفحات میں شائع کیا ہے،قیمت صرف ۸۰ روپے ہے۔قارئین خط لکھ کر طلب کر سکتے ہیں۔

☆☆☆

جنہیں ختم نبوت سے عشق تھا

ترتیب وتدوین : محمد طاہر عبدالرزاق

محمد طاہر عبدالرزاق ختم نبوت کے موضوع پر ایک ایسا نام ہے جسے مستند کہا جائے تو بیجا

نہ ہوگا، ختم نبوت کے موضوع پر ان کی ہر کتاب ایک جوش، ایک جذبہ، ایک لگن، عشق رسول، اکابر سے محبت، انگریز سے نفرت پیدا کرتی ہے اور پڑھنے والا اس کاروان کا ادنیٰ سپاہی بننے کی آرزو کرتا ہے، یہ کتاب عشق رسول پیدا کرتی ہے، وہ جسے سچا اور حقیقی عشق کہا جائے۔ زیرنظر کتاب ان عاشقانِ نبوت کے تذکرہ پر مشتمل ہے ''جنہیں ختم نبوت سے عشق تھا'' اور یہی اس کتاب کا نام بھی ہے۔

سکھر کی خوفناک جیل یا بقولِ امیر شریعت ''سَقر جیل'' سے یہ کتاب شروع ہوتی ہے اور ربوہ ریلوے اسٹیشن سے موڑ کاٹتے ہوئے مختلف جیلوں سے ہوتی ہوئی اسمبلی ہال تک پہنچتی ہے اور بالآخر حکومتی سطح پر قادیانیوں کو کافر قرار دلوا کر اور آئین میں مرزا قادیانی اور اس کے ماننے والوں کو بلکہ ایسا دعویٰ کرنے والوں کو کافر بلکہ ان کے ماننے والوں کے کفر میں شک کرنے والوں کو کافر رقم کروا کر اس شعر پر ختم ہوتی ہے .... ؎

کی محمد ﷺ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

درمیانِ کتاب ایک شہید ختم نبوت کا قصہ بھی ہے۔ ٹینڈے بھی ملیں گے، مرزا کو جہنم میں بھی دیکھو گے، تانگہ میں مرزائی بھی نظر پڑے گا، ایک مرزائی یہ کہے گا ''میں مسلمان ہوا''، شہید کی ماں کو بھی غور سے پڑھنا، قاطع مرزائیت، مجلس تحفظ ختم نبوت، پہلی باجماعت نماز کا حال تب خدا کی غائبانہ امداد کے نظارے بھی دیکھو گے۔

غرضیکہ کتاب کے درمیان میں مختلف عنوانات کے تحت 116 واقعات رقم کیے گئے ہیں، پڑھتے جائیے اور اپنے دل پر رقم کرتے جائیے اور اگر یہ پوچھنا ہے کہ یہ کتاب کتنی رقم میں ملے گی، تو کچھ نہیں صرف 80 روپے میں یہ انمول خزانہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ ملتان سے دستیاب ہے۔

............☆☆☆............

خود کاشتہ پودا کی حقیقت

جناب حافظ محمد اقبال رنگونی (مدیر ماہنامہ الہلال مانچسٹر)

مرزا طاہر نے اپنی غلط بیانیوں کو تحریری شکل دے کر قادیانی عوام کو سہارا دینے کی جو ناکام کوشش ایک تقریر کے ذریعے کی تھی جسے ''خود کاشتہ پودا کی حقیقت تاریخی واقعات کے آئینہ میں'' نام سے لندن سے شائع کیا گیا ہے۔ ہمارے ہاتھ میں جو کتاب ہے یہ اس کا مدلل جواب ہے۔ یہ کتاب جناب حافظ محمد اقبال رنگونی صاحب نے خود کاشتہ پودا کی حقیقت کو مرزا غلام احمد قادیانی کی تحریرات کے آئینہ میں ثابت کیا ہے۔ دراصل کسی بھی مصنف اور صاحب قلم کی سب سے بڑی خوبی ہی یہی ہے کہ وہ مخالف کی تحریروں کی روشنی میں ہی مخالف کے دعویٰ کو رد کرے۔

اس ضمن میں حافظ محمد اقبال رنگونی صاحب کامیابی کے اوج پر ہیں۔ کتاب پڑھنے سے قاری خود کاشتہ پودا کی حقیقت کو ایک رسمی جملہ قرار دے کر شاید زیادہ اہمیت نہ دے لیکن اس کتاب پڑھنے کے بعد خود کاشتہ پودا کی حقیقت پر یقین آ جائے گا۔ ایک ایسا یقین جس کے بل بوتے پر قاری خود کو کام کرنے پر آمادہ پائے گا اور سمجھنے لگے گا کہ یہی اصل کام ہے جو اس وقت رنگونی صاحب و دیگر صاحبانِ قلم کر رہے ہیں۔ مرزا قادیانی اگر انگریزوں کی حمایت میں ۵۰ الماریاں ۵۰ ہزار کتابوں سے بھر سکتا ہے تو مسلمان جو سرورِ کونین ﷺ کا سچا شیدائی اور غلام ہے تو وہ انگریزوں کے اس غلام کے خلاف کیونکر متحرک نہیں ہوسکتا۔ مصنف بجا طور پر مبارکباد کے مستحق ہیں کہ براہینِ قاطعہ سے مزین ایسی کتاب لکھی کہ ذریتِ مرزا اس کا جواب قیامت تک نہیں دے سکے گی۔ اس کتاب میں محمد اقبال رنگونی نے علامہ اقبالؒ کی نظم ونثر سے اقبال کو سچا اور پختہ مسلمان اور قادیانیت کے دجل کو توڑنے والا ثابت کیا ہے۔ یہ انہی کا خاصہ ہے۔ یہ کتاب پڑھے لکھے طبقے کی ضرورت ہے۔ مرزا قادیانی کی تحریروں کے آئینے میں مرزا کو انگریزوں کا

خود کاشتہ پودے نے نزاعی بنایا اور لوگوں کو شکوک وشبہات میں ڈال کر واصلِ جہنم ہوا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی رفع آسمانی کا انکار کیا بلکہ اپنے اوہامِ باطلہ کو مجتمع کر کے وفاتِ عیسیٰ علیہ السلام کا غلط عقیدہ بنا کر بزعم خود مسیح موعود بن بیٹھا جسے اُمت نے مجموعی طور پر تسلیم نہیں کیا اور دعویٰ نبوت کی بنا پر اسے کافر ومرتد گردانا بلکہ جو اسے کافر ومرتد نہ سمجھے اسے بھی کافر کہا۔ لہٰذا چونکہ یہ دجال مفتری بعض لوگوں کے ذہن حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں شکوک وشبہات میں مبتلا کرے گا، اس لئے ضروری تھا کہ دلائل و براہینِ محمدی سے کام لے کر حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام کو مبرہن کیا جائے۔

اس سلسلہ میں ہمارے فاضل دوست و مصنف' ماہنامہ الہلال مانچسٹر کے مدیر اور صاحبِ قلم جناب حافظ محمد اقبال رنگونی صاحب نے حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام پر قلم اُٹھایا ہے اور خوب اُٹھایا ہے۔ دلائل کے انبار لگا دیئے ہیں اور مخالفین کے دانت کھٹے کر دیے ہیں اور یہ ثابت کر دیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حیات ماننا اور نزولِ آسمانی ورفع آسمانی کا عقیدہ رکھنا ایمانیات میں سے ہے۔ فقہ اکبر امام اعظم' مسلم شریف' عقیدۂ طحاویہ سے اس عقیدہ کو ثابت کیا بلکہ ابن عربی کی فتوحات سے تو نزولِ مسیح کے انکار کو کفر بتلایا گیا ہے۔ نزولِ آسمانی کو احادیثِ متواتر سے ثابت کیا ہے۔ ضروری ہے کہ ہر خاص وعام اپنے اس اہم عقیدہ کی حفاظت کے لئے ایمان کے ازدیاد کے لئے اپنے گھر میں اپنے بچوں کو پڑھائے تاکہ آنے والی نسلوں کے ایمان بھی محفوظ ہو جائیں، کیونکہ وہ دَور قریب ہے جبکہ معرکے بپا ہونے والے ہیں۔ یہ کتاب حافظ عبدالرحیم ۱۴ ایف ۲۱۳ ناظم آباد نمبر ۳ کراچی نمبر ۱۸ کے علاوہ صدیقی ٹرسٹ لسبیلہ چوک کراچی سے بھی دستیاب ہے اور خط لکھ کر حکیم الامت اکیڈمی کے درج ذیل پتے سے بھی منگوائی جاسکتی ہے۔

حکیم الامت اکیڈمی مانچسٹر P.O.Box No.36 Manchester

M16 7AN UK۔

☆☆☆

وفادار نمک خوار اور ملکۂ وکٹوریہ کے سحر میں گرفتار ثابت کر کے تحقیق کا حق ادا کر دیا ہے۔ کتاب صرف ۲۷صفحات پر مشتمل ہے، مگر قرطاس کی یہ بہترین ایسی علمی شہادت فراہم کر رہے ہیں کہ جس پر مدتوں رویا کریں گے قادیانی ٹھیکرے۔ یہ کتاب اپنی افادیت، تحقیق و تدقیق کے حوالے سے ایک اتالیق کا درجہ رکھتی ہے، جس میں سرکار انگریز کی نمک پروردہ قادیانیت کا پردہ چاک کیا گیا ہے، جس کے بانی مبانی مرزا قادیانی کے ذہن وقلب پر مکہ معظمہ کے بجائے ملکہ معظمہ کے نقوش ثبت تھے۔ اس کتاب میں ثابت کیا گیا ہے کہ مرزا قادیانی انگریزوں کے خیر خواہ تھے اور مسلمانوں کے بدخواہ۔ اس لئے تو علامہ اقبال مرحوم فرماتے تھے :

"جو شخص نبی کریم ﷺ کے بعد ایسے نبی کا قائل ہو چکا ہے جس کا انکار مستلزم کفر ہو وہ اسلام سے خارج ہے"۔

اس کتاب کا خریدنا اور دوسروں کو تحفہ دینا کارِ ثواب ہے بلکہ صدقۂ جاریہ ہے۔ اگرچہ کتابت کی اغلاط اس میں کم ہیں البتہ ص نمبر ۱۵ پر انگریزوں کے خود کاشتہ پودا ہونے کا کو ہونے کا کر دیا جائے۔ ص نمبر ۵۶۶ پر مرزا غلام احمد قادیانی کو بدذات کی بجائے "ان سے بھی زیادہ بدذات بنا دیا جائے تو اُمید ہے یہ کتاب رواں صدی کی بہترین کتاب تسلیم کی جائے گی۔ حکیم الامت اکیڈمی مانچسٹر کے پتہ پر خط لکھ کر منگوائی جا سکتی ہے۔

حکیم الامت اکیڈمی مانچسٹر **P.O.Box No.36 Manchester**

M16 7AN UK-

☆☆☆

وقائع حیات سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام

جناب حافظ محمد اقبال رنگونی صاحب

نزولِ عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ چودہ صدیوں سے اجماعی تھا، جسے چودھویں صدی کے

حضرت امام مہدی علیہ الرحمۃ والرضوان

جناب حافظ محمد اقبال رنگونی صاحب

حافظ محمد اقبال رنگونی مشہور و معروف محقق حضرت مولانا ڈاکٹر خالد محمود مدظلہٗ العالی کے شاگردِ خاص ہی نہیں بلکہ قلم کی رفتار، دلائل کے انبار، اندازِ گفتار و کردار کے حوالے سے بھی اپنے استاد کے تتبع میں کچھ ایسے چلے ہیں کہ خود ان پر خالد محمود ہونے کا گماں ہونے لگتا ہے، ان کی خوبیاں یقیناً استاد کی دعاؤں کا نتیجہ ہیں لیکن ان کی محنتِ شاقہ، مطالعہ کی افزونی، شوق کی فراوانی تحقیق و تدقیق، روایات کی درایات اس بات کے غماز ہیں کہ موصوف محققین کی اگلی صف میں جگہ پا چکے ہیں۔ اب اس کتاب میں دیکھئے، قلم کی روانی انتہا پر نظر آئے گی، ذخیرہ احادیث میں سے امامِ مہدی علیہ الرحمۃ والرضوان کی مبارک شخصیت سے روایاتِ کاذبہ کی گرد جھاڑ کر ایسا صاف اور شفاف 'آئینہ سامنے لائے ہیں جس میں ہر قاری، مطالعہ کا شوق رکھنے والا، اپنے ایمان کے چہرے کو پہروں دیکھتا رہے تشنگی نہیں بجھے گی۔

مرزا قادیانی کے نابینے مقلد سے غرض نہیں لیکن اس کتاب کو پڑھ کر اُمید ہے انصاف پسند قادیانی تائب ہونے میں دیر نہیں لگائے گا۔ اہل سنت والجماعت کا وہ طبقہ جو شیعہ روایاتِ کاذبہ سے متأثر ہے، ان کے لئے بھی یہ کتاب نعمتِ غیر مترقبہ سے کم نہیں۔ متواتر احادیث کا ماننا ایمانیات میں سے ہے مگر جدید تعلیم یافتہ طبقہ اس کلیّے سے ناآشنا ہے ان کے لئے بھی یہ کتاب تیر بہدف ثابت ہوگی۔ رہ گئے اہل حق' ان کے ایمان کے ازدیاد کا باعث ہوگی اور وہ جنہوں نے اسی نیت سے مدینہ منورہ و مکۃ المکرمہ میں سکونت اختیار کرلی ہے، ان کے لئے تو سونے پر سہاگہ ہے اور ہمیں تو یہ کتاب پڑھتے پڑھتے گویا یاد ہوگئی ہے کہ امام مہدیؒ گو نظر کے سامنے ہیں، کبھی حجرِ اسود اور مقامِ ابراہیم کے درمیان بیعت لے رہے ہیں، کبھی سفیانی لشکر سے برسرِ پیکار ہیں، کبھی ملک شام میں آکر نصرانی لشکر سے مصروفِ جنگ و جدل ہیں اور کبھی دمشق کی مسجد میں حضرت

عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اقتدا فرما رہے ہیں، کبھی خطبہ ارشاد فرماتے نظر آتے ہیں اور کبھی تعلیم و تزکیہ، موضوع کو انتہائی مدلل انداز میں نبھایا گیا ہے، اس کو دیکھنے کے بعد شاید قاری اس موضوع پر کتب کی الماریاں چھاننے سے محفوظ ہو جائے گا۔ مصنف علامہ امام سفارینیؒ کو ساتھ لیتے ہوئے شیخ الاسلام حافظ ابن تیمیہؒ کے ہمرکاب ہوتے ہوئے علامہ ابوالحسن محمد بن حسینؒ کے پاس جا کر پڑاؤ ڈالتے ہیں، اس سفر میں ان کے ساتھ حافظ ابن قیمؒ، علامہ سخاویؒ بھی ہیں، حافظ ابن حجرؒ بھی ہیں، شیخ عبدالحق محدثِ دہلویؒ بھی ہیں، علامہ قاضی شوکانیؒ بھی ہیں، اور محمد بن جعفر الکتانیؒ بھی ہیں۔ لمحوں کے دامن میں صدیوں کی مسافت طے کرتے ہوئے آخری فیصلہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے مفتیانِ کرام کی زبانی یوں سناتے ہیں، ''قیامت کے قریب امام مہدی کا آنا صحیح احادیث سے انکار کفر ہے''۔ بایں وجہ ۱۴۴ صفحات کی یہ کتاب ہر ایماندار کو پڑھنی ضروری ہے' جبکہ حکیم الامت اکیڈمی مانچسٹر **P.O.Box No.36 Manchester M16 7AN UK** کے علاوہ صدیقی ٹرسٹ المنظر اپارٹمنٹس ۴۵۸ گارڈن ایسٹ نز لسبیلہ چوک کراچی ۷۴۸۰۰ سے بھی منگوائی جاسکتی ہے۔

☆☆☆

احسن الجواب (جلد اوّل)

مولانا مفتی ذاکر حسن نعمانی

احسن الجواب اسم بامسمّٰی کتاب ہے۔ شکوک وشبہات کو کچھ اس قدر بہتر اور جدید انداز میں یقین کی بھٹی میں ڈال کر حل فرمایا گیا ہے کہ شکوک وشبہات کی بیخ کنی ہوگئی ہے۔ شک بر بنائے جہالت ہوتا ہے' لیکن اگر اس کو یقینی علم سے دور کر دیا جائے تو پھر سوالات کرنے کی گنجائش نہیں رہتی۔ جناب مصنف نے شبہات کی سات وجوہات لکھ کر شبہات کا نچوڑ دیدیا ہے۔ ہر سوال کا جواب ایسے مدلل، عام فہم امثال سے دیتے ہیں کہ سائل کتنا ہی کج فہم کیوں نہ ہو اس کی

تشفی ہو جاتی ہے۔ مثلاً اپنا مسلک ''چھوڑنا نہیں دوسرا چھیڑنا نہیں'' کی حقیقت واضح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابۂ کرامؓ نے اصلاح کی خاطر کفر اور شرک کو چھیڑ کر لوگوں کو کفر و شرک سے چھڑایا ہے۔ کیسی پیاری دلیل ہے۔ مرقومہ جملے کو تبلیغ اور جہاد کے خلاف سازش بتایا ہے۔ اس طرح دین کو دنیا نہ بناؤ، نیکی اور بدی کی حقیقت، تنگ دستی بد نصیبی نہیں، خاندانی منصوبہ بندی کے نقصانات، قیامت کے دن اعضاء کا بولنا، عورت کیوں خود مختار نہیں، دین میں رجالِ دین کا واسطہ ضروری ہے، فرقہ ناجیہ اور فرقہ ضالہ کے عذاب میں فرق ......

غرضیکہ اس طرح کے ۲۱۹ سوالات و شبہات و اشکالات کا ایسا جواب دیا ہے کہ لاجواب کر دیا ہے۔ اب اگر چھوڑتے تو اتنے سوالات کیسے وجود میں آتے، سو یہ سب نہ چھوڑنے کا نتیجہ ہے۔ اس لئے مفتی صاحب کا یہ جملہ یاد رکھیئے ''چھیڑو نہیں لیکن کسی کو چھوڑو بھی نہیں''۔

اُمید ہے یہ کتاب ہر کتب خانے کی زینت بنے گی، ہر لائبریری میں پڑھی جائیگی اور اشرف الجواب کے بعد احسن الجواب سے اپنا مقام بنائے گی۔ پچھلی فرصت پر چھوڑنے کے بجائے پہلی فرصت میں لینے والے جامعہ عثمانیہ نوتھیہ پشاور، مکتبہ روضۃ القرآن محلّہ جنگی پشاور کے علاوہ مکتبہ سید احمد شہید بالمقابل دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک سے لے سکتے ہیں۔ ۲۸۴ صفحات کی یہ دلچسپ علمی کتاب ''دارالتصنیف جامعہ عثمانیہ'' نوتھیہ پشاور نے معیاری اور عمدہ ترین صورت میں شائع کی ہے۔ قارئین خط لکھ کر اپنے ذوقِ علم کی تسکین کریں۔

☆☆☆

فتنۂ قادیانیت کو پکڑیئے

جناب محمد طاہر عبدالرزاق صاحب

''فتنۂ قادیانیت کو پکڑیئے'' ایک حکم بھی ہے اور ایک التجا بھی، لیکن یہ ایک کتاب بھی ہے اور اس صورت میں روح کی غذا بھی۔ فتنۂ قادیانیت کو پکڑیئے اور پکڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کیجئے، پھر ہر ٹکڑے کی الگ سے دھجیاں بکھیریئے۔ اس طرح یہ نسخۂ شفا بھی ہے۔ بہر حال فتنۂ قادیانیت کو

پکڑیئے اور پڑھئے۔ اس میں نہایت اعلیٰ مضامین ہیں، سر آغاز میں عابد نظامی ہیں، فلسفۂ ختم نبوت میں مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاری رقم طراز ہیں۔ پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ بھی اس میں گوہر افشاں ہیں اور مولانا شبیر احمد عثمانیؒ کے علاوہ سید سلمان ندویؒ بھی گل بداماں ہیں۔ دورِ حاضر کے ڈاکٹر علامہ خالد محمود صاحب کا مضمون بھی زینتِ کتاب ہے اس لحاظ سے یہ کتاب درِّ نایاب کی صورت اختیار کر گئی ہے۔ ایسے دلائل از بر کرائیگی جو مدتوں تک قادیانیوں کے دانت کھٹے کرنے کے لئے کافی رہیں گے۔

سرِ ورق پر کچھ بل بنائے گئے ہیں، جس میں سے مختلف قسم کے زہریلے سانپ گردن نکالے بیٹھے ہیں۔ بڑے بل سے مرزا غلام احمد قادیانی بصورتِ سانپ منہ نکالے بیٹھا ہے۔ یہ سانپ کانا ہے۔ باقی پیروکار ہیں، ذی روح تصاویر شرعاً حرام ہے فوٹوگرافی اور تصویر سازی بذاتِ خود ایک فتنہ ہے۔ ان فتنوں کا تعاقب اُمتِ مسلمہ کے ہر گل سر سبد کا کام ہے۔ ممکن ہے ہمارے کام اس عظیم کام کو کرنے کی فرصت نہ دیں، لیکن قارئین یہ کام بھی تو ضروری ہے، جو مرنے سے پہلے اصل کام کی حیثیت اختیار کر جائے تو جنت میں سرورِ دو عالم ﷺ کا ساتھ نصیب ہو جائے اس لئے پہلی فرصت میں فتنۂ قادیانیت سے محفوظ ہو جائے یہ گوہر گرانمایہ ہے جو ۲۰۱ صفحات میں پوشیدہ ہے۔ چھوٹی تقطیع سے مزین مضامین اپنے اندر کافی مواد رکھتے ہیں۔ ۹۰ روپے مناسب قیمت ہے۔ مکتبۃ الحسن 33 حق سٹریٹ اردو بازار لاہور سے منگوائی جاسکتی ہے۔

☆☆☆

جو ختمِ نبوت پہ فدا تھے

جناب محمد طاہر عبدالرزاق صاحب

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہے، جس کے لئے یہ کائنات سجائی گئی وہ تشریف لے آئے تو اب قیامت تک کسی اور کے آنے کی گنجائش ختم ہو گئی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے "وَ مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِ اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ" (الصف:۶) (اور اپنے بعد

آنے والے ایک رسول کی میں تمہیں خوشخبری سنانے والا ہوں، جن کا نام احمد ہے) کے کلمات سے آپ کے آنے کی بشارت دی اور نہ قتل ہوئے نہ مصلوب ہوئے بلکہ قدرتِ خداوندی سے آسمان پر لے جائے گئے۔ قرآنِ مجسم سرورِ عالم نے بشارت دی ہے کہ قیامت کے قریب عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اُتریں گے (نہ کہ قادیان سے اُبھریں گے) اور سارے یہودی اور عیسائی عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ پر اسلام لے آئیں گے اور دین صرف اسلام ہی ہوگا۔ عیسیٰ علیہ السلام دجال کو قتل کرینگے۔

دجال مرزا قادیانی نے قادیان کو آسمان سمجھا، اس کو تلبیسِ ابلیسی نے باور کرایا کہ ہو نہ ہو آسمان سے مراد قادیانی ہو، تب بہ دعوائے نبوت کر کے نسیًا منسیًا ہوا۔ ذلیل ہوا، ختم نبوت کے پروانے ''جو ختم نبوت پر فدا تھے'' شمعِ ختم نبوت کے اردگرد جمع ہو گئے۔ جان جانِ آفرین کے سپرد کر دی مگر تاج وتختِ ختم نبوت پر حرف نہ آنے دیا۔

ان میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو ذُرّیتِ مرزا کی سرکوبی میں سرگرداں ہیں، یہ گل بداماں راہی باغ جناں ہیں، تحقیق وتدوین میں گل افشاں ہیں' ان سربکف سرفروشوں میں محمد طاہر عبدالرزاق نمایاں ہیں۔ یہ گفتار کے غازی اور تحریر کے دھنی ہیں۔ ان کا تازہ ترین شاہکار ''جو ختم نبوت پہ فدا تھے'' ہماری نظر کے سامنے ہے۔ یہ کتاب ایسی دلچسپ ہے کہ اگر تبصرہ پڑھنے سے پہلے اس کو پڑھنے لگ جائیں گے تو شاید تبصرہ نہ پڑھ سکیں گے۔ اس لئے پہلے تبصرہ پڑھ لیں یہ کتاب خوشبو سے شروع ہوتی ہے اور خوشبو بکھیرتی چلی جاتی ہے تا آنکہ کاروانِ حیات پر نقوشِ اسلام ثبت کر کے قاری کو نقشِ دوام کا شاہکار بنا کر چھوڑتی ہے۔ اس کتاب میں اگرچہ اغلاطِ کتابت کم ہیں، مگر نظر ثانی کی محتاج ضرور ہے، لیکن صفحہ نمبر ۱۳ پر مرقوم شعر یوں پڑھا جائے تو مناسب رہے گا ....

لکھتا ہوں خونِ دل سے یہ الفاظ احمریں

بعد از رسولِ ہاشمی ﷺ کوئی نبی نہیں

۲۰۱ صفحات کی یہ کتاب صرف ۹۰ روپے میں بہت ہی ارزان ہے اور مکتبۃ الحق 33 حق سٹریٹ اردو بازار لاہور سے یہ کتاب بآسانی دستیاب ہے۔

فتنۂ انکارِ حدیث

حضرت مولانا محمد زمان صاحب کلاچوی

جناب مولانا محمد زمان صاحب نہ صرف اُستاذ ہیں بلکہ اُستاذ الاساتذہ ہیں' نجم المدارس کلاچی میں گذشتہ چالیس سال سے جملہ علوم وفنون اور فقہ وحدیث کی کتب پڑھا رہے ہیں۔ نہ صرف یہ بلکہ جامعۃ العلوم الاسلام بنوری ٹاؤن کراچی کے اوّلین متخصص بھی ہیں۔ ایک واسطے سے مولانا انور شاہ کشمیریؒ اور دوسرے واسطے سے شیخ العرب والعجم مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کے شاگرد ہیں۔ پہلا واسطہ جمیلہ حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ کا اور دوسرا واسطہ جمیلہ استاذنا المکرم حضرت مولانا قاضی عبدالکریم کلاچوی اور محدث کبیر شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب نور اللہ مرقدہٗ کا ہے۔

اس لئے بھی کتاب فتنۂ انکارِ حدیث ایک سند کا درجہ رکھتی ہے۔ کتاب مختصر ہے مگر جامع ہے۔ منکرینِ حدیث اگر انصاف کی نظر سے اس کتاب کو پڑھیں گے تو بہت فائدہ ہوگا۔ حدیث کے طلباء کے لئے گوہر گرانمایہ ہے۔ آخرت کا ذخیرہ اور سرمایہ ہے۔ کتاب کی اغلاط نہیں مگر کتاب کے ٹائٹل پر لفظ واردات کے ساتھ بھی واردات ہوگئی ہے اور لکھا گیا ہے وارادت، ہمیں چونکہ مولانا محمد زمان صاحب سے ارادت ہے، مذموم مقاصد والوں سے نہیں اس لئے پڑھنے والے ٹائٹل کی خوبصورتی سے تو لطف اندوز ہوں مگر ان جملوں کو اندر کی صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں۔

یہ ایک اپنے موضوع پر نایاب تحفہ ہے۔ جسے مولانا سید محمد حقانی مدرس جامعہ ابوہریرہ خالق آباد نوشہرہ سرحد سے خط لکھ کر منگوایا جاسکتا ہے۔

☆☆☆

تجزیہ فتنہ حقوق وآزادئ نسواں اور این جی او مافیا

تورات وانجیل کی صحت وحقانیت

عبدالرشید ارشد صاحب

زیرنظر تجزیہ میں این جی او مافیا کی سرگرمیوں اور سماجی خدمات کا جائزہ لیا گیا ہے کہ یہ این جی اوز سماجی خدمت کے نام پر غیر ملکی سرمایہ پر پلنے والی این جی اوز غیر ملکی ایجنڈے کی تکمیل کے لئے کس طرح شب وروز محنت کرتے ہیں۔ حقوق وآزادی نسواں کے پرکشش نعرے اور بائبل کارسپانڈس کورسز (تعلیم بذریعہ ڈاک) کے نام پر کھلی گمراہی کرتے ہیں۔ کتاب میں ہرایک بات حوالہ کے ساتھ ذکر ہوئی ہے۔ عبدالرشید ارشد صاحب نے (اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے) اُمت مسلمہ کو بڑے دردمندانہ انداز میں اس مختصر سے کتابچہ میں بڑے بڑے فتنوں سے باخبر کیا۔

آخر میں تورات وانجیل کی صحت وحقانیت کے حوالہ سے (دراصل یہ این جی اوز کے گمراہ کن کورسز میں شامل ایک کتاب کا نام ہے) بہترین عالمانہ' فاضلانہ' محققانہ بحث کی ہے۔ موجودہ دور میں یہود ونصاریٰ کی اسلام دشمنی اور اُمت مسلمہ کے خلاف سازشوں اور گمراہ کرنے کے طورطریق کو معلوم کرنے کیلئے کتاب کا مطالعہ ضروری ہے۔ ۱۰۴ صفحات پر مشتمل اس کتاب کو النور ٹرسٹ جوہر پریس بلڈنگ جوہرآباد اور صدیقی ٹرسٹ کراچی سے طلب فرماسکتے ہیں۔

☆☆☆

مقامِ عورت قرآن وحدیث میں اور فتنۂ حقوق وآزادئ نسواں

عبدالرشید ارشد صاحب

یوں تو اس دور کا ہرایک فتنہ بڑا فتنہ ہے لیکن سچی بات یہ ہے کہ آج ''حقوق وآزادیٔ

نسواں'' کا فتنہ اس دور کا بڑا فتنہ ہے۔ فتنوں میں سرفہرست ہے۔ حضورِ انور ﷺ نے اُس مبارک پاکیزہ دور میں اس طرف اشارہ فرمایا: ''ما ترکت بعدی فتنة اضر علی الرجال من النساء''۔ (متفق علیہ)

آج اسلامی تعلیمات کو توڑ مروڑ کر اسلام کے اس عادلانہ منصفانہ مذہب کو عورت کے حق میں ایک ظالم اور عورت کے حقوق کو غصب کرنے والے مذہب کے طور پر پیش کیا جاتا ہے اور دوسری طرف مسلمان عورتوں کے سامنے ''حقوق و آزادیٔ نسواں'' کے اس پر کشش و پُر فریب نعرہ کو بلند کیا جا رہا ہے اور اس میں ترقی کے سبز باغ دکھائے جا رہے ہیں، حالانکہ فرنگی تہذیب نے عورت کو عملاً آزادی و حقوق کے نام سے جو کچھ دیا اس کے ثمراتِ بد پر خود فرنگی معاشرہ چیخ اُٹھا ہے۔

اسلام پر یہ حملہ اسلامی تعلیمات سے بے خبر ہونے کی وجہ سے ہے اگر اسلام کا صحیح مطالعہ کیا جائے تو پھر کوئی بھی عقلمند جسے خالق نے فطرت سلیم سے نوازا ہوا اسلام کی طرف ایسی بے بنیاد باتوں کو قطعاً منسوب نہیں کرے گا اس بات کا اندازہ کتاب میں درج ایک غیر مسلم کی تحریر سے لگائیے۔

غیر مسلم برطانوی دانشور مسٹر کارلائل اپنی کتاب ''وومن اینڈ اسلام'' میں رقمطراز ہیں کہ :

> ''جو حقوق اسلام نے عورت کو دیئے کوئی دوسرا معاشرہ آج تک اس کا عشر عشیر بھی نہیں دے سکا''۔

یہ بات ایک غیر مسلم اسلام کے بارے میں کہہ رہا ہے اور یہاں افسوس صد افسوس کہ مسلمان غیر مسلموں کی تقلید میں آزادی و حقوق ڈھونڈنے میں سرگردان ہیں۔ اس پر کیا تبصرہ کیا جائے؟

پیش نظر کتابچہ میں عبد الرشید ارشد صاحب نے اس موضوع کو مختصر، سہل اور عام فہم دردمندانہ انداز میں بیان کیا ہے۔ ۸۰ صفحات پر مشتمل اس رسالہ کو اس سابقہ پتہ پر طلب فرما سکتے ہیں۔

☆☆☆

فرقہ مسعودیہ نام نہاد جماعت کا علمی محاسبہ

پروفیسر قاضی محمد طاہر علی الہاشمی ایم اے

فرقہ مسعودیہ جس کا نام جماعت المسلمین رکھا گیا ہے۔اس کے بارے میں کتاب کے مؤلف رقمطراز ہیں :

”تقریباً دو صدیوں سے اُمت مسلمہ کے لئے ہر صبح ایک نیا فتنہ جگا کر نمودار ہوئی ہے اور ہر شام اپنے ساتھ غم والم کی ایک نئی تاریکی لے کر آتی ہے۔عصرِ حاضر کے ان ہی فتنوں میں ایک سب سے بڑا اور عظیم فتنہ مسعود احمد بی ایس سی سابق ترجمان مسلک اہل حدیث کی قائم کردہ نام نہاد جماعت ”جماعت المسلمین یعنی فرقہ مسعودیہ ہے“۔

جس کی بنیاد ۱۳۹۵ھ میں ڈالی گئی،جس کے پہلے امام مسعود احمد صاحب ہوئے جس کے عقائد تمام گمراہ فرقوں کے عقائد کا معجونِ مرکب ہے۔

فاضل مؤلف محمد طاہر الہاشمی اس فرقہ کے خدوخال نہایت شرح وبسط سے بیان کرتے ہیں۔جس کا پڑھنا ہر مسلمان کے لئے اس فتنے سے بچنے کے لئے ضروری ہے۔ظاہر ہے گمراہ لوگوں کا جتنا تفصیلی مطالعہ علماء رکھتے ہیں،اتنا عوام الناس نہیں رکھتے۔فاضل مؤلف استاذ العلماء پیر طریقت حضرت مولانا قاضی عبدالحیٔ چن پیر الہاشمیؒ کے صاحبزادے ہیں۔گمراہ فرقوں کے بہترین نقاد ہیں،کئی کتب کے مؤلف ومصنف ہیں۔

اس کتاب میں فرقہ مسعودیہ کا تعارف،فرقہ مسعودیہ کی دعوت،فقہ کی شرعی حیثیت، مذاہبِ اربعہ،فرقہ مسعودیہ اور فقہ حنفی،فقہ حنفی کی تاریخ،فرقہ مسعودیہ اور اولیاءِ کرام،تقلید کی حقیقت،اختلافِ ائمہ کی حقیقت،فرقہ بندی،حدیثِ افتراقِ اُمت،اہلِ سنت والجماعت،فرقہ مسعودیہ کے خلاف فتویٰ ہائے حقانیہ،نصرت العلوم،خیر المدارس،جامعہ نظامیہ علماء ہزارہ شامل ہیں جو ہماری رائے میں پڑھنے سے تعلق رکھتے ہیں بالعموم اور جو متاثرینِ فرقہ مسعود ہیں ان کو

بالخصوص۔ ہر دور میں جو اسلاف کی راہ سے ہٹ کر چلا گمراہ ہوا، گمراہیوں کا تعارف جتنا جلدی ہو سکے، حاصل کیجئے، مگر ان علماء کے ذریعے جن کی سندِ حدیث کا سلسلہ سرورِ عالم ﷺ تک پہنچتا ہے۔ قاضی چن پیر الہاشمی اکیڈمی مرکز جامع مسجد سیدنا معاویہ چوک حویلیاں کے علاوہ بخاری اکیڈمی دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان سے بھی دستیاب ہے۔ ۲۴۰ صفحات صرف ۷۵ روپے میں مؤلف کے اخلاص کا پتہ دیتے ہیں۔



اسلام اور قوالی

حضرت مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن صاحب

کیا اسلام اور قوالی کا چولی دامن کا ساتھ ہے؟ کیا قوالی فرض ہے؟ واجب ہے؟ سنت ہے؟ مستحب ہے؟ اگر ان میں سے کوئی چیز ہے تو پھر اس کے کچھ آداب بھی ہوں گے۔ شرائط بھی ہوں گے، کیا صرف شعر سننے سنانے پر اکتفا کیا جائے گا؟ یا نشاطِ عیش و طرب کا سامان بھی ہوگا یعنی اس کے ساتھ دف، طبلہ، سارنگی، باجا، بانسری بھی ہوگی تو پھر یہ نشاطِ دل کے لئے ہوگا یا حظِ نفس بن جائے گا۔

یہ تمام سوالات مع جوابات حضرت مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن صاحب مدظلہ کی تازہ ترین تصنیف ''اسلام اور قوالی'' میں تلاش کیجئے۔ تلاش کرنے کی کیا ضرورت ہے، پڑھ لیجئے، جس میں وہ گوہر گراں مایہ پنہاں ہیں، جس کی تلاش میں آپ ایک مدت سے سرگرداں تھے۔ ہم صرف تعارف کراتے ہیں، معارف کتاب میں ملیں گے۔

بابِ اوّل لفظِ سماع و غناء کا مفہوم، شعر اور نثرِ سماع اور اس کے متعلقات اہلِ طریق سماع کو کیوں اختیار کرتے ہیں۔ حجۃ الاسلام امامِ غزالیؒ کا ارشاد عوام الناس کے لئے جوازِ سماع کی شرائط جنت میں حوروں کی دلکش آوازوں کا سماع، شعر و شاعری، شعر پڑھنا جائز ہے۔ علامہ نوویؒ

کا ارشادِ گرامی، حضرت کعب بن زبیرؓ کا قصیدہ بارگاہِ رسالت میں۔ باب دوم سماع اور بعض فقہاء علماء، سماع اور امامِ مالکؒ، سماع اور امام شافعیؒ، اہلِ سماع اور ان کے درجات، سماع کے اقسام اہلِ سماع کے طبقات، طبقات اہلِ سماع بہ لحاظِ طریق، پہلا طبقہ جنہوں نے سماعِ قرآن کو اپنا طریق بنایا۔ دوسرے طبقہ نے سماع اشعار وقصائد کو اپنا طریق بنایا۔

سماعِ قرآن کے وقت بعض حضرات دنیا سے رخصت بھی ہوئے۔ حضرت ابوبکرؓ کا ارشادِ گرامی' بابِ سوم صوفیاء اور محافلِ سماع اصطلاحِ صوفی کی تحقیق، شریعت اور حقیقت ایک چیز ہے۔ شریعت اور طریقت، حقیقتِ تصوف، صوفیا کون ہیں؟ حقیقتِ وجد، صوفیا اور آدابِ وجد و سماع۔ باب چہارم شرائط وموانعِ سماع، موانعِ سماع امرِ اول' دوم' سوم' چہارم' پنجم۔ مانع اوّل دوم سوم چہارم پنجم امام طریقت شیخ شہاب الدین سہروردیؒ، صفاتِ قلب ونفس۔ بابِ پنجم سماع کی لغزش سے کیا ہوتا ہے؟ احتمالِ ضرر کے موقع پر کیا کرنا چاہئے؟ شرائطِ سماع اور حکیم الامت اشرف علی تھانویؒ' پہنچی ہوئی سرکار حضرت جنید بغدادیؒ، بایزی بسطامیؒ، حضرت فضیل بن عیاضؒ، حضرت بشر حافیؒ کے ارشاداتِ گرامی۔ بابِ ششم مقصدِ سماع، مولانا ابوالحسن علی ندویؒ کا ارشاد قوالی اور گانے کے متعلق، امام مجتہد شیخ تقی الدین سبکیؒ کا معتدل فیصلہ، امام سہروردیؒ کا ارشاد۔ حضرت شیخ علی بن عثمان ہجویریؒ کا ارشادِ گرامی، سماع کے بارے میں سلطان المشائخ خواجہ نظام الدین محبوبِ الٰہی کا آخر عمر میں نقطۂ نظر، حضرت پیر بابا اور سماع۔

بابِ ہفتم: سماع آلاتِ موسیقی کے ساتھ، آلاتِ موسیقی کی ابتداء کب کیوں اور کہاں ہوئی؟ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، عبداللہ بن عباسؓ، حسن بصریؒ، مجاہدؒ، عبداللہ بن عمر، حضرت جابرؓ، باب الرّوایات ہے۔ تمام راوی اس میں موجود ہیں۔ بابِ ہشتم میں وی سی آر مقامِ عبرت، منکرات کا سیلاب، دورِ جدید کی موسیقی، محارم کی تفصیل۔ باب نہم دلائلِ اباحت، غنا ومزامیر اور اس کے جوابات، دف بجانے کا مسئلہ۔ بابِ دہم عرس کی شرعی حیثیت، زیارتِ قبور اور عورتیں' احمد رضا خان بریلوی کا فتویٰ، روضۂ اقدس کی جالی اور احمد رضا خان بریلوی۔ باب یازدہم مروّجہ

قوالی کے بارے میں علماءِ اُمت ، فقہائے کرام اور بزرگانِ دین کے اقوال ، حضرت پیر مانکی شریف کا قول حضرت اخوند درویزہ کا ارشاد ، باجوں والے اہلِ سنت والجماعت نہیں ہو سکتے ، اہل السنت والجماعت کے علاوہ جتنے فرقے ہیں وہ گمراہ اور بدعتی ہیں ۔ ان گمراہ فرقوں میں دو فرقے ایسے ہیں جنہیں باجوں اور ناچنے سے بڑی دلچسپی ہے ۔ مشائخِ چشتیہ باجوں کے مخالف تھے ۔

نہایت تفصیل سے مدلّل کیا گیا ہے ۔ یوں سمجھئے ایک انسائیکلو پیڈیا ہے جو سماع (قوالی) کے موضوع پر چودہ صدیوں کے علمائے اُمت و مشائخِ طریقت کا اجماع ہے جو آپ کے سامنے پیش کیا جا رہا ہے ۔ ضخامت ۵۶۸ صفحات ہیں ۔ قیمت درج نہیں ۔ پتہ نوٹ کر لیجئے :

المکتبۃ العلمیہ دار العلوم سعیدیہ اوگی ضلع مانسہرہ ۔

☆☆☆

شیعیّت ...... تاریخ و افکار

ایک منفرد ، علمی ، تاریخی اور تحقیقی دستاویز

پروفیسر قاضی محمد طاہر علی الہاشمی

پیشِ نظر کتاب کے مؤلف قاضی محمد طاہر الہاشمی کسی تعارف کے محتاج نہیں ۔ ان کے قلم گوہر بار سے جوہر تابدار کا مشاہدہ ان صاحبانِ علم و فن کو بخوبی ہے ، جنہوں نے ان کی کتب کا بغور مطالعہ کیا ہے ۔ دور کی کوڑی لاتے ہیں جس کی قیمت کا اندازہ کوہِ نور رکھنے والوں کو بھی شاید نہ ہو ۔ ایک مربوط ، منظم ، علمی ، تاریخی اور تحقیقی دستاویز لکھی ہے ، جسے پڑھ کر قاری کا دل عش عش کر اُٹھتا ہے ۔ آج تک ہم سمجھتے رہے کہ شیعیّت کی تاریخ ۳۳ ہجری سے ہے ، مگر اس کتاب کو پڑھ کر اندازہ ہوگا کہ نہیں اس سے بھی کہیں پہلے سے ہے ۔ اس بات کو کس طرح ثابت کرتے ہیں یہ اس کتاب کی فہرست پر اجمالی نظر ڈالنے سے معلوم ہو جائے گا ۔

اس کا مقدمہ محقق اہلِ سنت مولانا ابوریحان عبدالغفور صاحب سیالکوٹی کے قلم سے ہے۔جس میں لکھتے ہیں کہ :

''اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے حضرت مولانا پروفیسر قاضی محمد طاہر الہاشمی صاحب کو کہ جنہوں نے اس ضرورت کو محسوس کیا اور اپنی خداداد صلاحیتوں کو بروئے کار لاکر اس موضوع پر ایک جامع پُر از معلومات اور فکر انگیز ضخیم کتاب تصنیف فرمائی، جس کا مطالعہ انشاء اللہ چشم کشا، بصیرت افروز اور معلومات افزاء ہوگا۔اس موضوع پر اس انداز کی اتنی مفصل کتاب اس۔ ۔پہلے دیکھنے میں نہیں آئی''۔

اس کتاب کی تصنیف وتالیف کا بنیادی مقصد اہلِ السنّت والجماعت کے تعلیم یافتہ طبقے کو اہلِ تشیع فرقہ اثناعشریہ کی تاریخ اور عقائد ونظریات کے بارے میں مختصر مگر جامع معلومات یکجا فراہم کرنا ہے۔قارئین اس کتاب میں ''تخلیق وتحقیق'' کا حسین امتزاج پائیں گے۔واضح رہے کہ اس میں اہلِ تشیع کے عقائد ونظریات کا جواب شامل نہیں ہے، کیونکہ علماءِ حق اس فریضہ کی ادائیگی سے پہلے ہی بطریقِ احسن سبکدوش ہوچکے ہیں۔دین ومذہب کے تحفظ کا فریضہ اسی انداز سے ابن جوزیؒ اور شیخ عبدالقادر جیلانیؒ انجام دے چکے ہیں، یہ اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے لیکن منفرد اور دورِ حاضر کے آئینے میں۔

اس کتاب کے ۸۲۴ صفحات ہیں، قیمت ۳۰۰ روپے ہے۔ ملنے کا پتہ درج ذیل ہے۔
قاضی چن پیر الہاشمی اکیڈمی مرکزی جامع مسجد سیدنا معاویہؓ چوک حویلیاں ہزارہ۔





باب : ۱۳

القاسم اکیڈمی کی بعض مطبوعات

القاسم اکیڈمی کی بعض مطبوعات
کا تعارف و تبصرہ

القاسم اکیڈمی کی مطبوعات کی تعداد الحمدللہ 85 سے بڑھ گئی ہے۔ ہر اشاعت بحمد للہ مہینوں بلکہ بعض کتابیں تو ہفتوں میں نکل جاتی ہیں۔ حافظ حبیب الرحمٰن نقشبندی رُکن القاسم اکیڈمی نے 'اکیڈمی کی مطبوعات پر ایک تعارفی تحریر شروع کر رکھی ہے۔ 40 سے زائد کتابوں پر لکھ چکے ہیں۔ مزید کام جاری ہے۔ ان کی علمی' ادبی تحریر بطورِ تعارف اسی خصوصی اشاعت میں تیرہویں باب کے طور پر شریکِ اشاعت ہے۔ مستقل کتاب چھپنے پر باذوق قارئین طلب فرماویں گے تو تسکینِ ذوق کی کوشش کی جائے گی اسی طرح قاری عطاء اللہ تحسینی کی ایک طالب علمانہ کاوش ان کی تحسین و تشجیع کے لئے اور جناب محمد جہاں یعقوب صاحب (اخبار المدارس کراچی) کی ادبی تحریر قارئین کی ضیافتِ طبع کے لئے باب کے آخر میں شریک کر دی گئی ہے۔

(ادارہ)

توضیح السنن شرح آثار السنن للامام النیموی ؒ

تالیف : مولانا عبدالقیوم حقانی

زیر نظر کتاب ''توضیح السنن'' مولانا عبدالقیوم حقانی کی شاہکار تصنیف ہے۔ آثار السنن سے متعلق آپ کی تدریسی، تحقیقی، درسی افادات اور نادر تحقیقات کا عظیم الشان علمی سرمایۂ علمِ حدیث اور فقہ کے متعلق مباحث کا شاہکار، مسلک احناف کے قطعی دلائل اور دلنشین تشریح، معرکۃ الآراء مباحث پر مدلل اور مفصل مقدمہ اور تحقیقی تعلیقات اس پر مستزاد ہیں۔

انتساب میں حقانی صاحب نے اپنی محنت کو اپنے مادرِ علمی جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے نام سے منسوب کیا ہے۔ جس مادرِ علمی کی آغوشِ تربیت کا ثمرہ ہم اور آپ ان کے قلم سے نکلنے والے جواہر پاروں کی صورت میں دیکھتے رہتے ہیں۔ ادب آموز اور روح پرور نگاہیں جن کو سلام کرتی ہیں یہ ایمان افروز اور یقین افزا جوہر پارہ ہے، جس کا نام توضیح السنن ہے۔ عمل کی زندگی کسی اسوہ کو چاہتی ہے، کائنات میں اسوہ تو ایک ہے جسے اسوۂ حسنہ کا لقب کلام اللہ نے دیدیا ہے۔ اس اسوۂ حسنہ کو جو دیکھ کر چلا جنت اس کی نگاہوں کا مرکز بنے گی، جس نے چل کر دیکھا قدم اس کے عرش بریں کے سائے میں جا ٹکیں گے۔ بلند عزائم اور پاکیزہ مقاصد جن کے ذہن و دل میں جگہ پکڑیں گے۔ دعائے نیم شبی اور گریہ سحری سے شب کی ظلمت کافور ہوگی۔

اس کتاب میں وہی اسوۂ حسنہ ترتیب وار آشکارا ہے۔ چودہ صدیوں میں اس اسوۂ کامل کی تشریح و توضیح کرنے والوں میں چودہویں صدی کے ادیب و محقق، لائق استاذ اور کامیاب مدرس حضرت مولانا علامہ عبدالقیوم حقانی کا نام بھی شمار ہے۔ آثار السنن کو امام نیموی ؒ نے صحاح، سنن، معاجم اور مسانید سے انتخاب کر کے جس مجموعے کا نام آثار السنن رکھا تھا، اور جسے وفاق المدارس العربیہ نے اپنے نصاب میں شامل کیا ہوا ہے، فاضل مصنف مولانا عبدالقیوم حقانی کی توضیح السنن اس کی بہترین شرح ہے۔

مولانا عبدالقیوم حقانی اپنی بہترین علمی اور تحقیقی و تصنیفی صلاحیتوں کے پیش نظر جب کوئی کام کرنا چاہتے ہیں تو اس کا حق ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ یہ تبصرہ توضیح السنن کی پانچویں اشاعت پر کیا جارہا ہے۔

توضیح السنن کیا ہے، توضیحِ اقوالِ نبی ﷺ ہے۔ اقوالِ نبی ﷺ کی شیریں سنجی اظہر من الشمس ہے۔ یہ تشریحِ آثار السنن درحقیقت تردیدِ اربابِ فتن ہے، اس کا ہر ہر حرف گویا عقیق اندر یمن ہے۔ ہر سطر فہم و ذکاوت کی دلیل ہے، جس کے ہر نکتے سے ہویدا خوشبوئے ختن ہے۔ معانی میں یکتا ہے اور صورت میں دلربا ہے، جس کا گرویدہ ہر اہلِ فن ہے، اس شرح کا شہرہ کوبکو دریا بہ دریا جو بہ جو ہی نہیں انجمن در انجمن ہے۔ اس میں فنِ حدیث سے مناسبت اور بحرِ علم کی شناوری کا ثبوت ہے۔ آغازِ باب میں مسائل و مباحث کا تجزیہ ہے۔ عبارتِ متن کا حل ہے، ائمہ مجتہدین فقہاء و محدثین کے مذاہب کی تفصیل ہے۔ تعارضِ روایات کو دور کرنے کی کامیاب سعی ہے، مسلکِ راجح کے وجوہِ ترجیح، شارحینِ حدیث کی طویل بحثوں کا اختصار اور اکابر علماءِ دیوبند کی محنتوں کا عطر کشید کرکے رکھ دیا ہے۔ ناظمِ تعلیمات وفاق المدارس العربیہ مولانا محمد انور شاہ فرماتے ہیں :

> ”توضیح السنن دورۂ حدیث، درجۂ موقوف علیہ اور ہر درجہ کے طلبۂ حدیث اور اساتذۂ حدیث کے لئے ہر لحاظ سے نفع بخش، بیش بہا اور انتہائی مفید شرح ہے۔ اس کتاب کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ محدثِ کبیر علامہ انور شاہ کشمیریؒ نے خود اپنے قلم سے اس کتاب کے حواشی اور شرح لکھنے کا اہتمام فرمایا تھا، پھر محدث العصر علامہ مولانا محمد یوسف بنوریؒ نے حضرت کشمیریؒ کی ان تعلیقات اور توضیحات پر تخریج کا کام شروع فرمایا تھا اور اس کے لئے خود اپنے ہاتھ سے مقدمہ بھی تحریر فرمایا تھا، مگر یہ سعادت برادرم حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہ کے مقدر میں تھی، جو اللہ کی طرف سے انہیں مرحمت فرمادی گئی ہے“۔

اب اندرونِ توضیح السنن کی جھلک دکھائی جاتی ہے تاکہ شوق میں ازدیاد ہو، کتاب لینے میں اگر دیر ہو جائے تو تبصرے ہی سے دل شاد ہو۔ ۱۳۷۶ صفحات کو دو صفحات میں سمٹنا آ جائے۔

تأثرات و تبرکات میں رقمطراز ہیں :

''حضرت مولانا مفتی محمد فرید مدظلہ، حضرت ڈاکٹر شیر علی شاہ مدظلہ، ڈاکٹر حبیب اللہ مختارؒ، مولانا محمد طاسینؒ، حضرت علامہ محمد زمان صاحب مدظلہ، مفتی محمد انور شاہ مدظلہ، یہ سب نام محتاجِ تعارف نہیں ہیں۔

مقدمہ حضرت العلامہ مولانا قاضی زاہد الحسینی نور اللہ مرقدہٗ کے قلم سے ہے جو درحقیقت کتاب کی جان ہے۔ کتاب کا آغاز کتاب الطہارۃ سے ہے، جس میں وجہ تقدیم کتاب الطہارۃ، ماءِ دائم و جاری۔ حافظ ابن حجرؒ کا استدلال، سائل کا سوال، سائل تھا کون؟ منشاء سوال کیا تھا، ضرورت سے چاہِ زمزم میں وقوع حبشی کے واقعہ پر شوافعؒ کے اعتراضات اور احناف کے جوابات۔

ابواب النجاسات ...... جس میں باب سور الھر 'باب سور الکلب' نجاست المنی' فرک المنی فی المذی، باب ماجاء فی البول، بول الصبی، باب فی بول مایؤکل لحمہٗ، نجاستِ الروث، ہڈی اور روثہ کے استعمال میں ممانعت کی حکمتیں، نجاسۃ دم الحیض، الاذی یصیب النعل، باب ماجاء فی فصل طہور المرأۃ، تطہیر دباغ، کفار کے برتن، آداب الخلاء، بول قائم، بول منتقع، موجبات الغسل، حکم جنب، استحاضہ، ابواب الوضوء، تسمیہ عند الوضوء، صفۃ الوضوء، مسح الاذنین، داڑھی کا خلال، اکمالِ وضوء، خلالِ اصابع، موزوں پر مسح، وضو توڑنے والی چیزیں، نیند کے بارے میں، نماز کے بارے میں، اذان، سترۃ المصلی، مساجد صفۃ الصلوٰۃ، تعوذ و قرأۃ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، قرأۃ خلف الامام، ترکِ القرأۃ خلف الامام، تأمین الامام، ترک الجہر بالتامین، مسئلہ رفع یدین میں اختلاف کی نوعیت، امام ابوحنیفہ اور امام اوزاعی کے درمیان مناظرہ۔ یہ جلد اوّل کے ابواب کا خلاصہ ہے۔

جلد دوم میں کیا ہے؟ اس میں پیش لفظ شیخ الحدیث حضرت العلامہ مولانا محمد موسیٰ روحانی البازیؒ کا ہے۔ فرماتے ہیں:

"توضیح السنن کے مصنف فضیلۃ الشیخ علامہ مولانا محترم عبدالقیوم حقانی صاحب دامت برکاتہٗ ہیں۔ مکرم مولانا عبدالقیوم حقانی عصر ہٰذا کے محقق، جامع الفنون، صاحبِ مکارمِ اخلاق، مصنف تصانیف کثیرہ، غریبہ، بدیعہ، رفیعہ، مفیدہ، مقبولہ ہیں۔ ان کی ہر تصنیف اہلِ علم، عوام و خواص میں مشہور و مقبول و محبوب ہے۔ دادِ تحسین وصول کر چکی ہے کر رہی ہے، کرتی رہے گی۔ مولانا حقانی کی یہ مبسوط جامع نافع قامع رفیع بدیع محققانہ شرح آثار السنن علم حدیث وفقہ کی عظیم خدمت ہے"۔

امام حرم الشیخ صالح بن حمید سابق رئیس جامعہ مدینہ منورہ، حضرت العلامہ مفتی محمد عاشق الٰہی البرنی مدینہ منورہ، الحاج صوفی عبدالمالک مدینہ منورہ، شیخ الحدیث حضرت العلامہ مولانا ابوالزاہد محمد سرفراز خان صفدر مدظلہٗ، شیخ الحدیث حضرت العلامہ فیض احمد صاحب دامت برکاتہم، شیخ الحدیث حضرت العلامہ مفتی محمد زرولی خان صاحب مدظلہٗ، علامہ مولانا سید تصدق حسین بخاری مدظلہٗ، حضرت مولانا محمد عبدالمعبود صاحب مصنف تاریخِ مدینہ منورہ و مکہ معظّمہ نے تأثرات وتبرکات رقم فرمائے ہیں۔

اس جلد میں رکوع وسجود وتکبیر کے علاوہ سجود کی کیفیات وطمانیت بھی ہے۔ قعود بین السجدتین کی تمام صورتیں مرقوم ہیں۔ جمہور کے دلائل، امام عبدالبرؒ کی توضیح، مذہب امام شافعیؒ کے دلائل اور جمہور کے جوابات، اور وجوہِ ترجیح، تشہد، شہادت کی انگلی سے اشارہ کرنا، بابٌ فی الصلوٰۃ علی النبی، خارجِ صلوٰۃ درود شریف کا حکم، مروّجہ صلاۃ وسلام، عقیدہ حاضر ناضر اور محفل درود کا شرعی حکم، درود وسلام سے شرک کی جڑ کٹ جاتی ہے۔ نماز کے بعد اوراد وظائف اور دعا کے لئے موزون اوقاتِ نماز کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قعود، شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کی تحقیق وتطبیق، باب رفع الیدین فی الدّعاء، صلوٰۃ الجماعۃ، ستائیس کے عدد کی تخصیص میں علمی نکتہ، جماعت کی

حکمتیں اور فائدے، ترکِ جماعت کے عذر، علامہ انور شاہ کشمیریؒ کی ایک علمی توجیہ، پہلی صف کو پورا کرنا، امامت کا زیادہ حقدار کون ہے؟ اندھے کی امامت، غلام کی امامت، صف کے پیچھے اکیلے شخص کی نماز، جو چیزیں نماز میں ناجائز ہیں اور جو جائز ہیں، صلواۃ الوتر، قنوت فی الوتر، پانچ نمازوں کے لئے نفل، قیام شہر رمضان، ابواب الجمعہ، باب السنۃ قبل صلوٰۃ الجمعۃ، باب صلوٰۃ العیدین بست تکبیرات زوائد، تکبیراتِ تشریق، صلوٰۃِ الکسوف، صلوٰۃ الاستسقاء، ابواب الجنائز، تلقین المحتضر میت کو قبر میں اُتارنے کا طریقہ، زیارتِ قبور، بابٌ فی زیارۃ قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم، بصارت اور بصیرت کو سکون وسرور بخشنے والی روایات سے اس باب کا احاطہ کیا گیا ہے۔

ہر باب میں قدرِ مشترک یہ ہے کہ بیانِ مذاہب، قائلین تطبیق کے دلائل، عدم تطبیق کے دلائل ترجیح، جمہور کا استدلال، غرض کہ مسلک حنفی کے علاوہ دیگر مذاہب کے ادلّہ کی کافی ووافی تنقیح کرنے کے علاوہ فراخ دلی سے ہر مذہب کے ادلّہ کا تذکرہ ہے۔

مذہبِ حنفی پر اور امام الائمۃ ابوحنیفہؒ پر مخالفین کے اعتراضات وخدشات وردّ وقدح کے منصفانہ مفصل اطمینان بخش جوابات کا ذکر مفصل ہے۔

یہ شرح ''توضیح السنن'' علماء وطلبہ اردو خوان حضرات تعلیم یافتہ دانشوروں اور عام پڑھے لکھے عوام وخواص کے لئے مؤلف علام کی جانب سے انمول تحفہ ہے۔ دو جلدی' خوبصورت ریگزین کی جلد بندی' صفحات کی مجموعی تعداد 1376 اور ہدیہ صرف 600 روپے ہے۔

ملنے کا پتہ : القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہ برانچ پوسٹ آفس خالق آباد نوشہرہ سرحد پاکستان۔

............☆☆☆............

مرویاتِ سیدہ عائشہ صدیقہؓ وسیدنا امیر معاویہؓ

مؤلف: مولانا سعید الرحمٰن علوی...... پیش لفظ: مولانا عبدالقیوم حقانی

پیش نظر کتاب کے پیش لفظ میں مشہور ومعروف مصنف محقق محدث مولانا عبدالقیوم حقانی تحریر فرماتے ہیں :

"مشہور کاتبِ وحی سیدنا امیر معاویہ ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیدہ عائشہ صدیقہؓ سے بڑھ کر کوئی بلیغ، فصیح اور فطین خطیب نہیں دیکھا۔ سیدہ عائشہؓ مزاج شناسِ رسول ﷺ ہیں۔ دین کا نصف حصہ ان سے منقول ہے۔ حضورِ اقدس ﷺ پیار سے انہیں حمیرا فرماتے۔ سورۂ نور کی آیات آپ کی براءت و مدحت میں اُتری ہیں، صحابہ کرام علیھم الرضوان علم و معرفت کے اس بحرِ بے کراں سے استفادہ فرماتے رہے۔ ان کے علاوہ مشہور کاتب وحی خال المسلمین سیدنا امیر معاویہؓ نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو اکتسابِ فیض کیا ہے اس کو اُمتِ مرحومہ تک پہنچانے کا فریضہ انجام دیا ہے۔ ان سب احادیث کو مشہور مصنف صاحبِ قلم، ادیبِ شہیر جناب حضرت مولانا سعید الرحمٰن علوی نے بہترین ترتیب کے ساتھ مرویاتِ عائشہؓ و مرویاتِ معاویہؓ کے نام سے جمع کیا تھا، تا کہ اُمت مرحومہ سرکارِ دو عالم ﷺ کے اس فیضِ علم سے اور روایاتِ حدیث سے بہرہ یاب ہو"۔

مولانا سعید الرحمٰن علویؒ ایک بے باک مجاہد نڈر عالم دین اور حق گو صاحب قلم تھے۔ مولانا عزیز الرحمٰن خورشید کے پاس اپنے عظیم بھائی کی یہ عظیم علمی و قلمی کاوش محفوظ تھی، جس کو انہوں نے القاسم اکیڈمی پر اعتماد کر کے ان کے حوالے کر دیا۔ ان مرویات کی اشاعت کی سعادت القاسم اکیڈمی کے حصے میں آئی۔

مرویاتِ عائشہؓ میں کیا ہے؟ احادیثِ کریمہ کا ایک گنجِ گراں مایہ ہے۔ جن کی راوی جنابہ سیدہ عائشہؓ ہیں۔ ہمسائے کے حقوق، رشتہ کی محافظت، رشتہ داروں کے ساتھ حسنِ سلوک، یادِ الٰہی، زیارتِ قبور، حسنِ اخلاق، نرم رویہ، جاہلوں سے اعراض، تصویروں سے اجتناب، رعایا سے نرمی کا حکم، شستہ اور صاف گفتگو کا حکم، باہمی میل ملاقات کا طریقہ، مریض کی عیادت، جنازہ کی فضیلت، مسواک کی اہمیت، اعتکاف، یومِ عرفہ کی برکات، عورتوں کا جہاد، ہر حال میں اللہ کا ذکر کرنا، غیبت کی مذمت، مصوروں کی سزا، بے فائدہ قسمیں، خدمت و محنت، نبی ﷺ کی

وراثت، صدیق اکبرؓ کی امامت، حضرت عثمانؓ کی منقبت، اللہ کی تعظیم، منقبت علی رضی اللہ عنہ، ایک جامع دعا، طاعون، عبادت و بندگی، بدعت، ظلم وزیادتی، یتیم کی کفایت پر مشتمل ایک بحر ناپیدا کنار سمندر ہے جس میں غوطہ زن ہونے والا تزکیۂ نفس، انابت، عبادت، خدمت، محنت، عیادت، ریاضت اور شرافت کا مرقع بن کر نکلتا ہے۔

اسی طرح مرویاتِ سیدنا امیر معاویہؓ سے بھی نہ صرف بغضِ معاویہ ﷺ جیسی قبیح بیماری کا تدارک ہوتا ہے بلکہ معلوم ہو جاتا ہے کہ مشہور حدیثیں ان سے مروی ہیں جو زبانِ زد خاص و عام ہیں۔ مَنْ يُّرِدِ اللّٰہ بہٖ خَیْرًا یفقھہ فی الدین و انما اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰہُ یُعْطِیْ ۔ اللہ تعالیٰ جس کے معاملے میں بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں۔ اسے دین کا فہم اور سمجھ عطا فرماتے ہیں اور بے شک میں قاسم ہوں اور دینے والی ذات اللہ کی ہے۔

اس کے علاوہ قیامت کے دن مؤذن کا اکرام، اذان کا جواب، جن اوقات میں نماز جائز نہیں، انصار کی محبت اور دشمنی، فاروقِ اعظم کی شان، بیماری گناہوں کا کفارہ، سچ اور جھوٹ، سونے چاندی کے برتنوں کا استعمال، سخاوت اور حضرت عثمانؓ، سمع وطاعت، دنیا کی بے ثباتی، دنیاوی مال و دولت، حضرت علیؓ حضرت معاویہؓ کی نظر میں، حریت و مساوات، صحابہ معیارِ حق ہیں، حضرتِ حسنؓ کا مقام، بیعت، عدل و انصاف، تقدیر، قطع تعلقی، اسوۂ نبوی ﷺ کی پیروی، ہجرت، توبہ، یادِ الٰہی، لیلۃ القدر، ترکِ گناہ بھی ہجرت ہے، سجدہ سہو، مصنوعی بال، ان سب موضوعات پر سیدنا امیر معاویہ ﷺ سے جو حدیثیں مروی ہیں، ان کو تشریح کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ مثلاً مصنوعی بال سببِ وبال ہیں اور یہ عورتوں کی بدعادت ہے جس سے اجتناب کرنا چاہئے کیونکہ اللہ کے سچے نبی نے مصنوعی طریقے پر بالوں کو بڑھانے سے منع فرمایا ہے۔ اسے مکروہ بتایا ہے بلکہ بنی اسرائیل کی ہلاکت کے اسباب میں سے ایک سبب قرار دیا ہے۔ یہ حدیث بخاری مسند احمد اور السنن الکبریٰ جیسی اہم ترین کتابوں میں موجود ہے۔

مرویاتِ سیدہ عائشہؓ وسیدنا امیر معاویہؓ میں روزمرہ زندگی میں کام آنے والی حدیثوں کا ذخیرہ موجود ہے، مگر آج کل علم کا شوق مفقود ہے، مگر ایسے بھی ہیں دین پر چلنا جن کا مقصود ہے،

ان کے یہ جواہر پارہ القاسم اکیڈمی میں ہر وقت موجود ہے۔تو چاہئے کہ وہ مندرجہ ذیل پتہ کو اپنے ذہنِ رسا میں رسائی دیں کیا خبر ان احادیث پر عمل کر کے کل یہی لوگ جنت میں دکھائی دیں۔
صفحات 152، قیمت 75 روپے ہے۔القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہ برانچ پوسٹ آفس خالق آباد نوشہرہ سرحد پاکستان سے دستیاب ہے۔

☆☆☆

ماہنامہ القاسم کا حضرت مولانا سیّد اسعد مدنیؒ نمبر

مولانا عبدالقیوم حقانی

شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کے بعد عالمِ شہادت میں پیدا ہونے والے خلا کو اگر کسی نے پُر کیا ہے تو وہ امیر الہند مولانا سیّد اسعد مدنیؒ تھے،جن کی وفات کے بعد بلکہ تھوڑے ہی عرصہ بعد اگر کسی کو ان کی سوانح لکھنے کا اعزاز حاصل ہوا ہے تو وہ مولانا عبدالقیوم حقانی ہیں، جو تصانیف کی دنیا میں کیا آئے چھا گئے ،اور اس وقت سبقت پر ہیں۔

زیرِ نظر کتاب اپنا جواب آپ ہے۔وہ لوگ زندہ ہیں جنھوں نے مولانا اسعد مدنیؒ کو دیکھا ہے،ان کی مجالس سے استفادہ کیا ہے،ان کی زیارت کی ہے،ان کی علمی باتیں سنی ہیں،ان کا پیار دیکھا ہے،ان کی ڈانٹ کھائی ہے۔

اس کتاب میں حضرت فدائے ملت کی پُرعزم زندگی کا عکسِ جمیل ہے۔ لازوال جدوجہد کا پرتو ہے۔قومی وملی خدمات کا تذکرہ ہے۔لائقِ تحسین کردار کی جھلکیاں ہیں، کارہائے نمایاں اور سیرت واعمال کے ہمہ جہتی پہلوؤں پر مشتمل ایک داستان ہے، جسے پڑھنے والا بھلا نہ سکے گا۔اس میں معرکۃ الآراء تحاریر ہیں جس کے پڑھنے کے لوگ مشتاق رہتے ہیں۔گراں قدر مضامین ہیں جس سے تسکین حاصل کرنا اہلِ ذوق کا کام ہے۔ تفصیلی تجزیے میں تاثرات و مشاہدات، ملی وقومی خدمات کے روحانی عظمتِ شان کی جلوہ افروزیاں ہیں۔

حضرت مولانا اسعد مدنی کون اور کیا تھے؟ بلاشبہ ایک باکمال شخصیت تھے۔ اوصاف و کمالات کا حسین امتزاج تھے، نادرۂ روزگار شخصیت تھے، فولادی عزم و ہمت کی نمود تھے، علومِ نبوت کے شارح وامین تھے، اپنی ذات میں ایک انجمن تھے، دشتِ جنوں کے سپاہی تھے، شرافت اور وضع داری کی نادر مثال تھے، مجاہد ملت کے جانشین تھے، مولانا حسین احمد مدنی ؒ کے علوم و معارف کے ترجمان تھے، قافلۂ عزیمت کے سالار اور مسلم کاز کے محافظ تھے، عزم واستقلال کا کوہِ گراں تھے، لاکھوں میں یکتا تھے، سولہ کروڑ مسلمانوں کے پشتیبان تھے، اسعدِ زماں تھے، ملی قیادت کا ستون تھے، تحریکِ مدارس کے روحِ رواں تھے، حق گوئی وبے باکی کا مرقع تھے، بولتے تو ایوان لرز جاتا، ان کی خاموشی بھی ایک پیام تھی۔ ان کے اخلاص وعمل کا اندازہ انھی مساعی کے بطن سے برآمد ہونے والے نتائج سے لگایا جاسکتا ہے، مگر شاید اندازہ لگانے میں اگلی صدی ناکافی ہو، ان کا ایک سجدہ معاصر کی چار رکعتوں سے بھی لمبا ہوتا، ان کے خشوع کا کیا عالم ہوگا، جو اپنا قد بڑھانے کے لئے لفظوں کا متلاشی نہ تھا، بلکہ الفاظ ان کی تلاش میں سرگرداں رہتے، نابغۂ روزگار بہترین مدرس، محقق، راسخ فی العلم متدین، متصلب، مفتی، شیخ الحدیث کے الفاظ و القاب دارالعلوم دیوبند کی علمی فضا میں بارہ سال تک ان کا طواف کرتے رہے۔ مسند نشین، مجازِ طریقت خلیفۂ شیخ الحدیث، خلیفۂ خلفائے شیخ الاسلام، جانشین شیخ الاسلام اور امیر الہند فدائے ملت جیسے حسین و دلنشین القاب نصف صدی تک ان کی تلاش میں مارے مارے پھر رہے تھے اور وہ کبھی راوڑ کیلا میں، کبھی جمشید پور میں، کبھی مرادآباد، کبھی میرٹھ میں، کبھی کولکتہ میں، کبھی ملیانہ میں غرباء کے، مظلوم مسلمانوں کے، بے خانماں برباد لوگوں کے، مصیبت زدگان کے، بیواؤں اور یتیموں کے، دکھ درد سمیٹتا پھرتا تھا۔ دُکھ درد کی اس بھری دنیا میں وہی لوگ امر ہو جاتے ہیں جو دکھ درد کو سمیٹنے والے ہوں، دکھ درد میں اضافہ کرنے والے دنیا ہی میں عبرت کا نشان بن جایا کرتے ہیں۔

اس کتاب کے ہر صفحے سے کمالِ حقانی جلوہ گر ہے۔ کتاب کا سرِ ورق نہایت عمدہ، کتاب بہترین مجلد، ابواب کی تقسیم خوب ہے تاکہ جس باب کو کھولیں سامنے اسعد مدنی ؒ اپنے پورے قد کے ساتھ جلوہ افروز ہوں۔ بابِ اوّل میں نقوشِ زندگی، خاندانی حالات، تحصیل و تکمیلِ

علم اور سیرت وسوانح کے مختلف روشن پہلو، اس باب کو مفتی محمد سلمان منصور پوری کھولتے ہیں، اور مولانا محمد اختر قاسمی بند کرتے ہیں۔ دوسرا باب سیرت وسوانح، علم وفضل، اوصاف وکمالات اور جامعیت کا ہے، جسے مولانا عبدالقیوم حقانی کھولتے ہیں اور مولانا محمد انعام اللہ قاسمی بند کرتے ہیں۔ تیسرا باب عظمتِ مقام، رفعتِ شان اور عالمانہ جلالتِ قدر پر ہے۔ اس باب کو مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی شروع کرتے ہوئے کہتے ہیں: ''وہ اپنی ذات میں اِک انجمن تھے'' اور ڈاکٹر راحت مظاہری یہ کہتے ہوئے بند کرتے ہیں ''کس کو بٹھائیں بزم میں تیرے مقام پر''۔ چوتھا باب شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ کے جانشین' اوصاف وکمالات اور خدمات میں مماثلت کا ہے۔ یہ دراصل مولانا ضیاءالدین اصلاحی کے مضمون کا نام ہے جو اس باب کا نام پڑ گیا اور حضرت اسعد مدنی مسلمانوں کے چارہ گر کے طور پر سامنے آتے ہیں۔ پانچواں باب امیر الہند فدائے ملت، اعزہ واقرباء کی نظر میں، یہ باب اقرباء ہی کھولتے ہیں، مولانا ارشد مدنی ''عزم و استقلال کا کوہِ گراں'' لکھتے ہیں اور اقربا پر ہی ختم ہوتا ہے۔ یہ ایک فطری عمل ہے اور ایک فطری عمل پر اس کا اختتام مولانا سید اشہد رشیدی کے قلم سے ہوتا ہے۔ چھٹا باب نقوش وتأثرات پر ہے، جس کا افتتاح دنیائے سیاستِ اسلامی کے نامور مدبر مولانا فضل الرحمٰن کرتے ہیں۔ ادارہ خود ہی اس باب کو اگر بند نہ کرتا تو شاید کتاب کو ہاتھوں میں لینا مشکل ہو جاتا۔

ساتواں باب قیادت وشجاعت، تدبر وبصیرت، سیاسی کارنامے اور قومی وملی خدمات' جناب عادل صدیقی عدل کے ترانے گاتے آتے ہیں اور ڈاکٹر سلمان شاہجہان پوری' اقتصادی اور معاشی پروگرام دے کر جاتے ہیں۔ آٹھواں باب فتنوں کا تعاقب اور اسفار پر ہے، نواں باب اپنے استاد شیخ الحدیث مولانا عبدالحق سے تعلقِ خاطر، مکاتبت، جامعہ دار العلوم حقانیہ میں تشریف آوری پر ہے۔ دسواں باب سلوک وارشاد اور مدنی نسبتوں پر ہے۔ اس باب میں قاری تنویر احمد شریفی چھائے ہوئے ہیں۔ گیارھواں باب مواعظ، خطبات اور افادات پر ہے، جس میں فدائے ملت خود ''گویا'' ہیں۔ بارھواں باب منظوم خراجِ عقیدت کا ہے۔ تیرھواں باب سفرِ آخرت پر

ہے اور چودھواں باب متفرقات پر ختم ہوتا ہے۔

قارئین پندرہویں صدی ہے، پندرھواں باب آپ ہی سے کھلے گا، جس کا نام بھی آپ خود ہی تجویز کریں گے۔ بڑی سائز کے خوبصورت جلد ضخامت 512 صفحات' ہدیہ صرف 250 روپے، مگر یہ چودہ ابواب پڑھنے کے بعد ملنے کا پتہ نوٹ کر لیجئے:

القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہ' برانچ پوسٹ آفس خالق آباد نوشہرہ۔

☆☆☆

اشاعتِ خاص ماہنامہ القاسم تذکرہ وسوانح

علامہ شبیر احمد عثمانیؒ

مولانا عبدالقیوم حقانی

علامہ شبیر احمد عثمانیؒ کے نام سے اور کام سے کون واقف نہیں۔ مولانا فضل الرحمٰن عثمانیؒ کے تین صاحبزادے ہوئے۔ ۱۲۷۵ ہجری کو مولانا مفتی عزیز الرحمٰن عثمانی، دو سال کے بعد ۱۲۷۷ ہجری مولانا حبیب الرحمٰن عثمانیؒ اور دس محرم الحرام ۱۳۰۵ھ ہجری شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانیؒ پیدا ہوئے۔ یعنی دو صاحبزادے تیرہویں صدی میں دو سال کے فصل سے اور تیسرے صاحبزادے ۲۸ سال کے بعد یعنی چودہویں صدی میں۔ مولانا فضل الرحمٰنؒ نے تین نکاح کیے۔ پہلی بیوی سے اولاد نہ ہوئی۔ دوسری بیوی سے دو اور تیسری بیوی سے ایک یعنی ہمارے ممدوح علامہ عثمانی صاحبؒ پیدا ہوئے۔ آپ نے دیگر اساتذہ کے علاوہ اپنے برادر مولانا مفتی عزیز الرحمٰن صاحب اور شیخ الہند مولانا محمود حسن صاحب سے بھی تعلیم حاصل کی۔ ۱۳۲۵ ہجری میں دارالعلوم سے سندِ فراغت حاصل کی۔ تدریسی زندگی کا آغاز مدرسہ فتح پوری دہلی میں بحیثیت صدر مدرس ہوا۔ ۱۳۲۸ ہجری تک اسی مدرسہ میں تدریس فرمائی۔ ۱۳۲۸ ہجری سے ۱۳۴۶ ہجری تک دارالعلوم دیوبند میں تدریسی خدمات انجام دیں۔

۱۳۴۶ہجری سے ۱۳۵۴ہجری تک جامعہ اسلامیہ ڈابھیل میں تدریس رہی۔ ۱۳۵۴ ہجری میں دوبارہ دارالعلوم دیوبند تشریف لائے اور دارالعلوم میں مہتمم کے منصب پر ۱۳۶۲ہجری تک فائز رہے اور جامعہ اسلامیہ ڈابھیل سے بھی تعلق رہا۔

مولانا سید مناظر احسن گیلانی ؒ، مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی، مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ، مولانا مفتی محمد شفیع دیوبندیؒ، مولانا محمد یوسف بنوریؒ، مولانا مفتی عتیق الرحمٰن عثمانی ؒ آپ کے مشہور تلامذہ تھے جو اپنے دور کے علم و فضل کے اعتبار سے یگانۂ روزگار تھے۔

مردِ حق سیرت و اخلاق کے لحاظ سے بلند مرتبہ پر تھے۔ آپ بیک وقت شیخ الاسلام امام المفسرین، شیخ الحدیث، محقق اسلام، دانائے شریعت، ماہر رموزِ دین، قادر الکلام مقرر، بلیغ البیان خطیب، عاملِ قرآن، چراغِ محفلِ عرفان، جہاندیدہ ادیب، حکیم ملت، صاحبِ نظر، نائب رسول، داعی الی اللہ، پیکرِ عزم و استقلال تھے، علامہ عصر کا سلسلہ و شجرہ نسب، خاندانِ ولی اللّٰہی سے ملتا ہے۔ آپ حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن اسیر مالٹا کے علوم و معارف کے امین و جانشین اور سیاسی و علمی اُمور کے ترجمان تھے۔ آپ پر حضرت شاہ ولی اللہ کے علوم کے عکس اور پرتو سایہ فگن رہا، انہوں نے جس سیاسی اور علمی تحریک کا آغاز کیا آپ نے اسے پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں زندگی کے آخری لمحہ تک معمارِ پاکستان قائداعظم محمد علی جناح کا ساتھ دیا۔ اسی مردِ حق کی تخلیق کو آئینِ پاکستان کے دیباچہ کی حیثیت دی گئی۔

مولانا عثمانی ؒ حق گوئی اور حق طرازی میں کبھی کسی کی پرواہ نہ کرتے، نظام حیدرآباد دکن آپ کی تقریریں بڑے ذوق و شوق سے سنتے۔ ذرا آپ کی شوخیِ تحریر کی ایک جھلک دیکھئے، مدحِ محبوبِ کائنات ﷺ میں فرماتے ہیں:

"عرب کے خشک ریگستانوں اور بے آب و گیاہ پہاڑوں میں خدا کی قدرت دیکھو کہ ایک غنچہ میں چٹک ہوئی اور ایک ایسا پھول کھلا جس کی مست کر دینے والی مہک کے سامنے مشک و گلاب کی بھی حقیقت نہ رہی اور جب بلبلوں کے

دماغوں میں اس کی مدہوش کر دینے والی خوشبو پہنچی تو انہوں نے جمع ہو کر خوب شور مچانا شروع کیا۔ اس چمنستانِ نبوت کا وہ گل سر سبد گویا ہوا اور اپنے نغمۂ طرب افزا سے سب کی زبانیں خاموش کر دیں، پھر کیا تھا بلبلیں اس کے لحن داؤدی سننے کیلئے گردنیں جھکا جھکا کر اور پر سمیٹ سمیٹ کر بیٹھ گئیں اور جو لفظ بھی اس کی زبان سے نکلا، اس کو اُٹھا لیا اور جو کلمہ بھی سنا اس کو فوراً دل کی تختی پر لکھ لیا''۔

مولانا عثمانی حضرت تھانویؒ سے عمر میں چھوٹے تھے مگر آپ کے علم وفضل کی وجہ سے حضرت تھانویؒ آپ کی بڑوں جیسی عزت کرتے تھے۔ یہاں تک کہ اپنے وعظ کے دوران آپ نے مولانا عثمانیؒ کو اپنے برابر کھڑا کر کے فرمایا:

''اگر کوئی میرا معتقد نہ مانے تو وہ جانے، میں یہی خیال کرتا ہوں کہ یہ مولوی شبیر احمد صاحب جن کی آپ نے تقریر سنی مجھ سے چھوٹے ہیں مگر میں ان کو بڑا سمجھتا ہوں، ان کی ذات سے ہمیں اُمید ہے کہ یہ سب کچھ کرلیں گے، اب ہم کو موت کا ڈر نہیں رہا، کیونکہ ہماری جماعت میں کام کے آدمی پیدا ہوتے جا رہے ہیں''۔

اس کے بعد آپ نے وعظ شروع کیا۔

اس کتاب کی ایک جھلک آپ نے ملاحظہ فرمائی۔ جناب عبدالرشید عراقی، علامہ سید سلیمان ندویؒ، پروفیسر انوار الحسن شیرکوٹی، مفتی محمد تقی عثمانی، مولانا قاری محمد طیب قاسمی، شیخ الحدیث مولانا فیض احمد ملتانی، بابِ اوّل میں تذکرہ وسوانح اور جامعت میں مختلف عنوانات سے اپنے جواہرِ قلم زیبِ قرطاس کرتے ہیں۔ باب دوم میں سیرت وکردار کے حوالے سے منشی عبد الرحمٰن خان، سیرت واخلاق کی چند جھلکیاں دکھا کر علامہ عثمانیؒ کو ایک ناقابلِ فراموش شخصیت قرار دیتے ہیں۔

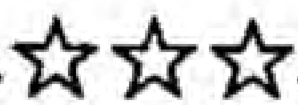
مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ، علامہ عثمانیؒ اور علامہ بنوریؒ میں ربط و تعلق اور اُلفت و محبت رقم کرتے ہیں۔ باب سوم اوصاف و کمالات کا ہے۔ یہاں علامہ عثمانی اوج ثریا پر مقیم نظر آتے ہیں۔ جناب الطاف حسن قریشی آپ کو پاکستان کا شیخ الاسلام لکھتے ہیں۔ جبکہ آپ دنیا کے شیخ الاسلام ہیں۔ مولانا میاں جمیل احمد بالاکوٹی اسلام کے درخشندہ آفتاب کی کرنوں سے دعوتِ استفادہ دیتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ جناب احسان دانش عثمانیؒ خلوص کے درخشندہ نقوش ثبت کرتے ہیں۔ محمد سعید الرحمٰن علوی، بزم شیخ الہند کے گوہر تابدار کے ابواب گوہر بار رقم کرتے ہیں۔ ''شیخ الاسلام کے اوصاف و کمالات'' محمد اکبر شاہ بخاری پر منتج ہوتے ہیں۔ تفسیر عثمانی چہار دانگ میں ایسی مشہور تفسیر ہے کہ یہ ہر مکتبِ فکر میں مقبول ہے اور جہاں مقبول نہیں وہاں علم کی کمی ہے۔

ترتیبِ حقانی سے ظاہر ہے کہ مولانا عبدالقیوم حقانی پر تفسیر عثمانی کی عظمت و حقانیت آشکارا ہے۔ اس لئے بابِ چہارم میں تفسیر عثمانی، عظمت و افادیت کا باب عالم آشکار کرتے ہیں۔ اس باب میں فوائدِ عثمانی جدید تعلیم یافتہ اور عصری تقاضے مولانا ابومحمد ایاز ملکانوی کے قلم سے ملاحظہ فرمایئے۔ مولانا سلیم بہادر ملکانوی علامہ عثمانیؒ کے علمی جواہر پارے دامنِ قرطاس میں اپنے قلم گوہر بار سے رقم فرماتے ہیں۔ مولانا حکیم انیس احمد صدیقی ترجمۂ شیخ الہند اور تفسیر عثمانی کا اجمالی تعارف پیش کرتے ہیں۔ جناب عرفان اکبر تفسیر عثمانی کو ایک عہد آفریں تفسیر قرار دیتے ہیں۔ مولانا ولی رازی تفسیر عثمانی کا تعارف اور ترکیبی عناصر کو مبرہن کرتے ہیں۔ شیخ الحدیث مولانا فیض احمد صاحب علامہ عثمانیؒ کے تفسیری جواہر پاروں کو اپنے گراں قدر جواہر پاروں سے مزین فرماتے ہیں۔ باب پنجم سیاسیات کا ہے جس میں حافظ خلیل الرحمٰن راشدی آپ کو مملکتِ پاکستان کا ایک معمار قرار دیتے ہیں۔ تحریک پاکستان میں علامہ عثمانی کی مساعی کے عنوان سے محترمہ پروفیسر ریحانہ تبسم فاضلی رقمطراز ہیں۔ جناب محمد اکبر شاہ بخاری تحریک پاکستان کے نامہ کے عنوان سے ایک مضمونِ جاں فزا لکھتے ہیں۔

بابِ ششم افادات کا ہے۔ مولانا محمد مالک کاندھلوی شیخ الاسلام کے افادات و
ارشادات رقم فرماتے ہیں۔ حافظ محمد اکبر شاہ بخاری تصانیف کا مختصر جائزہ لیتے ہیں۔ مولانا محمد
ثاقب انور علامہ عثمانی اور مسئلہ حیات عیسیٰ علیہ السلام بیان فرماتے ہیں۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد اشرف
شاہین قیصرانی علامہ شبیر احمد عثمانی کا بحیثیت شارح تعارف کرتے ہیں۔ باب ہفتم سفرِ آخرت
ہے۔

جس میں مہرِ علم کا غروب ہوتا ہے اور یہ باب ادارے کی طرف سے ہے۔ باب ہشتم
منظوم خراجِ عقیدت پر ہے۔ بیادِ شیخ الاسلام مولانا عثمانی کے عنوان پر پروفیسر ریحانہ تبسم فاضلی
کے علاوہ پروفیسر انوار الحسن شیر کوٹی گلہائے عقیدت پیش کرتے ہیں۔

علامہ عثمانیؒ کا یہ تذکرہ ماہنامہ ''القاسم'' کی خصوصی اشاعت ہے۔ ماہنامہ ''القاسم''
کے تمام شخصیات پر نمبر خوب ہیں۔ لیکن یہ نمبر بہت ہی خوب ہے۔ جس کے کل ۴۳۹ صفحات ہیں،
قیمت صرف ۲۵۰ روپے ہے۔ جس کو مندرجہ ذیل پتہ طلب کیا جاسکتا ہے۔ القاسم اکیڈمی جامعہ
ابوہریرہ برانچ پوسٹ آفس خالق آباد نوشہرہ۔



ماہنامہ القاسم کا حضرت مولانا سید سلیمان ندویؒ نمبر

مولانا عبدالقیوم حقانی

القاسم کا یہ خاص نمبر جو مولانا سید سلیمان ندویؒ کی حیات اور ان کے کارناموں سے
متعلق ہے نہایت اہتمام سے شائع کیا گیا ہے۔ یہ اشاعتِ خاص اپنے موضوع کا ہمہ جہتی احاطہ
کیے ہوئے ہے۔ حقیقت میں یہ ایک دستاویزی اشاعت ہے۔ جس میں مدیر کی کوشش رہی ہے کہ
سید صاحبؒ کی زندگی اور ان کے کارناموں کا شایانِ شان تذکرہ پیش کیا جائے۔ اس میں سید
صاحب کے علمی کمالات، خدمات اور اخلاق اور معمولات غرض یہ کہ ہر ایک چیز پر روشنی ڈالی گئی

ہے۔ مقالہ نگاروں کے مقالات امتیازی افادیت کے حامل ہیں۔ اس میں بائیس اہل قلم کے مضامین لیے گئے ہیں جن میں سید صلاح الدین عبدالرحمٰن، مولانا سید ابوالحسن علی ندوی، شاہ معین الدین احمد ندوی، مولانا محمد اویس ندوی، ڈاکٹر نثار احمد فاروقی اور مولانا عبدالقیوم حقانی وغیرہ۔ مشمولات کے اہم عنوانات یہ ہیں : سوانح حیات، سید سلیمان ندویؒ کی دینی وعلمی خدمات، مولانا شبلیؒ کا جانشین، ایک ہمہ جہت عالم، ایک گراں مایہ شخصیت، سید سلیمان ندویؒ کی تفسیری نکتہ سنجیاں، سید سلیمان ندویؒ کا مسلکِ طریقت، ذوقِ شعروادب وغیرہ۔

سید صاحبؒ کی سوانح حیات پر سید صباح الدین نے روشنی ڈالی ہے۔ ان کا قلم ایک معتبر قلم ہے۔ موصوف نے سید صاحبؒ کی زندگی کے بعض اہم گوشوں کو پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ سید صاحب کی علمی ودینی خدمات کے سلسلہ میں ان کی تصانیف کا خاص طور سے تفصیلی تعارف کرایا گیا ہے اوران کی سیرۃ النبیؐ، خطباتِ مدارس، سیرۃ عائشہؓ، ارض القرآن، عرب وہند کے تعلقات، خیام، حیاتِ شبلیؒ، عربوں کی جہاز رانی اور لغاتِ جدیدہ کے علاوہ بعض دیگر کتب اور سید صاحب کے مضامین ومکتوبات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ سید صاحب کی اس تصنیف کو ریسرچ اور تحقیق کی حیثیت حاصل رہی ہے۔ خطباتِ مدارس کے بارے میں پروفیسر رشید احمد صدیقی کا بیان ہے :

> ''سید صاحبؒ کی تصانیف میں سے جس تصنیف نے مجھے سب سے زیادہ متاثر کیا وہ ان کے خطباتِ مدراس ہیں۔ مجھے کچھ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اسلامی عقائد اور شعائر سے متعلق اتنی اچھی اور مختصر کتاب شاید اسلامی ممالک میں کبھی نہیں لکھی گئی''۔

سید صاحبؒ کی شخصیت ہشت پہل تھی۔ وہ ادیب، انشاء پرداز، مؤرخ ومفکر اور محقق ہونے کے ساتھ ساتھ شاعر وخطیب بھی تھے۔ درحقیقت وہ علامہ شبلیؒ کے سچے جانشین تھے۔ علامہ شبلیؒ نے وفات سے قبل دارالمصنفین کا ایک خاکہ تیار کیا تھا لیکن وہ اسے عملی جامہ نہ پہنا سکے۔ سید صاحبؒ ان کی رحلت کے بعد پونہ کی ملازمت ترک کرکے اعظم گڑھ پہنچے اور مولانا مسعود علی

ندوی اور مولانا عبدالسلام ندوی کے عملی اشتراک سے ۱۹۱۵ء میں دارالمصنفین کی بنیاد ڈالی اور اپنی تصنیف ارض القرآن کی پہلی جلد کی اشاعت سے دارالمصنفین کے تصنیفی کام کی ابتداء فرمائی۔ علمی اور ادبی زندگی کے ساتھ ساتھ سید صاحب سیاسی مشاغل اور قومی و تعلیمی سرگرمیوں میں بھی شریک دکھائی دیتے ہیں۔ مستشرقین اور مغربی مصنفین کے اعتراضات اور ان کی غلط بیانیوں کے جوابات بھی انہوں نے تحریر کیے۔

اس اشاعتِ خاص میں سید صاحبؒ کی زندگی کے عرفانی پہلو پر بھی گفتگو کی گئی ہے۔ ان کے نزدیک کشف یا الہام اور کرامات ہرگز مطلوب نہیں، نہ ان کا قربِ الٰہی میں کوئی دخل ہے۔غزل الغزلات سید صاحب کی متصوفانہ کلام کا مجموعہ ہے جو سید صاحب کے روحانی انقلاب کی یادگار ہے۔اس میں ۳۹ غزلیں، ۳ قطعے اور ایک مفرد ہے، نمونہ کلام ....

ہزار بار مجھے لے گیا ہے مقتل میں ... وہ ایک قطرۂ خوں جو رگِ گلو میں ہے
تری نظر میں ہے تاثیر مستی صہبا ... تیری نگاہ جسے چاہے بادہ خوار کرے
تری نگاہ میں دونوں خواص رکھے ہیں ... وہ چاہے مست کرے، چاہے ہوشیار کرے
سما جا مرے دل میں ارمان ہو کر ... دوئی دور کر دے مری جان ہو کر
جو نہیں معلوم ہے اس کو کوئی جانے گا کیا ... جب کہ جو معلوم ہے وہ بھی سراسر راز ہے

کتاب لائق مطالعہ ہے۔ ہر صاحب ذوق کو اس کے لیئے وقت فارغ کرنا چاہیئے۔ مدیر القلم نے سید سلیمان ندوی نمبر شائع کر کے ایک علمی و ادبی خدمت نجام دی ہے جس کے لئے وہ شکریہ کے مستحق ہیں۔

..........☆☆☆..........

اسلامی آدابِ زندگی

تحریر: محمد منصور الزماں صدیقی ...... پیش لفظ: مولانا عبدالقیوم حقانی

''اسلامی آدابِ زندگی' پیشِ نظر ہے۔محمد منصور الزماں صدیقی اس کے محرر ہیں، جن

کی شہرت صدیقی ٹرسٹ کے حوالے سے پوری دنیا میں ہے۔صدیقی ٹرسٹ سماجی، فلاحی اور دینی خدمات میں ایک نیا نام ہے، جس کا کام فقط کام ہی کام ہے۔اس کے پیش نظر نہ صرف مہاجرین کی امداد، رہائش، خوراک، علاج معالجہ، تعلیم و تربیت ہے بلکہ گھریلو خواتین کے لئے سلائی کڑھائی کے مراکز کا قیام ہے۔ دینی مدارس و مساجد کے قیام و استحکام میں بھی اس کی سرگرمیاں کسی سے پوشیدہ نہیں۔ یہ سب صدیقی صاحب کے اخلاص و عمل کا نتیجہ ہے اور ''اسلامی آدابِ زندگی'' ان کے متحرک قلم کا نتیجہ ہے۔

اس کتاب کا پیش لفظ مشہور مؤلف و مصنفِ کتب کثیرہ مولانا عبدالقیوم حقانی نے تحریر کیا ہے۔ جس کا ہر لفظ، جملہ، زاویہ فکر و نظر، ''اسلامی آدابِ زندگی'' کو حرزِ جان بنانے کی ترغیب دیتا ہوا نظر آتا ہے۔اس کتاب کی فہرست حسنِ ترتیب کا اعلیٰ شاہکار ہے۔ بانی جامعہ ابوہریرہ و مؤسسِ القاسم اکیڈمی مولانا عبدالقیوم حقانی نے یوں لگتا ہے جیسے صدیقی ٹرسٹ کی مختر مطبوعات کو یکجا کر کے ان پر القاسم اکیڈمی کی جلد بندی کر کے اس کتاب کو ان حلقوں تک پہنچانے کی سعی کی ہے، جہاں صرف اور صرف ''القاسم'' ہی پڑھا جاتا ہے یا مولانا کی کتب۔ یہی وجہ ہے کہ اس کتاب کی اہمیت اب دوچند ہوگئی ہے اور قلیل ترین مدت میں کتاب چھوتے ایڈیشن میں چھپ رہی ہے۔

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کی خواہش تھی کہ الامام حضرت مولانا احمد علی لاہوری کی طرح ہفت روزہ ''خدام الدین'' کے مضامین و بیانات کے طرز پر آسان ترین اور عام فہم زبان میں دینی مسائل و احکام گھر گھر پہنچانے کا اہتمام کیا جائے تاکہ دنیا سے جہالت کا جبر ٹوٹے اور علم اس پر حاوی ہو اور دنیا علم کا گہوارہ بن جائے کیونکہ امنِ عالم علم سے ہے۔ محمد منصور الزماں صدیقی صاحب کے مرتب کردہ رسائل تعلیم، تفہیم، زبان، طرزِ تحریر سے نہ صرف حضرت مفتی اعظمؒ کی خواہش کی تکمیل ہوئی بلکہ اُمتِ مسلمہ کے ہاتھ میں ایک گوہر گرانمایہ آگیا ہے جس کے آئینے میں وہ اپنی زُلفِ گرہ گیر کے ہر اُلجھاؤ کو درست کر سکتی ہے۔ درست سمت میں جب سفر شروع ہو جائے تو بالآخر اصل منزل تک پہنچنا آسان ہو جاتا ہے۔ آرام کے سارے مراحل منزل تک

پہنچنے کے بعد طے کیے جاتے ہیں۔اس لئے رختِ سفر باندھنے سے پہلے ذرا دیکھ لیجئے کہیں اصل سامان رہ نہ گیا ہو اگر ایسا ہے تو کتاب ''اسلامی آدابِ زندگی'' سے رہنمائی حاصل کر لیجئے یہ رہنمائی کرے گی کہ ''قرآنی تعلیمات'' کو ساتھ لیا ہے یا نہیں۔اگر نہیں لیا تو یہ کتاب قرآنی تعلیمات عظمتِ قرآن آدابِ تلاوت،قرآن کریم سے روشناس کرے گی۔

احادیث اور سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھنے اور ان کو حرزِ جان بنانے کا بھی کوئی سامان بنایا ہے یا نہیں اگر نہیں بنایا تو اس کتاب کا دوسرا باب کھولیے، یہاں آپ کو اخلاقِ حسنہ نظر آئیں گے۔ یہاں آپ کو نسخہ شفا ملے گا۔ یہاں دعا کی مقبولیت کا طریقہ بھی ملے گا۔نکاح کرنے سے پہلے سوچ لیجئے کہ ایسا نہ ہو کہ رسوم ورواج کی میل کچیل جمع ہو کر آپ کی سامان کو میزان کے بائیں پلڑے میں رکھوا دے اور آپ نکاح کر کے بھی میدانِ محشر میں پسینے سے شرابور کھڑے ہوں اس لئے ولیمہ کا مسنون طریقہ اسلامی آدابِ زندگی سے ازبر کر لیجئے۔ حسنِ معاشرف احادیث نبوی کی روشنی میں ضرور پڑھئے۔اسی کے بعد سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کا تحفہ مرقوم ہے۔جس سے ہرگز صرفِ نظر نہ کیجئے۔اتباع سنت کی ضرورت اور اس کی اہمیت سے آگہی تو ایک مسلمان کا مقصدِ زندگی ہے۔اس کو تو یاد کر لیجئے۔

اب تیسرا باب کھول کر فقہ کے مسائل، نماز کے فضائل، احکام اور مسائل، نمازِ قصر اور تیمّم کے احکام ومسائل مع فدیہ کے مسائل، نمازِ جنازہ، تکفین وتدفین کا طریقہ ضرور یاد کیجئے تاکہ کل کسی کو کفنانا پڑے، دفن کرنا پڑے تو آپ سب سے آگے ہوں۔یاد کیجئے مرنا تو ہر ایک ہے یہ سوچئے، آج ''وہ'' مرا ہے تو کل ''میں'' نے بھی مرنا ہے۔ اس لئے وصیت، وراثت اور تقسیمِ میراث کے سارے مسائل حرزِ جان بنا لیجئے۔ زکوٰۃ اسلام کا بنیادی رکن ہے۔اس کی ادائیگی کا بھی اہتمام کیجئے۔ یاد رکھئے دولت کے انبار چھوڑ جانے کا فائدہ اس وقت ہے جب آپ کے وارثین، علمِ دین سے آشنا ہوں اور دولت کو اللہ کے لئے خرچ کرنا جانتے ہوں۔ دینی شعور رکھتے ہوں ورنہ آج معاشرے کی بے راہ روی دیکھتے ہوئے کون کہہ سکتا ہے کہ آپ کی اولاد آپ کی دولت کو صحیح استعمال میں لائے گی۔اس لئے اس کتاب میں راہنمائی کے سارے اُصول موجود ہیں۔قربانی کیا احکام ومسائل بھی روزہ کے، صدقہ فطر کے، حج وعمرہ کے مسائل، سب اس میں

جمع ہیں اور یہ تو اس کا تیسرا باب ہے۔ چوتھا باب کھولیے، یہاں آپ کو معاملات و معاشیات سے آگہی فراہم کی گئی ہے۔ آدمی معاملات ہی سے پہچانا جاتا ہے۔ اس میں سود کو اقتصادی اور معاشی لعنت قرار دیا گیا ہے، جس کے بغیر اعمالِ صالحہ کا حقیقی فائدہ ملتا ہے۔

سود ایک لعنت ہے جس سے ذلت و خواری کے سوا کچھ نہیں ملتا۔ سود ہی حرص و لالچ کو بڑھاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے حالتِ جنگ میں رکھتا ہے۔ اس لئے تقویٰ اور خوفِ خدا پیدا کیجئے اور اسی احساس کی کتاب اس کتاب کے پانچویں باب میں چلے جایئے یہاں آپ کو تقویٰ اور خوفِ خدا ملے گا، مگر یہ سارے کام کرتے ہوئے درود شریف کا ورد ضرور رکھئے۔ اس کی فضیلت سے آشنا ہونے کے لئے چھٹا باب کھولیے ظاہر ہے درود شریف عبادت بھی ہے، دعا بھی، صالحین کی غذا بھی، رحمت کا ذریعہ بھی، وہ بخیل اور کنجوس ہے جو نامِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سن کر بھی درود شریف نہیں پڑھتا۔ یہ تو ہر وقت پڑھنے کا عمل ہے کہ ذکر اللہ بھی ہے اور ذکرِ رسول ﷺ بھی، اس کے لئے علاوہ اسی چھٹے باب میں آپ کو السلام علیکم کے فضائل، مسائل اور احکام بھی ملیں گے اور آدابِ مجلس کے طریقے بھی۔

اب آپ ساتویں باب میں آجائیں۔ اس میں آدابِ حقوق اور اخلاقیات، آدابِ معاشرت، خدمتِ خلق کی اہمیت، زوجین کے حقوق، والدین کے حقوق، اولاد کے حقوق، پڑوسی کے حقوق، مسجد کا احترام۔ آٹھویں باب میں دعوت و ارشاد کے عنوان سے بچوں کے نام رکھنے کا اسلامی طریقہ، تبلیغ و اصلاح کی اہمیت، نیک مشورے بھی ملیں گے۔ نواں باب سلوک و تصوف اور احسان کا ہے، اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ اور ناپسندیدہ لوگوں کو بھی اسی باب میں رکھا گیا ہے۔ ہر کام اللہ کی رضا کے لئے ہو کیونکہ اللہ کی رضا حاصل کئے بغیر کسی کام کا اجر محفوظ نہیں ہوسکتا۔

دسواں باب عالمِ اسلام پاکستان اور صلیبی جنگ پر مشتمل ہے، جس کا پڑھنا وقت کا تقاضا ہے۔ گیارہواں باب اسراف و تبذیر، رسم و رواج اور گناہ بےلذت پر ہے کیونکہ خود ساختہ رسوم مصیبت ہی مصیبت ہیں۔ اسی باب میں خواتین کے حقوق بھی ہیں۔ اب آپ اس قابل ہو چکے ہیں کہ سفر شروع کریں لیکن ٹھہریے سامان باندھنے سے پہلے فرقِ باطلہ کا تعاقب ضرور

پڑھیے۔ اور اس کو بھی اپنے سامان میں رکھ لیجئے۔ اب سفر شروع کیجئے۔ ان شاء اللہ ہر منزل آسان ہوگی۔ اس کتاب کے کل صفحات ۹۳۸ ہیں اور ملنے کا پتہ القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہ برانچ پوسٹ آفس خالق آباد نوشہرہ ہے۔ ہدیہ معقول ہے صرف ۳۵۰ روپے۔



ماہنامہ القاسم کی خصوصی اشاعت تذکرہ وسوانح مفکر اسلام

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ

مولانا عبدالقیوم حقانی

وہ منظر بھی نظر کے سامنے ہے جب ماہنامہ ''الحق'' کا شیخ الحدیث مولانا عبدالحق نمبر چھپ رہا تھا جس کے لئے شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کے روحانی فرزند مولانا عبدالقیوم حقانی اپنے شفیق استاد اور مہربان محسن و مربی حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ کی رہنمائی و سرپرستی میں اپنے دن رات ایک کیے ہوئے تھے، پھر ان کی انتھک محنتوں کا ثمرہ مولانا عبدالحق نمبر کی صورت میں علم و ادب کی دنیا میں پہنچا تو ہر طرف سے تحسین و آفرین کی صدائیں گونج رہی تھیں، حقانی برادری، دارالعلوم حقانیہ کے اصاغر و اکابر خوش تھے کہ لمحہ لمحہ کی داستان ایک ضخیم کتاب کی صورت میں تاریخ کا حصہ بن چکی تھی کوئی گوشہ زندگی کا ایسا نہ تھا جسے تشنہ چھوڑا گیا ہو۔

پھر تو نمبروں کے نمبر لگ گئے۔ اپنے شیخ کی سوانح (سوانح مولانا عبدالحقؒ) کے جامع و مرتب دیگر شیوخ و اکابرین کے فیض کو بھی دنیا میں عام کرنے لگے، جس سے دنیائے علم و ادب بقعہ نور بن گئی اور یوں بات پہنچی علی میاں تک، جو علم و عمل کی دنیا میں ایک بحرِ بیکراں تھے اور جانبِ منزل رواں دواں تھے، دنیا جن کو مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ کے نام سے یاد کرتی ہے۔

زیر تبصرہ کتاب کے مرتب مولانا عبدالقیوم حقانی نے ایک جامع شخصیت کے تذکار و سوانح کو ایک جامع کتاب کی شکل دی ہے۔ جس کا ٹائٹل ہی دل موہ لینے کے لئے کافی ہے۔ ایسی مجلد کی گئی ہے کہ برسوں تک محفوظ رہے۔ عالم اسلام کے گوہر آبدار کو ماہ و سال کے آئینے میں کچھ اس طرح پیش کیا کہ ہر شخص اس آئینے میں اپنی قد و قامت کا اندازہ لگا سکتا ہے۔

مولانا ابوالحسن علی ندویؒ کا نسبی تعلق ایسے خانوادہ سے تھا کہ عقیدہ و ایمان میں پختگی، صلاح و استقامت، دعوت و تبلیغ سے اشتغال اور جہاد فی سبیل اللہ کا شوق جس کا طرۂ امتیاز تھا۔ علامہ خلیل عرب کی تربیت نے سونے پر سہاگہ کا کام کیا۔ مولانا سید عبدالعلی حسنی کی بلند نظری اور عصر حاضر کے تقاضوں اور مسائل سے واقفیت اور اس کی روشنی میں بہتر انداز میں تربیت کی کوشش اور والدہ محترمہ کی دعاء مناجات نے اس جوہر خالص کو کندن بنا دیا۔ جذبۂ جہاد اور اعلاء کلمۃ اللہ کی لگن سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ کی حیات و دعوت پر کام کرنے سے افزوں ہوا۔ ایمان و اعتراف نے ''تاریخِ دعوت و عزیمت اور سیرت سید احمد شہید'' لکھوائی اور پھر یکے بعد دیگرے تصنیفات بھی وجود میں آئیں۔ تحریکِ پیامِ انسانیت سے مسلم پرسنل لاء بورڈ کے اجلاس تک کا سفر تو الگ رہا، ہند و پاک سے لے کر مصر و شام اور نجد و حجاز تک بنگلہ دیش سے مغرب، مراکش، الجزائر تک، انڈونیشیا و ملیشیا سے یورپ اور امریکا تک اُمت مسلمہ میں ان کو جو مقبولیت و محبوبیت اور ان کی کتابوں کو جو پذیرائی حاصل ہوئی، وہ کم لوگوں کے حصہ میں آئی ہوگی جس نے دیکھا وہ ان پر مر مٹا، کتاب پڑھ لی تو انہیں کا دم بھرنے لگا اور اپنا ہاتھ ان کے ہاتھ میں دیا تو ایمان و استقامت پر جان دے دی۔

اس کتاب میں مضامین کی ترتیب یوں ہے۔ سب سے پہلے عرضِ مرتب میں اس کتاب کی جان ہے، اظہارِ تشکر و سپاس میں اس کے لئے کام کرنے والوں کے شکریے پر دھیان ہے، سعید مرتضیٰ ندوی کے مضمونِ گوہر آبدار میں حضرتؒ کی زندگی کا چمنستان ہے، مولانا ابوالحسن علی ندویؒ ایک ہمہ گیر شخصیت کا راقمِ جلیل مولانا وحید الزمان ہے۔ شخصیت کے عناصر ترکیبی اور ان کے تعارف میں مولانا سید سلیمان ہے، مولانا محمد اسعد قاسمی کے مضمون میں والدہ کا دامان ہے، اس کے

بعد بابِ تصنیف وتالیف اور درس وتدریس کا بیان ہے، اگلے باب میں تفسیر وحدیث اور سیرت وفقہ کی برہان ہے، جس میں مبشرات ومکتوبات سے ہوتے ہوئے عالم اسلام کی سیر کرتے ہوئے دینی مدارس ومکاتب کی دریوزہ گری کرتے ہوئے بات امتیاز وخصوصیات پر ختم ہوتی ہے۔

اِس مرجع خلائق شخصیت پر یہ سوانح پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ ذہن کی گرہیں کھلیں گی۔ اس سوانح کا طرۂ امتیاز یہ بھی ہے کہ یہ عالم اسلام کے عظیم مصنف ومحقق کی ترتیب پر ہے، اور ان کی ترتیب اور طرزِ سوانح کا انداز بے حد مقبول ہوتا جا رہا ہے۔ اس لئے مزید تبصرہ کی گنجائش قارئین کے ذوقِ استعداد پر چھوڑی جاتی ہے بڑی سائز کے ۵۶۰ صفحات پر مشتمل یہ خصوصی اشاعت ۲۴۰ روپے میں قارئین القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہ برانچ پوسٹ آفس خالق آباد نوشہرہ سرحد خط لکھ کر اکیڈمی سے منگوا سکتے ہیں۔

☆☆☆

اکابر کی زاہدانہ زندگی

مؤلف: سید حبیب اللہ مردانی ...... رُکن القاسم اکیڈمی

القاسم اکیڈمی سے کون ہے جو اس دور میں واقف نہ ہوگا۔ القاسم کا نام سامنے آتے ہی ذہن ودل میں نابغۂ روزگار مصنفِ کتبِ کثیرہ حضرت علامہ مولانا عبدالقیوم حقانی کا نامِ نامی اسم گرامی بھی ساتھ چلا آتا ہے، جو 82 کتب کے مصنف ہیں۔ کارِ القاسم اکیڈمی جن کے نفس کی گرمی کا مرہونِ منت ہے جو جامعہ ابوہریرہ کے مؤسس بھی ہیں، جو کسی جماعت میں نہیں بلکہ خود ایک جماعت ہیں۔ القاسم اکیڈمی میں ہر ماہ' دو ماہ کے بعد ایک نئی کتاب کی آب وتاب سے دنیا کو آگہی ہوتی ہے۔

زیرِ تبصرہ کتاب آپ کے ایک ہونہار شاگرد سید حبیب اللہ مردانی متعلم جامعہ ابوہریرہ نے تالیف کی ہے اور اندازِ تالیف میں اپنے نابغۂ روزگار اُستاذ مولانا عبدالقیوم حقانی کی تقلید کی

ہے۔محنت و جانفشانی کا اظہار اس کے ہر ورق سے عیاں ہے۔اکابر کی زاہدانہ زندگی ان کی پہلی تالیف ہے۔اغلاط اگرچہ اس میں کم ہیں مگر اغلاط سے صرفِ نظر کرتے ہوئے اصل مواد کی تاثیر تک پہنچا جائے تو یہ کتاب راہِ عمل میں رہبر کا کام دے سکتی ہے۔ بڑوں کی زندگی میں اکابر کی زندگی کا زہد منتقل ہوگا، بچوں کیلئے تربیت کا کام دے گی، ترتیب وہی ہے جو القاسم اکیڈمی کا طرّۂ امتیاز ہے۔

پیش لفظ میں حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہ لکھتے ہیں کہ :

''حبیب اللہ مردانی میں سب سے بڑی خوبی کی بات یہ ہے کہ اپنی پہلی تصنیف میں جو موضوع چنا ہے، وہ اپنی جگہ بہت خوب ہے''۔

فاضل مؤلف ترتیب میں سب سے پہلے سید الطائفہ کو لائے ہیں اور پھر درجہ بدرجہ حضرت نانوتویؒ، رشیدِ وقت حضرت گنگوہیؒ، حکیم الامت حضرت تھانویؒ، حضرت لاہوریؒ، مولانا فضل الرحمٰن گنج مراد آبادیؒ، مولانا زکریاؒ، حضرت بنوریؒ، حضرت بخاریؒ، حضرت کاندھلویؒ، حضرت قائدملت مفتی محمودؒ، حضرت مجاہد ملت ہزارویؒ اور ان جیسے عظیم مفکرین کی زاہدانہ زندگی کے حسین لمحات کا تذکرہ لائے ہیں۔کتاب پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ ملنے کا پتہ: مولانا سید محمد حقانی مدرس جامعہ ابوہریرہ خالق آباد نوشہرہ۔۱۱۲صفحات کی یہ کتاب مجلد بھی ہے اور خوبصورت طباعت کی وجہ سے جاذبِ نظر بھی، قیمت بھی صرف ۷۵ روپے ہے جو حد درجہ موزون ہے۔

☆☆☆

سراغِ زندگی اور اماں جی مرحومہ ومغفورہ

درجہ خامسہ کے طالب علم کی نظر میں

تحسینی
قاری عطاء اللہ تحسینی بن قاری محمد عبداللہ

اپنے محبوب پرچہ ماہنامہ ''القاسم'' میں اشتہار دیکھا کہ آئندہ شمارہ تبصرہ نمبر ہوگا۔

تبصرے کا نام سنتے ہی یادوں کی بستی میں ایسا تلاطم پیدا ہوا کہ کتابوں کے انبار کی بڑی فہرست سامنے آئی جس میں مفسرین بھی تھے، محدثین بھی، فقہاء بھی تھے عرفاء بھی، ادیب بھی تھے مورخ بھی، معلم بھی تھے مجاہد بھی، سوچوں کے طوفان نے ایک ہی کتاب پر اپنی توجہ مرکوز کر دی' جو مولانا عبدالقیوم حقانی کی مرتب کردہ "سراغِ زندگی"۔ سراغِ زندگی کیا ہے؟ جس کے ٹائٹل پر مولانا ہی کے الفاظ میں ملاحظہ کیجئے۔ آیئے ! یہ موتی آپ بھی دیکھیں:

''معلومات کا ذخیرہ' تجربوں کی تجوریاں' مطالعہ کی وسعتیں' مشاہدات کے خزانے' نظریات کی اُمنگیں' تصورات کے سانچے ' خیالات وعزائم کی پختگیاں ' مربیوں کا حلقہ' محسنوں کی جماعت' کتابوں کی صحبتیں' منتخب حضرات' جن میں عالم و دانشور' سیاست دان' مدبر' مصنف' معلم ' تاریخ دان اور تاریخ ساز...... الغرض سبھی قسم کے لوگوں کا ساتھ رہے گا''۔

یہ ٹائٹل کی عبارت ہے۔ یہ سراغِ زندگی کے وہ نقوش ہیں جو کتاب کو دیکھنے کی دعوت دے رہے ہیں۔ سراغ زندگی انتہائی مختصر کتاب ہے، جس کے ۱۵۷ صفحات ہیں، زیادہ تر حصہ میری محبوب شخصیت سیدنا ابوالکلام آزادؒ کی تحریرات کا خلاصہ ہے۔ مولانا آزادؒ کے کس کس جملے پر تبصرہ کیا جائے اور کیسے کیا جائے' اگر الہلال کی عبارت ہو تو وہ دار ورسن کی داستان سناتے ہیں' اگر تذکرہ کا ذکر ہو تو دید وشنید کی نوید سامنے آتی ہے۔ ترجمان القرآن اپنی مثال آپ ہے۔ غبارِ خاطر توان کی قلم کی خاطر ہے۔ مولانا آزادؒ کا قلم علم کا معجزہ ہے، صدیوں کی سوچ ہے۔ کسی نے کہا ہے ...... ؎

صدیوں کی سوچ تھی کہ وہ قرنوں کا خواب تھا
اک شخص زندگی میں ملا لاجواب تھا

اس کا صحیح مصداق مولانا آزاد تھے' ملک کے مقتدا اور معروف دینی درسگاہ جامعہ خیر المدارس ملتان کے سالانہ جلسہ میں حکیم الاسلام مظہر انوارِ قاسمی سابق مہتمم دارالعلوم دیوبند، مولانا قاری محمد طیبؒ قاسمی سے فاروق نامی اخباری نمائندہ نے پوچھا تھا کہ :

مولانا ابوالکلام آزادؒ اور جناح میں کیا فرق ہے؟ حکیم الاسلام نے حکیمانہ جواب دیتے

ہوئے فرمایا :

''ایک ہیرا تھا لوگوں نے پتھر سمجھ کر پھینک دیا اور ایک پتھر تھا لوگوں نے ہیرا سمجھ کر اُٹھالیا''۔

یہ جملہ حفید قاسمی کی لسان مبارک سے نکلا ہوا ہے۔ نقیب ختم نبوت جانشین امیر شریعت ابوذر غفاری نمبر میں ملا۔ سراغِ زندگی میں علم حاصل کرنے والوں کے لئے کیا جواہرات ہیں' افکار ونظریات کی دنیا میں کیا کیا حکمتیں ہیں ۔ غالباً کتاب کے نام میں سب کچھ آ گیا ہے۔ شاعرِ مشرق لاہوری قلندر علامہ اقبال کہتے ہیں ....

اپنے من ڈوب کر پاجا سراغِ زندگی
تو اگر میرا نہیں بنتا نہ بن اپنا تو بن !

اس نام پر مؤرخ اسلام ابن خلکانِ ہند مولانا الیاس کاندھلویؒ کی دعاؤں کی تعبیر مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ کی تقاریر کا مجموعہ بنام ''پاجا سراغ زندگی'' منظر عام پر آ چکا ہے۔ مولانا حقانی صاحب کی تمام کتابیں اچھی ہیں ۔ معاصرین میں سب پر ان کو سبقت حاصل ہے ۔ مضبوط اعصاب کے آدمی ہیں، لیکن سراغ زندگی کی ترتیب واقعی لاجواب ہے۔ حقانی صاحب کی کتابوں میں لمّاں جی مرحومہ ومغفورہؒ اچھی کتاب ہے۔ نصیحت، عبرت، حوادثات کا مفہوم، بہت کچھ ہیں، جو دل کی دنیا میں تبدیلی پیدا کرنے کی بہترین کوشش ہے۔ اماں جیؒ میں جہاں بیوہ کا درد، یتیم کی کہانی، بے سہاروں کی پریشانی، اپنوں کی عداوت، بیگانوں کی بغاوت' دیکھ کر عجائب وغرائب سامنے آتے ہیں۔ وہاں پر کتاب میں ۱۹۷۰ء کے انتخابات کا بھی ذکر ہے۔ اماں جیؒ مفکر اسلام محمود الملۃ والدین مولانا مفتی محمودؒ کی پولنگ کی ایجنٹ تھیں، جمعیت علماءِ اسلام کی جانب سے قومی اسمبلی کے اُمیدوار مفتی محمود تھے، خانوں اور نوابوں کے علاقوں، بیوہ کی اس قربانی نے یتیم بچے کو جمعیت کی برکت سے صاحب القلم والبیان بنا دیا۔ بات کتابوں پر تبصرے کی ہو رہی ہے۔ قائد ملت سے لے کر جمالِ انورؒ تک' دبستانِ علم کا بہت بڑا ذخیرہ ہے' غیر اختیاری طور پر جمعیت علماء

اسلام کا ذکر کیا جاتا ہے۔ جملہ معترضہ کے طور پر۔

جمعیت علماء کیا ہے؟ شیخ الہندؒ کے ارمانوں کی تعبیر ہے۔ ابوحنیفہ ہند مفتی کفایت اللہ دہلویؒ کی سوچ ہے، شیخ الاسلام مولانا سید مدنیؒ کی عاشقانہ زندگی کا نام ہے۔ حضرت رائپوری کی محبوب جماعت ہے۔ مولانا سیوہارویؒ کی قلندرانہ زندگی کی تعبیر ہے، سحبان الہندؒ کی خطابت ہے، بخاریؒ کی بلاغت ہے۔ مجاہد کبیر ولی بے نظیر لاہوریؒ کی صدارت ہے، محمود ملت والدین مفتی محمودؒ کی فقاہت ہے، ہزارویؒ کی شجاعت ہے، حضرت درخواستیؒ کی محبوبانہ زندگی ہے، حضرت امروٹی، مولانا عزیر گل، مولانا شمس الدین شہید، مولانا دینپوریؒ، مولانا سندھیؒ، شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ مولانا سید گل باوشاہؒ، ایوب جان بنوریؒ کی سوچوں کا باغیچہ ہے۔ مختصر یہ کہ موجودہ دور میں مفکر اسلام مولانا فضل الرحمٰن کی فراست کا نام ہے۔ بات تو بہت دور چلی گئی۔ دوری کا سبب یہ ہے کہ اماں جی مرحومہ ومغفورہؒ کی عظمت نے کچھ نام گنوا دیئے۔ اللہ تعالیٰ تمام حضرات کے قبروں کو نور سے منور کردیں۔

سراغ زندگی میں مولانا آزادؒ کا ایک خط ہے جو کہ آبِ زر سے لکھنے کے قابل ہیں۔ علم اور روحانیت کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر ہے، کائنات میں بہترین سرمایہ کتاب ہے اور اس حقیقی راز کو سمجھنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے مولانا آزاد کو پیدا فرمایا تھا۔ زندگی بھی عجیب اور موت بھی عجیب۔ لال قلعے کے سامنے مسجد کے آگے جس علم اور مجسم علم کی قبر مبارک ہے، جسے دیکھ کر مسلمانوں کی آٹھ سوسالہ تاریخ سامنے آجاتی ہے۔ معلوم نہیں قیامت سے پہلے کسی کو اور ابوالکلام آزاد دیکھنے کا موقع ملے گا یا نہیں۔ شورش کاشمیریؒ ہوں، مولانا عبدالماجد دریابادیؒ، مولانا مناظر احسن گیلانیؒ اردو ادب میں سب مولانا آزادؒ کے مرہونِ منت معلوم ہوتے ہیں۔ مولانا کے علم وادب کے شہ پارے سراغ زندگی میں دیکھے جاسکتے ہیں۔ بے سوچوں کو سوچ، مُردوں کو زندگی کا جو نسخہ سراغِ زندگی میں ہے وہ آسانی سے مل سکتا ہے۔ ضمیر کی مردگی کو زندہ کرنا اگر کوئی چاہے تو سراغ زندگی کے اوراق سامنے ہیں۔

ہائے افسوس ! مولانا آزادؒ بہت کچھ ساتھ لے گئے۔ اُن کا سینہ بے کینہ میں بہت کچھ تھا، وہ ساتھ لے گئے، ہاں عقل سے غفلت کا کام لینے والوں نے انہیں پہچانا نہیں، اگر پہچانا ہے تو مانا نہیں۔ وہ صورت کے نہیں حقیقت کے قائل تھے۔ یہی چیز ان کے کمالات میں مانع رہی۔ رہتی دنیا تک ان کی قلمی عظمت ہمیشہ یاد رہے گی۔ مدتوں رویا کریں گے جام و پیمانہ مجھے والی بات ہے۔ ان کے خلاف بہت کچھ لکھا گیا۔ بڑے بڑے لوگوں نے لکھا۔ اُن پر فتوے لگائے گئے۔ اللہ رحم کرے۔

مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ نے ان کے بارے میں فرمایا تھا کہ مولانا آزادؒ کی حقیقت کو پہنچنا مشکل کام ہے۔ ان کے علمی اُفق، فقہی مقام، بین الاقوامی وسعتِ نظری، اپنے دور میں مثال نہیں رکھتی تھی۔ یہ سارا کچھ سراغ زندگی میں آپ کو بطورِ نمونہ ملے گا۔ تبصروں کی دنیا میں درجہ خامسہ کے طالب علم سراغ زندگی کے نام سے اس قافلے میں شامل ہونا چاہتے ہیں، ہوسکتا ہے دنیا و آخرت میں حقیقی کامیابی نصیب ہو جائے، کسی عارف نے کہا ہے ؎ ....

یا رب تیرے محبوب کی شباہت لے کے آیا ہوں
حقیقت اس کو تو کر دے میں صورت لے کے آیا ہوں

بہر حال مولانا حقانی کی سراغ زندگی نے جو مجھ پر اثر کیا ہے۔ اس کو ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں ظاہر کر دیا ہے۔ میں نہ ادیب ہوں نہ مصنف، نہ خطیب ہوں نہ مقرر، نہ مدرس ہوں نہ مبلغ، ابتدائی طالب علم ہوں لیکن گھر کے ماحول میں ابوالکلام آزادؒ کو جس طرح سنا اور پڑھا۔ وہ قارئین کی نذر کر رہا ہوں۔ اُمید ہے کہ میر بڑے بزرگ اصلاح فرما کر ممنون و مشکور فرماویں گے۔ اسی پر اکتفا کرتا ہوں ؎ ....

ہمیں دنیا سے کیا واسطہ مدرسہ ہے وطن اپنا
مریں گے ہم کتابوں میں ورق ہوگا کفن اپنا



جمالِ انورؒ

(تذکرہ وسوانح علامہ انور شاہ کشمیریؒ)

مبصر : محمد جہان یعقوب

حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی کا نام علمی وعوامی حلقوں میں محتاجِ تعارف نہیں، جہاں ان کی علمی خدمات کی وجہ سے حلقۂ علماء وطلبہ ان سے بہ خوبی متعارف ہیں۔ وہیں ان کے خطبات، مقالات ومضامین نیز رفاہی وفلاحی کاموں کی وجہ سے عوام بھی ان سے ناواقف نہیں۔ آپ بلاشبہ ایک جید عالمِ دین اور محقق اسکالر ہی نہیں، ایک ایسے ادیب، مصنف ومؤلف بھی ہیں جو اپنی تمام تر مصروفیات ومشغولیات کے باوجود ضروریاتِ عوام وعلماء کی رگ پر ہاتھ رکھ کر اپنی تحریری خدمات پیش فرماتے رہتے ہیں۔ سوانح نگاری کے موضوع پر بھی انہیں ید طولیٰ حاصل ہے، انہیں اللہ تعالیٰ نے علمی ذوق، شوق، صلاحیت، تصنیف وتالیف، مادۂ تحقیق وجستجو اور عقابی نگاہ ہی عطا نہیں فرمائی بلکہ مخلص احباب کی ایک ٹیم بھی عطا فرمار کھی ہے۔ جس کی بدولت آپ کی تحقیقات وتعلیقات، تصنیفات وتالیفات اور علمی وقلمی شہ پارے بلا تاخیر بہترین ترتیب وتبویب کے ساتھ ظاہری معنوی خوبیوں سے مرصع ہو کر منظر عام پر آتے ہیں۔

سوانح نگاری کے میدان میں آپ نے اپنی مستعد ومحنتی ٹیم کے تعاون سے جو گرانقدر علمی خدمات انجام دی ہیں، ان میں سے حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق حقانی ؒ، قائد ملت حضرت مولانا مفتی محمودؒ، مجاہد ملت حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی، مولانا محمد احمدؒ، محدث العصر حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ، شیخ العرب والعجم حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ کی سوانح حیات پر آپ کا انفرادی کام اور حضرت مولانا محمد اسعد مدنیؒ، حضرت شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانیؒ، حضرت مولانا سید سلیمان ندویؒ اور دیگر مشاہر کی حیات وخدمات پر آپ کے مؤقر جریدہ ''القاسم'' کی خصوصی اشاعتیں اہلِ علم سے دادِ تحسین حاصل کر چکی ہیں۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے

حضرت حقانی مدظلہٗ اوران کے ادارہ القاسم اکیڈمی کو مشاہیر علمائے احناف کی مبارک زندگیوں کو صفحاتِ قرطاس پر محفوظ کرنے کے لئے قبول فرمالیا ہے۔اس انحطاط کے دور میں جبکہ محنت و تحقیق پر کتاب سازی اور نقل در نقل کا چلن غالب آ گیا ہے، آپ کا وجودِ مسعود بسا غنیمت ہے۔

زیرِ نظر کتاب میں خاتم المحدثین، وکیلِ احناف، صاحبِ قلم وقرطاس، شہرۂ آفاق محدث ومدرس، سرمایۂ حنفیت، فخرِ دیوبند، امام الحدیث حضرت مولانا علامہ سید محمد انور شاہ کشمیریؒ کی حیات، وسوانح، احوالِ تعلیم وتدریس، ذوقِ مطالعہ وتحقیق، اتباعِ سنت وشریعت، بے مثال حافظہ سمیت تمام ان موتیوں کوایک حسین لڑی میں پرو دیا گیا ہے۔جن کی اس دور کے طلبہ، علماء اور عوام کو ضرورت ہے۔یہ ایک عظیم ہستی کی حیاتِ طیبہ کا مجموعہ ہی نہیں وہ کاروانِ راہِ علم وہدیٰ کے لئے مشعلِ راہ بھی ہے اورنشانِ منزل بھی۔یوں تو کتاب کا ہر باب اور ہر باب کا ہر صفحہ اور ہر صفحے کا ہر عنوان اور ہر عنوان کی ہر سطر اور ہر سطر کا ہر جملہ ہی حرزِ جان بنانے کے لائق ہے۔تاہم آخری باب میں مرقوم مقدمہ بہاولپور کی روداد بطورِ خاص پڑھنے کی چیز ہے۔کتاب گیارہ (۱۱) ابواب اور ہزاروں عام فہم عنوانات پر مشتمل ہے۔ایک منجھے ہوئے سوانح نگار کی طرح حضرت حقانی صاحب مدظلہم نے صرف اپنی تحریر پر اکتفا نہیں کیا بلکہ جا بجا آپؒ کے متعلق دوسرے اہلِ قلم کی تحریروں سے بھی کتاب کو چار چاند لگائے ہیں۔

تبصرہ نگاری کے کئی سالوں پر محیط اس سلسلے میں، حضرت حقانی صاحب مدظلہم کی کتابیں دیکھ کر یقین نہیں آتا کہ یہ کام نوشہرہ میں بیٹھ کر کیا گیا ہے۔دیدہ زیب سرورق، سفید اعلیٰ کاغذ، معیاری طباعت، کمپوزنگ کی کم سے کم اغلاط، سادگی ومتانت، سلیقہ مندی اور حسنِ ترتیب ... الغرض حقانی صاحب کی ہر کتاب قابلِ دید بھی ہوتی ہے اور قابلِ مطالعہ بھی، ورنہ ایسی بوگس کتابیں بھی نظر سے گزرتی ہیں جنہیں دیکھ کر دل کے نہار خانوں سے صدا آتی ہے کہ کیا تصنیف و تالیف کا کوئی معیار مقرر نہیں۔

(اخبار المدارس کراچی 28 ردسمبر 2006ء)



توضیح السنن

شرح

آثار السنن للامام النیموی رح

(دو جلد مکمل)

تصنیف : مولانا عبدالقیوم حقانی

القاسم اکیڈمی ' جامعہ ابوہریرہ

برانچ پوسٹ آفس' خالق آباد، ضلع نوشہرہ، سرحد، پاکستان